بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رموز تشخیص

مصنف

ڈاکٹر و حکیم محمد صدیق اختر

مکتبہ دانیال

Ph:042-7660736 03334276640 غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Www.maktabahdaneyal.com

Email;maktabahdaneyal@hotmail.com

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروردگار عالم، یاشافیِ مطلق

الٰہی

ہماری اس حقیر سی سعی کو منظور و مقبول فرما

اور طبیبوں کو اس سے استفادہ

کرنے میں مدد فرما

متمنی دعا

ڈاکٹر و حکیم محمد صدیق اختر

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولائے کریم

مجھے توفیق بخش کہ میں ایمانداری
سے اپنے تجربات خلق خدا کی خدمت
کے لئے من وعن پیش کرسکوں

آمین ۔ ثم آمین ۔ یاالہ العالمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

کمر کستا ہوں تیرے نام پر مجھ کو یہ ہمت دے سہارے پر ترے اٹھتا ہوں تیرا مدح خواں ہو کر

جہاں جھولوں تا، جس جا جھک جاؤں جاں نثار کر جو ہو لغزش تو مجھ کو تھام میرا مہرباں ہو کر

بھروسے پہ تیری امداد کے بیڑا اٹھایا ہے فلک کا بوجھ اٹھانے پر تلا ہوں ناتواں ہو کر

جب آفتاب اسلام فاران کی چوٹی پر چمکا تو اس کی روشنی کی کرنیں چار دانگ عالم میں اتنی تیزی سے پھیلیں کہ روم و شام، عراق، فارس اور مصر سے گذر کر یورپ کی سرزمین اندلس میں پہنچ گئیں۔ اہل اسلام کو اس تگ ودو میں مختلف اقوام، رنگ، نسل، مزاج، جنس اور آب و ہوا کے لوگوں سے سابقہ پڑا۔ جس سے اسلامی جوہر تمدن کے قوام میں خرابی پیدا ہونے کا ہر وقت امکان تھا۔

ہادئ برحق ﷺ نے جس طرح انسان کی روحانی صحت کے لئے آسمانی تعلیم روئے زمین پر رائج کی اسی طرح **"انتم اعلم امور دینا کم ۔" اور " العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان "** فرما کر جسمانی صحت کی تعلیم ربع مسکون سے ڈھونڈھنے کی اجازت فرمادی۔ ابتدا میں دفع امراض کے لئے عربی طب کے سادہ اور بسیط علاج سے ضروریات پوری ہو جاتی تھیں مگر اب اس میں مزید ترقی درکار تھی۔ اسلامی امراء و حکمرانوں نے اس ضرورت کو محسوس کر کے طب کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ خالد بن یزید المتوفی 85ھ نے مروان بن الحکم کے عہد میں ہرمانوس نامی ایک رومی راہب کو اسکندریہ کے طبی مدرسے طلب کر کے کیمسٹری کی تعلیم حاصل کی ۔ بعد ازیں اس فن کی بعض کتابوں کا اسطفان نامی الیفی نے اپنے لئے ترجمہ کرایا۔ اور یہ پہلا ترجمہ تھا جو غیر زبان سے عربی میں کیا گیا۔ اسی لئے خالد بن یزید کو لوگ حکیم کہنے لگے۔ اسی عہد میں ماسوری ایک یہودی طبیب نے اقس اہرون بن الیمن کی ایک تصنیف کا سریانی سے عربی میں ترجمہ کیا ۔ جو پہلی صدی کے اختتام پر خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے حکم سے مسلمانوں میں رائج کی گئی۔

جب آل عباس نے اموی حکومت ختم کر کے عباسی حکومت قائم کی اور پایہ تخت دمشق سے بغداد کو منتقل کیا گیا تو عباسی خلفا نے طب کی پوری سرپرستی کی اور انہوں نے محکمہ تراجم قائم کیا۔ اور کئی غیر مسلم مترجمین کو طب یونانی کے تراجم پر مامور کیا جنہوں نے بقراط، سقراط، اسقلیدوس اور جالینوس کی 48 کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔ ابتدا میں یہ خدمت عیسائی مترجمین نے نبھائی جسے بعد میں مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی جنہوں نے تراجم کے ساتھ ان کی شرحیں بھی لکھیں۔ یہ سب اسلامی سلاطین کی فیاضیوں کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں میں جابر بن حیان، کیمیادی، فیلسوف، کندی، ابوبکر محمد بن ذکریا رازی، شیخ الرئیس ابن سینا، ابوالقاسم زہراوی، ابن رشد جیسے امام طب پیدا ہوئے۔

ان کتب میں بڑی شرح وبسط سے تشخیص الامراض کے باب بھی باندھے گئے مگر افسوس کی وہ اس قدر دقیق اور مشکل ہیں کہ ہر کوئی اسے سمجھنے سے قاصر ہے۔ ہم نے اسی مشکل کے پیش نظر اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ اس دقیق فن کو آسان ترین زبان میں قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

احقر العباد
ڈاکٹر محمد صدیق اختر نورپوری مصنف رموز تشخیص، مفتاح شباب، اختر العلاج و دیگر متعدد کتب طبیہ۔
4۔ علامہ اقبال کالونی صدیق اکبر ٹاؤن دھلے گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

بابت تشخیص و تفصیل تشخیصی نقاط

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

صحت۔مرض اور علم طب کی تعریف

اگر کسی کی بھوک، پیاس، پورے انداز پر ہو اور رفع حاجت میں کسی قسم کا خلل واقع نہ ہو، ہوش و حواس قائم، بول چال مناسب، سانس درست، بدن بے تکان، حواس خمسہ درست اور دیگر اعضاء بدن از قسم دل، دماغ، جگر، اعصاب، مفاصل صحیح کام کریں تو جانیئے کہ وہ شخص بالکل تندرست ہے۔ پس

صحت۔ انسان کے جسم کی اس حالت کا نام ہے جس میں اس کا ہر عضو اپنا فعل باقاعدہ اور مناسب انجام دے رہا ہے۔ بخلاف اس کے بھوک کی کمی بیشی، قبض، حواس خمسہ میں کسی قسم کا خلل، سردی، گرمی، تکان کا بے جا احساس، یا کسی عضو کے مقررہ فعل میں کسی قسم کا فتور اس کے مریض ہونے کی دلیل ہے۔ پس

مرض۔ انسان کے بدن کی اس حالت کا نام ہے جس میں اعضائے جسمانی یا کوئی خاص عضو اپنا قدرتی کام انجام نہ دے رہا ہو۔

ظاہر ہے کہ جو شخص بیمار ہو جائے اس کے مرض کو دور کرنے اور اس کی صحت کو بحال کرنے کی تدبیر ضروری ہے۔ مگر ایسی تدبیر تو وہی کر سکتا ہے جسے معلوم ہو کہ کن قواعد کی پابندی سے صحت قائم رہ سکتی ہے۔ مریض کا مرض کن اسباب کی وجہ سے پیدا ہوا ہے؟ کون سی تدابیر ہیں جو مرض کو دور کر سکتی ہیں اور تندرستی لا سکتی ہیں؟ اور ان ہی باتوں کے علم کو علم طب کہتے ہیں دوسرے لفظوں میں

علم طب۔ وہ علم ہے جس سے انسان کے بدن کی تندرستی اور بیماری کا حال معلوم ہو۔ موضوع اس علم کا انسان ہے اس لئے کہ وہ تندرست یا بیمار ہوتا ہے۔

انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے اور مٹی کے اندر نمی، گرمی کی موجودگی کے علاوہ کیلشیم، سوڈیم، آئرن، میگنیشیم، سلفر اور سیلیکون وغیرہ متعدد عناصر پائے جاتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ انسان مختلف عناصر سے تخلیق ہوا۔ جن میں سے عناصر اربعہ مشہور ہوئے۔ بائیو کیمک کا نظریہ کہ ان عناصر

کے باہمی اتصال سے جداگانہ طبیعت کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں اور ان ہی کو اخلاط کہتے ہیں۔ اور وہ اخلاط یہ ہیں خون، صفرا، بلغم اور سودا۔ بدن انسانی میں ان میں سے ہر خلط کی مناسب مقدار اور کیفیت مقرر ہے۔ ان کا مقررہ مقدار سے کم وبیش ہو جانا یا اس کی اصل کیفیت کا متغیر ہو جانا اس کو غیر طبعی بنا دیتا ہے جو کسی نہ کسی بیماری کا باعث بنتا ہے۔ **خون کی طبیعت** گرم تر ہے اور اچھا خون سرخ رنگ بے بو اور قوام معتدل ہوتا ہے۔ اگر اس میں کوئی فرق آ جائے تو خون غیر طبعی کہلائے گا جو مرض کا سبب بن سکتا ہے۔ **صفرا کی طبیعت** گرم خشک ہے۔ بہتر صفرا زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ غیر طبعی صفرا کی چار اقسام ہیں۔ رقیق رطوبت مل جائے تو اسے ''صفرا مرہ'' کہتے ہیں۔ رطوبت غلیظ مل جائے تو اسے ''صفرا محی'' کہتے ہیں صفرا کے بعض اجزاء جل کر مل جائیں تو یہ ''صفرا کراثی'' کہلاتی ہے اور اگر سب کا سب جل جائے تو ہم اسے ''صفرا زنگاری'' کہیں گے۔ **بلغم کی طبیعت** سرد تر اور رنگ سفید ہوتا ہے۔ بہترین بلغم وہ ہے جس میں خون بن جانے کی صلاحیت موجود ہو۔ غیر طبعی بلغم آٹھ اقسام میں تقسیم کی گئی ہے۔ ''بلغم مالح''۔ وہ ہے جس میں صفرا شامل ہو کر اسے نمکین بنا دیتی ہے۔ ''بلغم حلو'' میں خون کی شمولیت اسے شیریں بنا دیتی ہے۔ ''بلغم حامض'' جو کسی قدر حرارت سے ترش ہو جاتی ہے۔ ''بلغم تفہ'' اجزاء آبی شامل ہو کر اسے پھیکا کر دیتے ہیں۔ ''بلغم عفص'' سودا ملنے سے کسیلی ہوگی۔ بلغم نہائت رقیق ہو وہ **بلغم مائی** اور نہائت غلیظ **بلغم جصی** اور جس بلغم کا کچھ حصہ رقیق اور کچھ غلیظ ہو وہ **بلغم مخاطی** کہلاتی ہے۔

سودا کی طبیعت سرد خشک ہے اور رنگت میں سیاہ ہوتی ہے غیر طبعی سودا ہر خلط کے جل جانے سے پیدا ہوتی ہے۔

مزاج۔ مزاج کے معنی ملاوٹ ہے۔ جس طرح سبز رنگ کے پان کے پتہ پر سفید چونہ اور خفیف سرخی مائل کتھہ باہمی یک جان میں جانے کے بعد ایک خاص خوشبو اور شوخ سرخ رنگ پیدا کرتا ہے جس کا سان وگمان بھی نہیں ہوتا اسی طرح عناصر اربعہ کے باہم اختلاط سے جسم میں ایک خاص کیفیت

Scanned by CamScanner

پیدا ہوتی ہے جسے مزاج کہتے ہیں۔ ہر انسان کا مزاج الگ الگ ہے اور مزاج کی موٹی موٹی چار اقسام ہیں۔

دموی۔ اس مزاج والے کی شناخت یہ ہے کہ وہ فربہ جسم ہوگا۔ خون زیادہ، عضلات مضبوط، بدن سرخ، جلد ملائم، نبض پر اور تیز، آدمی چست وچوبند، مضبوط، بہادر اور جوشیلا ہوگا۔

صفراوی۔ صفراوی مزاج شخص کے عضلات سخت اور تنے ہوئے۔ آنکھیں سیاہی مائل یا بھوری، رگیں نمایاں، نبض پر اور کسی قدر تیز ہوگی صفراوی مزاج آدمی بزاذہین، ذکی اور جفاکش ہوتا ہے۔

سوداوی۔ اس مزاج کا انسان متوہم، فاسد الخیال، پریشان اور مغموم ہوتا ہے۔

بلغمی۔ بلغمی مزاج والے کے جسم پر چربی کا غلبہ ہوتا ہے۔ عضلات جسم ڈھیلے اور پتلے، جلد کی رنگت چمکی، بال بھورے، آنکھیں سیاہی مائل نیلی، ہونٹ موٹے، طبیعت ست اور کاہل، دوران خون دھیما ہونے کی وجہ سے نبض ست اور کمزور ہوگی۔

اصول تشخیص

مریض کے معائنہ کے وقت ضروری ہے کہ طبیب ان تمام اصولوں کو مدنظر رکھے جو تشخیص مرض کے لئے ضروری ہیں۔ جس میں مرض کا سبب، مریض کی عمر، مدت مرض، مریض کے جائے قیام کی آب وہوا، مریض کا مزاج اور قوت، مرض کا مادی، سادج، مفرد یا مرکب ہونا، اور مادی ہونے کی صورت میں باعث مرض خلط، قارورے کا معائنہ، رنگ بشرہ، سانس کی کیفیت، مریض کا رجوع کہ آیا وہ انشناق ہوا بارد کا زیادہ محتاج ہے یا خروج بخار دخانی کی طرف یا دونوں کیفیتیں برابر ہیں، مریض کی نبض کی اقسام واجناس از قسم صغر، عظیم، سریع وبطی ودیگر لوازمات، مرض قابل علاج ہے یا نہیں یا عسر العلاج وغیرہ۔ یاد رہے کہ جو مرض قابل علاج نہیں دو قسم کے ہیں۔ (1)

خامص۔ یہ وہ امراض ہیں جن میں شدت اور سختی کے باعث طبیعت مقاومت مرض سے لاچار

اور مجبور ہو جاتی ہے۔ اور شدت مرض کی وجہ سے اس کے دفع کرنے پر قادر نہیں ہو سکتی مثلاً مرض سکتہ، امراض مہلکہ، اور امراض خوانیق عظیم وغیرہ۔

کمین ۔ وہ امراض ہیں جو ایک مرض کے آخر میں لاحق ہو جاتے ہیں یعنی مریض ایک مرض میں مبتلا ہے اور ابھی اسے صحت نہیں ہوئی اور دفعتاً دوسری مرض لاحق ہو جائے تو طبیعت بالکل ضعیف ہو جاتی ہے۔ اسی جنس میں شامل وہ استفراغات ہیں جو دفعتاً سقوط قوت کا باعث بنتے ہیں۔

(نوٹ ۔ امراض مہلکہ میں جب علامات ردیہ نمودار ہوں یعنی سقوط قوت عارض ہو یا تغیر عقل یا آنکھوں کا پھر جانا، اضطراب شدید، یا دیگر علامات ردیہ رونما ہو جائیں تو اس وقت معالج کو چاہیے کہ علاج سے احتراز کرے)

تشخیص مرض اور آداب طبابت

طبیب کی کامیابی اور مریض کی شفایابی کا تمام تر دارومدار مرض کی تشخیص یعنی شناخت پر ہے۔

اگر مرض کی اصلیت طبیب کی سمجھ میں آگئی تو اس کا شافی علاج ہو جانے کی بھی توقع کی جا سکتی ہے۔

ورنہ وہ علاج محض دافع الوقتی ہوگا جیسا کہ اکثر نیم حکیم معالجوں کا حال ہے۔ اور ایسے معالجات میں اول تو نقصان کا خطرہ ہے اور اگر اتفاق سے مریض شفایاب بھی ہو جائے تو وہ محض طبیعت کا فعل ہے جو خود مرض پر غالب آنے کی جدوجہد کرتی رہتی ہے کیونکہ طبیعت خود مدبرہ بدن ہے حکیم صاحب کا مفت میں نام ہوتا ہے۔

اسباب وعلامات ۔ مرض کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مرض کی علامات کو دیکھنا چاہیے۔ مثلاً بدن کا گرم وسرد ہونا، نبض کا تیز وسست ہونا، زبان اور ہونٹوں کی رنگت، جسم کے کسی مقام پر سوزش، ٹیس، درد، یا سرخی کا نمودار ہونا، بھوک پیاس، خواب وبیداری کا حال، بیمار کے ہوش وحواس کی کیفیت

مرض کی حالت میں مریض کا بے ہوش پڑے رہنا یا ضرورت سے زیادہ بولنا، اور بولنے کی صورت میں اس کی باتوں کا معقول یا غیر معقول ہونا۔ بشرہ کی علامات، پیشاب کا امتحان، تھوک کی رنگت، بلغم کا امتحان وغیرہ۔ اس طرح مختلف بیماریوں کی صدہا علامات ہیں جن پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کون سا مرض مریض کو لاحق ہے۔ پس پھر اس کے علاج میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

مرض ایک چور ہے جو جسم کے اندر گھس کر ہماری تندرستی کی دولت کو اڑا لے جاتا ہے۔ مذکورہ قسم کی علامات اس چور کے نقش پا ہیں جن سے اس کا سراغ ملتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نشان پا کی شناخت میں غلطی ہو جاتی ہے اور چور کی بجائے کوئی دوسرا بے گناہ پکڑا جاتا ہے۔ اور اسی طرح کبھی ملتی جلتی علامات کی بنا پر اصل مرض کی بجائے کوئی اور مرض سمجھ لیا جاتا ہے اور اس کے علاج میں فضول وقت اور روپیہ برباد ہوتا رہتا ہے۔ اور مریض کو خاک بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا علامتوں کی پرکھ اور مرض کی پہچان میں کافی غور اور توجہ سے کام لینا پڑتا ہے۔ اگلے اوراق میں ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ ملتی جلتی علامات کا تفاوت کھول کر بیان کریں تاکہ تشخیص میں ناکامی نہ ہو۔ چنانچہ جب چور کا پتہ لگ جائے تو دیکھنا چاہیے کہ چوری کے اسباب کیا ہیں آیا چور دیوار پھاند کر اندر آیا۔ اس نے قفل توڑا۔ نقب لگائی۔ سیڑھی کے ذریعہ اوپر چڑھا۔ کمند ڈالی۔ سرشام اندر چھپا بیٹھا تھا۔ کواڑ کھلے رہے یا کسی اور وجہ سے چوری ہوئی؟ یہ سب چوری کے اسباب ہیں جن کا تدارک کرنے سے آئندہ کے لئے چوری کا تدارک کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح جب علامات سے مرض کی سمجھ آ جائے اور صاف ملے ہو کہ فلاں مرض ہے تو پھر اس کے اسباب پر غور کرنا ہوگا۔ ہر مرض کسی نہ کسی سبب سے لاحق ہوتا ہے۔ سبب کے بغیر کوئی عارضہ لاحق نہیں ہو سکتا اور اسباب کے معلوم ہونے کے بعد اس سبب کا تدارک کرنے سے خود بخود مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ تاوقتیکہ اصل سبب کو رفع نہ کیا جائے سب علاج معالجہ اور دوادارو فضول ہے۔ اس سے کچھ فائدہ کی توقع نہ رکھیں۔ مرض کا سبب دریافت کرنے میں بڑی دور اندیشی اور باریک بینی سے کام لینا چاہیئے۔ مثلاً بیمار نے کیا کھایا یا کھانے کا عادی ہے۔ کیا عمر ہے۔ مکان کی وضع، پڑوسیوں سے سلوک، مریض کی دوستی و صحبت، مالی حالت، خاص رنج و فکر، نشہ آور ادویات کا استعمال، مرض پہلے بھی کبھی ہوا، بزرگوں میں کوئی ایسی مرض میں مبتلا رہا وغیرہ۔ جب مرض تشخیص ہو جائے اور اس کے اسباب بھی سمجھ

میں آجائیں تو اب دوا تجویز کر کے علاج کریں۔ تجویز دوا میں مریض کی مالی حالت کو ضرور مدنظر رکھیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے امیر کے لئے بریانی، تنجن اور شیرمال مہیا کیا اسی طرح غریب کے لئے جو باجرہ کی روٹی کے سامان پیدا کرنے میں ہر قسم کی مخلوق کی حالت کو ملحوظ رکھا۔ اسی طرح دواؤں میں بھی اس نے امراء وغرباء کی حالتوں کا لحاظ رکھا ہے۔ جیسے ایک کام جو امیر مشک سے لیتا ہے وہی کام غریب مصطگی سے لے سکتا ہے۔ امیر مروارید استعمال کرے گا تو غریب صدف یا ابریشم سے وہی کام لے سکتا ہے۔ جب فن طب، ایلوپیتھک ڈاکٹری، آیورویدک، ہائیڈروپیتھی، یا ہومیو پیتھی تمام وعادی امور باطنیہ سے ہیں اور کسی صنف کے نسخوں کا ہرجگہ یقینی مفید ہونا یقینی نہیں تو ایک مشکوک اور غیر متعین فائدے کے حصول کے لئے کسی غریب کی عمر بھر کی کمائی کو داؤ پر لگا دینا طبابت یا ڈاکٹری نہیں سراسر جہالت ہے

آداب طبابت۔ طبابت کو حکمت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور حکمت کو اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر یعنی بہت بڑی بھلائی سے تعبیر کیا ہے۔ جیسے فرمایا گیا و من یوتی الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا۔ اور جس کو حکمت دی گئی پس اسے بہت سی بھلائی دی گئی۔ اسی لئے طبیب کا درجہ اہل علم میں ایک خاص امتیاز اور اختصاص رکھتا ہے۔ اور علمائے دین کے بعد حکیم کا ہی درجہ ہے۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ طبیب کا برتر ہونا اسی پر موقوف نہیں کہ وہ طب کی دو چار کتابیں پڑھ کر چند دوائیں بنانا اور ان کو مختلف مریضوں پر استعمال کرنا سیکھ لیا بلکہ صحیح معنی میں طبیب بننے کے لئے طب میں کمال علم وعقل رکھنے کے علاوہ وہ اعلیٰ درجہ کا متدین، حق شناس، پرہیزگار اور بہترین اخلاق کا نمونہ ہو۔ ساتھ ہی وہ دور اندیش، زود فہم اور غور وفکر کا عادی ہو۔

نظر باز کی سرفلاطون کا ۔ جگر شیر کا ہاتھ خاتون کا

اس کے علاوہ بھی قابل فخر طبابت کے لئے پانچ عادات کا طبیب میں ہونا ضروری ہے۔

1۔ حلم۔ طبیب کا نہایت حلیم و بردبار ہونا ضروری ہے اس کو بیمار یا تیماردار کے بار بار سوال کرنے سے گھبرانا زیب نہیں دیتا، نہ اس سے ناراض ہو۔ اغماض وچشم پوشی سے کام لینے والا یقیناً اپنے پیشے سے مخلص ہے اور کامیاب ہوتا ہے۔

2۔ ہمدردی۔ فن طبابت بنی نوع انسان سے ہمدردی کا دوسرا نام ہے۔ معالج کی بیمار کے ساتھ

Scanned by CamScanner

ہمدردانہ گفتگو ہی ابر رحمت کی طرح ہے۔

3۔ تواضع۔ طبیب کو باغ کی خوشبو ہی نہیں بیماری کی مجھاند اور تعفن بھی برداشت کرنی پڑے گی اور یہ اس کا اخلاقی فرض ہے۔

4۔ توجہ۔ طبیب کو یہ بات ہر وقت یاد رکھنی چاہیے کہ اس کے پیشے کی غرض وغایت زندہ جانوں کو موت کے پنجے سے چھڑانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس لئے اسے پورے تدبر و توجہ سے کام کرنا ہوگا و من احیا ھا فکا نما احیا الناس جمیعاً اور جس نے ایک جیتی جان کو موت سے بچا لیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچا لیا۔

5۔ مطالعہ۔ طب ایک فنی اور تحقیقی علم ہے۔ امراض کو سمجھنے اور اس کے بواث و اسباب کو گرفت میں لانے کے لئے کافی مہارت چاہیے۔ اور اس کے لئے ہر وقت کتب کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔
جس طرح قرآن کریم میں ارشاد باری تعالٰی ہے کہ اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے اسی طرح کتب کا مطالعہ نئی نئی راہیں کھولتا جائے گا۔ لہٰذا طبیب کے لئے لازم ہے کہ وہ طبی کتب کا مطالعہ بار بار کرے اور جس قدر غور و تدبر سے مطالعہ کرے گا اسی قدر اس فن کے عجائبات اس پر منکشف ہوتے جائیں گے۔

نقاط تشخیص ۔ تشخیص امراض کے لئے جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مریض کے بارہ میں مکمل معلومات ہونا ضروری ہیں جیسے اسکی ظاہری علامات، جس میں اس کی رنگت، اس کے جسم کی ساخت، لحم وشحم، اس کے بال، اس کے جسم کا لمس اور نبض۔ اب ہر ایک کا بیان علیحدہ علیحدہ درج کیا جاتا ہے۔

1۔ جسمانی لمس ۔ مریض کا جسم ہی اس کی بیماری کی چغلی کھانے میں بے حد مددگار ثابت ہوتا ہے جیسے کہ اگر مریض کا جسم گرم ہے تو یہ گرمی یعنی صفرا، سرد ہے تو سردی یا برودت، لمس نرم ہے تو رطوبت یعنی سودا، سخت ہے تو یبوست کو ظاہر کرتا ہے۔

2۔ لحم وشحم ۔ گوشت کی کثرت سودا و صفرا کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ سردی یعنی برودت کی وجہ سے جسم میں چربی بڑھ جاتی ہے ۔ سودا یا رطوبت سے جسم ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اگر جسم پر چربی

Scanned by CamScanner

بھی کم ہو اور گوشت کی رنگت بھی سرخ ہو مگر گوشت کم ہو تو جان لیں کہ گرمی اور خشکی یعنی صفرا و یبوست کا غلبہ ہے۔

3۔ بال۔ جسم یا سر داڑھی مونچھوں وغیرہ کے بال اگر جلدی سے اگیں تو سمجھیں کہ مریض یبوست کا شکار ہے۔ جسم پر بالوں کی کثرت صفرا کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جسم میں اگر رطوبت کی کثرت ہو تو جسم پر بال کم ہوں گے۔ بخارات دخانیہ کی کثرت کی وجہ سے بال موٹے اس کی وجہ سے بال باریک، گرمی اور خشکی کی وجہ سے بال گھنگھریالے، سیدھے بال سردی اور تری کو ظاہر کرتے ہیں۔ بالوں کی رنگت بھی تشخیص میں کافی مددگار ثابت ہوتی ہے جیسے کہ بالوں کی سیاہ رنگت گرمی، پیازی سردی، زردی مائل سرخ یا سرخ اعتدال بالوں کی سفیدی سردی جس کے ساتھ کبھی تری اور کبھی خشکی پر دلالت کرتے ہیں۔

4۔ رنگت۔ جسم کی رنگت سفید ہونا حرارت کی کمی اور بلغم، سیاہی مائل خشکی، سرخ ہونا خون کی زیادتی، زرد رنگت کثرت حرارت، بینگنی رنگ سردی و خشکی اور رساسی رنگت یعنی سیسہ کی مانند رنگت سردی اور تری کو ظاہر کرتی ہے۔

5۔ جسمانی ساخت۔ ہاتھ پاؤں کا بڑا ہونا، سینہ چوڑا، رگوں کی کشادگی، رگوں کا ابھرا ہوا ہونا، جوڑوں کا ظاہر ہونا جسم میں حرارت کی کثرت کو ظاہر کرتے ہیں۔

6۔ نیند اور بیداری۔ نیند کی کثرت سردی و تری، نیند کی کمی گرمی و خشکی، خواب میں آگ یا سرخ یا زردی مائل اشیاء کو دیکھنا صفرا، خواب میں نہر، پانی یا بارش اور سفید چیزوں کا دیکھنا کثرت بلغم پر دلالت کرتا ہے۔

7۔ خواب میں سرخ چیزیں، بہتا ہوا خون، جنگ و جدال دیکھنا، غلبہ خون کی علامت ہے۔ کالی چیزیں، دھواں، گائے بھینس، ریچھ یا دیگر خوفناک اشیاء دیکھنا غلبہ سودا کو ظاہر کرتا ہے۔

8۔ طبعی افعال۔ ناقص و باطل افعال سردی سے جیسے سستی و غبی پن پیدا ہوتا ہے اسی طرح چستی، چالاکی، بے ترتیب و بے قاعدہ افعال سرزد ہونا حرارت پر دلالت کرتے ہیں۔

اوپر ہم نے گرمی، سردی، رطوبت و یبوست کا تذکرہ کیا ہے۔ جسے اخلاط اربعہ میں دموی، بلغمی،

Scanned by CamScanner

صفراوی اور سوداوی اخلاط کہ سکتے ہیں جن کی زیادتی سے کئی امراض جنم لیتے ہیں مثلاً

دموی یعنی خون کی زیادتی سے گرانی سر، انگڑائیاں آنا، جمائیاں، اونگھ، حواس کی کدورت، گندہ ذہنی، زبان کا ذائقہ شیریں، زبان سرخ، پھوڑے پھنسی یا پھٹے ہوئے مقام سے فوری خون کا اخراج ہو جانا وغیرہ۔

2۔ خلط بلغمی۔ بلغمی خلط والے کا رنگ سفید، بدن ڈھیلا ملائم اور سرد، کثرت لعاب دہن، پیاس کی کمی، ڈکاریں آئیں، نیند زیادہ اور منہ کا ذائقہ کھاری ہوتا ہے۔

3۔ صفرا۔ صفراوی مزاج والے کے بدن کی رنگت عموماً زرد اور اگر صفرا کی زیادتی ہو تو بدن اور آنکھ کی رنگت زرد، منہ کا ذائقہ تلخ، زبان کھردری، منہ اور ناک خشک، پیاس زیادہ لگے، بھوک کم، جسم میں حتی اور کچی ہو۔

4۔ سوداوی خلط۔ جسم لاغر، خون گاڑھا اور سیاہ، غور و فکر کی زیادتی، قارورہ سفید یا سیاہ، معدہ میں جلن، ڈکاریں ترش، بدن کی رنگت سیاہ، اور جسم پر بال زیادہ ہوتے ہیں۔

(نوٹ) مندرجہ بالا علامات صرف ان اخلاط کی ہی نہیں بلکہ اگر مریض میں ان اخلاط کی زیادتی ہو جائے تو یہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اب نبض کے بارہ میں کچھ تشریح کی جاتی ہے تا کہ تشخیص مرض میں آسانی پیدا ہو۔

نبض کی رفتار عمر کے مختلف ادوار میں مختلف ہوتی ہے۔ جیسا کہ پہلے سال میں نبض 120 سٹروک فی منٹ، دوسرے سال 110 سٹروک، تیسرے سال سے ساتویں سال تک 95 سٹروک فی منٹ، اور ساتویں سال سے چودویں سال تک 80 تا 85 فی منٹ، جوانی میں 70 تا 80 فی منٹ۔ اور بڑھاپے میں 60 تا 80 سٹروک فی منٹ ہو جاتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ عورتوں کی نبض مردوں کی نسبت کمزور اور آدمیوں کی قوی، لڑکوں کی نرم جوانوں کی طویل، اور بوڑھوں کی ضعیف ہوتی ہے۔

نبض کی دو اقسام ہیں مفرد اور مرکب۔ اب مفرد نبض میں دس قسم کی ضربات شامل ہیں اور ہر قسم کے مختلف مدارج ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں

میں آجائیں تو اسے دوا تجویز کر کے علاج کریں۔ تجویز دوا میں مریض کی مالی حالت کو ضرور مد نظر رکھیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے امیر کے لئے بریانی اور زردہ پیدا کیا اسی طرح غریب کے لئے جو باجرہ کی روٹی کے سامان پیدا کرنے میں ہر قسم کی تونگری کی حالت کو ملحوظ رکھا۔ اسی طرح دواؤں میں بھی اس نے امراء و غرباء کی حالتوں کا لحاظ رکھا ہے۔ جیسے ایک کام جو امیر مشک سے لیتا ہے وہی کام غریب مشکی سے لے سکتا ہے۔ امیر مروارید استعمال کرے تو غریب صدف یا ابریشم سے وہی کام لے سکتا ہے۔ جب فن طب ایلوپیتھک (ڈاکٹری)، آیورویدک، ہائیڈروپیتھی، یا ہومیوپیتھی تمام دوائی امور باحسبہ ہیں اور کسی صنف کے نسخوں کا جزو۔ یقینی مفید ہونا یقینی نہیں تو ایک مشکوک اور غیر متعین فائدے کے حصول کے لئے کسی غریب کی عمر بھر کی کمائی کو داؤ پر لگا دینا طبابت یا ڈاکٹری نہیں سراسر جہالت ہے۔

آداب طبابت۔ طبابت کو حکمت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور حکمت کو اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر یعنی بہت بڑی بھلائی سے تعبیر کیا ہے۔ جیسے فرمایا گیا و من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ اور جس کو حکمت دی گئی پس اسے بہت سی بھلائی دی گئی۔ اسی لئے طبیب کا درجہ اہل علم میں ایک خاص امتیاز اور احترام رکھتا ہے۔ اور علمائے دین کے بعد حکیم کا ہی درجہ ہے۔

مگر یاد رہے کہ کامیاب طبیب بننا اس پر موقوف نہیں کہ وہ طب کی دو چار کتابیں پڑھ کر چند دوائیں یاد کر لے اور نسخہ لکھنے کا انداز سیکھ لے بلکہ صحیح معنوں میں طبیب بننے کے لئے فن طب میں علم حقیقی کے علاوہ وہ اوصاف بھی ضروری ہیں جن سے وہ بہترین اخلاق کا حامل ہو۔ سماجی نیک، دور اندیش، زود فہم اور غور و فکر کا عادی ہو۔

نگاہ شہباز کی، دل شیر کا، ہاتھ خاتون کا

اس کے علاوہ بھی قابل طبیب کے لئے چند عادات کا طبیب میں ہونا ضروری ہے۔

1۔ حلم۔ طبیب کا نہایت حلیم و بردبار ہونا ضروری ہے اس کو بیمار یا تیمار دار کے بار بار سوال کرنے سے گھبرانا زیب نہیں دیتا۔ نہ اس سے ناراض ہو۔ اغماض و چشم پوشی سے کام لینے والا طبیب اسے نہ چھپے سے کامیاب ہوتا ہے۔

2۔ ہمدردی۔ فن طبابت دراصل انسان سے ہمدردی کا دوسرا نام ہے۔ مریض کی بیماری کے ساتھ

اور سوزش جگر کی وجہ سے نبض بطی ہوتی ہے۔

قوام میں صلب نبض رعشہ، ذات الریہ، امراض گردہ، تصغیر قلب، اور پچاس سال سے زائد عمر کے مریضوں میں آتشک اور شراب نوشی کا پتہ دیتی ہے۔

اگر کمی خون ہو یا جسم کے اندر کوئی زخم ہو گا یا کوئی شوگر کا مریض ہو تو نبض قوام میں لین ہوگی۔

متواتر نبض مزمن امراض قلب کے مریضوں، سوزش قلب، ورم عضلات، ذات الریہ، سرسام اور دیگر اورام والوں کی ہوتی ہے۔

دماغی امراض، شدید بخار اور سوزش اعصاب کے مریضوں کی نبض متفاوت ہوگی۔

ابتدائی امراض حار اور بلڈ پریشر والوں کی نبض مقدار رطوبت میں ممتلی ہوگی۔

اور جریان خون کی حالت میں یا زیادتی پیشاب یا کسی اندرونی زخم کا پتہ مقدار رطوبت سے خالی نبض ہی دے دے گی۔

خون اور روح میں گرمی، صفرا کی زیادتی، بخار اور سوزش جگر میں نبض حار ہوگی۔

نزلہ، زکام، کھانسی، ضعف معدہ، ضعف قوت خواہ مردانہ ہو یا جسمانی اور مزمن امراض میں نبض بارد ہوتی ہے۔

جگر کے فعل میں تیزی، سوزش جگر، ضعف قلب اور زیادتی حرارت میں نبض جید الوزن ہوگی۔

جب کہ ضعف باہ، کمزوری مثانہ، پھیپھڑوں کی کمزوری، اور بلغم کی زیادتی والوں کی نبض خارج الوزن ہوتی ہے۔

ردی الوزن نبض معتدل گنی جاتی ہے۔ اور یہ صحت کی نشانی ہے۔

مستوی اور منتظم نبض تندرستی غیر منتظم اور مختلف نبض نقصان دہ ہیں۔

مرکب نبض کو چودہ اقسام پر تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ عظیم 2۔ غلیظ 3۔ غزالی 4۔ موجی 5۔ دودی 6۔ نملی 7۔ منشاری 8۔ ذنب الفار 9۔ مطرقی 10۔ ذوالفترہ 11۔ فی الواسطہ 12۔ مسلی 13۔ مرتعش اور 14۔ ملتوی

عظیم نبض کو تین حصوں میں بانٹا گیا ہے عظیم، صغیر اور معتدل

Scanned by CamScanner

(1) عظیم نبض قوت، حرارت رطوبات کی زیادتی کو ظاہر کرتی ہے۔ عظیم نبض کے ساتھ آنکھیں سرخ اور غنودگی کی کیفیت پائی جائے تو مریض گرمی کی وجہ سے سر میں درد محسوس کر رہا ہوگا۔

(2) صغیر نبض مندرجہ بالا اخلاط میں کمی کا پتہ دیتی ہے جب کہ

(3) معتدل نبض جو طول، عرض اور شرف میں یکساں ہو تندرستی کی علامت ہے۔

(4) غلیظ نبض وہ ہے جو چوڑائی اور بلندی میں زیادہ ہو اور ایسی نبض سردی اور تری کی زیادتی، مقابلۃً دقیق کی کو ظاہر کرتی ہے۔

(5) غزالی نبض ایسے چلتی ہے جیسے ہرن چھلانگیں لگا رہا ہو۔ یہ ایک ٹھوکر کے بعد جلدی سے دوسری ٹھوکر لگاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدن کو تسکین کی اشد ضرورت ہے۔

(6) موجی نبض وہ کہلاتی ہے جو ہر طرف سے یکساں نہ ہو۔ اس کی حرکت پانی کی لہر سے ملتی جلتی ہے یہ نبض رطوبات کی زیادتی خصوصاً استسقاء، فالج اور لقوہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

(7) دودی نبض کیڑے کی رفتار سے چلنے والی نبض کو دودی کہتے ہیں اور یہ متوسط قوت کی دلیل ہے

(8) نملی نبض چیونٹی کی طرح رینگنے والی نملی نبض کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ نبض ایسے محسوس ہوتی ہے جیسے چیونٹی رینگ رہی ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کی قوت بالکل ساقط ہو چکی ہے۔

(9) منشاری نبض وہ نبض ہے جو آری کے دندانوں کی طرح چلتی محسوس ہو۔ یہ نبض گرم ورموں کا پتہ دیتی ہے عموماً پھیپھڑوں اور عضلات کے اورام کے مریضوں کی نبض منشاری ہوتی ہے۔

(10) ذنب الفار چوہے کی دم کی طرح محسوس ہونے والی نبض کو ذنب الفار کہتے ہیں اور جس طرح چلتے ہوئے چوہے کی دم کم و بیش ادھر ادھر ہلتی ہے اسی طرح یہ نبض بھی قوت مریض میں کمی بیشی کو ظاہر کرتی ہے۔

(11) مطرقی نبض ہتھوڑے کی طرح چلتی محسوس ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ضعف پر دلالت کرتی ہے

(12) ذوالفترہ نبض وہ نبض ہے جو ٹھہر ٹھہر کر چلے اور یہ بھی کوئی اچھی علامت نہیں۔

(13) فی الواسطہ نبض بیچ میں حرکت کرنے والی نبض ہے اور یہ مرض میں کمی بیشی کا پتہ دیتی ہے۔

Scanned by CamScanner

(14) مسلی سوے کی طرح چلنے والی نبض مسلی کہلاتی ہے اور یہ بھی ضعف قوت پر دلالت کرتی ہے۔

(15) مرتعش نبض کانپتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اور اس کا ارتعاش ظاہر ہے کہ صرف کمزوری کی وجہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ مریض کا انتہائی کمزور ہونا ہی نبض میں لرزہ پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

(16) ملتوی نبض وہ نبض ہے جو چلتے چلتے رکے جیسا کہ دھاگا بل کھاتا ہے بل کھائے۔ یہ نبض صرف ان مرضاء کی ہوگی جن میں حرارت غریزیہ اور رطوبات عزیزی کی کمی ہوگی۔

گرم نبض تیز بخار کی علامت ہے۔ نبض کا آہستہ چلنا کمزوری کی دلیل ہے۔ جو شدت غم و فکر، بدہضمی یا کثرت جریان سے ہوسکتی ہے۔ نبض کا گرم اور بھاری ہونا فساد خون پر دلالت ہے۔

مسلسل، متواتر اور معتدل رفتار سے نبض کا چلنا صحت اور تندرستی کی علامت ہے۔

طب یونانی میں نبض کا فن بہت سے عجائبات پر مشتمل ہے۔ مگر اس کے حاصل کرنے میں انتہائی مشق، مہارت اور تجربہ کی ضرورت ہے۔

اگر نبض بطی ہو اس کے ساتھ مریض کو گہری نیند محسوس ہو اور حواس مکدر رہیں تو اسے بلغم کی زیادتی سمجھیں۔

نبض کی باریکی اور سستی زیادتی سودا کو ظاہر کرتی ہے۔

تیز نبض اور سرعت تنفس حمی یوم میں ہوتی ہے۔

اگر نبض سست چلے، پیشاب بھی کم آئے، بدن کا رنگ زرد یا سیاہی مائل ہو تو جانئے کہ بخار سوداوی مادہ ہے جسے حمی سوداوی کہہ سکتے ہیں۔

نبض میں معمولی تیزی، بدن کا دبلا پن، صبح کو طبیعت بحال ہو مگر دوپہر یا سہ پہر سست ہو جائے تو یہ حمی دق کی نشانی ہے۔

نبض کی تیزی، آنکھوں میں خمار، سر میں گرانی، زیادتی خون کو ظاہر کرتی ہے۔

اگر نبض سست چلے، آنکھیں مکدر سی ہوں، چہرہ زرد یا سیاہ ہو۔ یہ مالیخولیا کی علامات ہیں۔

نبض تیز اور سخت ذات الجنب میں ہوتی ہے۔

کمزور نبض جس کے سانس کی تنگی پائی جائے یقینا استسقائی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے۔

Scanned by CamScanner

نبض ضعیف ہونے کے باوجود اگر خفقان کی سی کیفیت ہو تو یہ ضعف دل کی نشانی ہے۔

(نوٹ) بعض حضرات طبیب کو نبض دکھا کر یہ توقع رکھتے ہیں کہ اب طبیب خود بخود ان کے مرض کی مکمل تفصیلی بتائے گا اور دوران مرض پیش آنے والے تمام واقعات کا کچا چٹھہ کھول کر رکھ دے گا۔ یہ بہت بڑی جہالت ہے۔ طبیب کا یہ کام نہیں اور نہ ہی طبیب کوئی غیب دان ہوتا ہے۔ بے شک بعض نمائشی طبیب لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے اور تماشا دکھانے کے لئے اوٹ پٹانگ ہانک کر اپنی صداقت کا رعب جما لیتے ہیں مگر یاد رہے کہ یہ محض لوگوں کو ٹھگنے کا ایک ٹیکٹ ہے طب کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ طب میں تو صرف نبض یہ ہی بتا سکتی ہے کہ کونسی خلط میں کمی بیشی ہوئی ہے اور اس سے کونسی بیماری ہو سکتی ہے محض قیاس آرائی ہے۔

نبض دیکھنے کا طریقہ

مریض کی کلائی پر انگوٹھے کے نیچے اپنے ہاتھ کی چاروں انگلیاں آہستہ سے رکھ کر نبض کو ٹٹولیں اگر نبض

1۔ ایک انگلی دبانے سے محسوس ہو، گہرائی میں زیادہ، حرکت میں سست، اور موٹائی میں موٹی محسوس ہو تو یہ دماغ اور دل سے تعلق رکھتی ہوگی اور یہ خلط بلغمی کی دلیل ہے۔ اور تری اور گرمی کو ظاہر کرتی ہے جسم میں بلغمی خلط ... گئی ہے اور جسم میں بلغم رک رہی ہے۔ اس کا تعلق انسانی جسم کے بائیں اطراف سے ہے۔ جس میں بائیں طرف طحال، ابلبہ، بائیں طرف کی آنتیں، مقعد کی بائیں جانب، مثانہ، گردہ، بایاں خصیہ، پاؤں کی انگلیوں تک بائیں ٹانگ کی امراض کا پتہ چلتا ہے۔ جس سے مزید ثابت ہوتا ہے کہ مریض کے دماغ کا فعل تیزی میں ہے مگر جگر سست ہے۔ اس میں مریض کے قارورہ کا رنگ سفید زردی مائل ہوگا۔ یہ نبض مختفص کہلاتی ہے

2۔ اگر نبض دو انگلیوں تک محسوس ہو، اسکی رفتار قدرے تیز ہو، ایسے محسوس ہو جیسے پانی سے بھری ہو، معمولی دباؤ سے دب جائے حرکت دینے سے ڈھیلی رسی کی طرح ادھر ادھر ہو جائے، قارورہ کا رنگ سفید ہو تو جان لیں کہ جسم میں بلغم تو پیدا ہو رہی ہے مگر اسے جسم سے خارج کرنے کا بھی مکمل انتظام ہو رہا ہے۔ اس کا مزاج سرد تر ہے اور اس کا تعلق جسم کے دائیں جانب کی امراض سے ہے۔ جس میں

Scanned by CamScanner

سر کی دائیں جانب، دایاں کان، دائیں آنکھ، ناک کے دائیں نتھنے، دائیں جانب چہرہ، دائیں مسوڑھے، زبان کی دائیں جانب، جب اور گردن کی دائیں جانب شامل ہیں۔

3۔ اگر نبض ہاتھ رکھتے ہی تین انگلیوں تک محسوس ہو تو اس نبض کو مشرف کہیں گے۔ یہ رفتار میں تیز اور ریاح سے پر ہوتی ہے۔ اس میں قارورق کا رنگ ہلکا سرخ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسم میں سودا کا غلبہ ہو چکا ہے۔ ایسی نبض کا تعلق دائیں اطراف کے کندھا، بازو، سینہ، پھیپھڑہ اور معدہ کی دائیں جانب کے امراض سے ہوگا۔ جیسے جوڑوں کا پتھرا جانا، بے حسی، کسی حصہ جسم کی حس ختم ہو جانا وغیرہ جیسی امراض کو ظاہر کرتی ہے۔

4۔ اگر نبض درمیان کی تین انگلیوں کے نیچے محسوس ہو اور حرکت میں ست اور موٹی ہو۔ تو سمجھیں کہ شریانیں پھیل چکی ہیں۔ مریض کے قارورہ کا رنگ، زرد سفیدی مائل ہوگا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جگر کا فعل تیز ہو چکا ہے۔ اس نبض کا تعلق بائیں طرف کے کندھا، بازو، سینہ، پھیپھڑہ اور معدہ کے بائیں حصہ سے ہوتا ہے۔ یہ ظاہر کرتی ہے کہ صفرا پیدا تو ہو رہا ہے۔ مگر خارج بھی ہو رہا ہے۔

5۔ اگر نبض تین سے چار انگلیوں تک محسوس ہو جو حرکت میں قدرے تیز ہوگی۔ یہ معمولی دباؤ دینے سے نظر آ جاتی ہے۔ یہ نبض جسم میں صفراوی غلبہ کو ظاہر کرتی ہے۔ اس میں مریض کے قارورہ کا رنگ زرد سرخی مائل ہو تو سمجھ لیں کہ مریض کے جسم میں صفرا کا غلبہ ہو چکا ہے۔ اس سے جوڑوں کا درد، اور ورم اور یرقان کی تشخیص میں مدد ملتی ہے۔ ایسی نبض کا تعلق جسم کے بائیں جانب کی آنکھ، سر، نتھنا، کان، گلا، دانت اور قلب سے ہوتا ہے۔

6۔ اگر نبض چار انگلیوں سے بھی کراس کرتی نظر آئے۔ جو حرکت میں انتہائی تیز اور جسمی طور پر پتلی و باریک اور ادھر ادھر حرکت نہ کرتی ہو تو اس میں یقیناً مریض کے قارورہ کا رنگ سرخ زردی مائل ہوگا۔ یہ نبض ظاہر کرتی ہے کہ سودا ختم ہو کر صفرا میں تبدیل ہو رہا ہے۔ اس کا تعلق جسم کے دائیں جانب کی امراض سے ہے۔ جس میں دائیں جانب جگر، آنتیں، گردہ، مثانہ، خصیہ، مقعد کی دائیں جانب اور پاؤں کی انگلیوں تک ساری دائیں ٹانگ شامل ہے۔

نبض کی مندرجہ بالا اقسام کو طب یونانی میں غزالی، موجی، نملی، مرتعش، ملتوی، اور منشاری کا نام دیا گیا ہے۔ جن کی وضاحت قبل ازیں کی جا چکی ہے۔ (نوٹ) یاد رہے کہ نبض کی لمبائی مریض کی انگلیوں کے حساب سے کی جائے۔ کیونکہ طبیب کی انگلیاں موٹی پتلی ہو سکتی ہیں۔

Scanned by CamScanner

یادرہے کہ طب جدید والے اعضائے رئیسہ میں دل دماغ اور جگر کے افعال کے قائل ہیں ۔

ان کے حساب سے کسی بھی عضو رئیس کے فعل میں تیزی آجانے سے اور دوسرے عضو کی مشارکت میں کمی سے امراض پیدا ہوتی ہیں جیسے کہ

دماغی فعل کی تیزی اور دل کے فعل میں کمی کی مشارکت سے ہاتھ پاؤں کی جلن، سینہ کی جلن، زکام کھانسی، جسم میں کہیں بھی سوزش، پیٹ اور سینہ کی جلن، گرمی دانوں کی جلن، پیشاب و پاخانہ کی جلن، سوزش اور پیاس بجھا کی، بچوں میں سوکزا، پیشاب کی بندش، صفراوی پتھریاں، گرمی خشکی سے ثقل سماعت، ضعف بصارت، سرعت انزال، ہوسکتی ہے اور دوا سے اعصابی عضلاتی امراض قرار دیتے ہیں

اسی طرح قلب کی تیزی اور گردہ کے فعل کی کمی اور ان کی مشارکت سے جسم اسفل میں فالج جیسے عضلاتی غدی کا نام دیا گیا ہے ہو جاتا ہے۔

ان کے نزدیک کسی عضو کے فعل میں تیزی سے اس عضو میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور تحریک میں اس عضو کی خلط بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ دل کی تحریک سے سودا، جگر کی تحریک سے صفراء اور دماغ کی تحریک سے بلغم بڑھ جاتی ہے۔

دماغ کا تعلق اعصاب سے ہے جس کا مزاج سرد تر ہے جس کی تحریک سے جسم میں سردی اور تری بڑھ جاتی ہے جس سے بلغم زیادہ ہو جاتی ہے۔

جگر کا تعلق غدد سے ہے جس کا مزاج گرم اور خشک ہے اس کی تحریک سے جسم میں گرمی اور خشکی پیدا ہو جاتی ہے جس سے صفرا بڑھ جاتی ہے۔

دل کا تعلق عضلات سے ہے جن کا مزاج سوداوی ہے اس کی تحریک سے جسم میں خشکی اور سودا بڑھ جاتا ہے۔

اعضائے رئیسہ میں تیزی، سستی اور ضعف ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر خون کی زیادتی ہو گی تو ان کے افعال میں تیزی اور خون کی کمی یا رطوبات اور بلغم کی زیادتی سے سستی اور خون کی انتہائی کمی یا حرارت کی زیادتی سے ضعف لاحق ہو سکتا ہے۔

نوٹ۔ دماغ کا مزاج سرد تر ہے۔ جسم میں بلغم کا منبع ہے یہ بلغم پیدا کرتا ہے سودا کو جسم میں روکتا ہے۔ اور صفرا کو جسم سے خارج کرتا ہے۔ سردی اور تری سے لازمی طور پر بلغم بڑھ جاتی ہے۔

دل کا مزاج سوداوی یعنی خشک ہے ۔ خشکی اور سودا کی وجہ سے یہ بلغم کو جسم سے خارج کرتا ، سودا کو پیدا کرتا، اور صفرا کو جسم میں روکتا ہے ۔

جگر کا مزاج گرم خشک ہے ۔ گرمی اور خشکی صفرا پیدا کرتی ہے اس لیے جگر بلغم کو جسم میں روکتا، سودا کو جسم سے خارج کرتا، اور صفرا پیدا کرتا ہے ۔

خاص نقاط

سودا کا اپنا مزاج سرد خشک ، صفرا کا مزاج گرم خشک ، خون کا مزاج گرم تر اور بلغم کا مزاج سرد تر ہے دل کے اندر اگر تیزی ہو تو اختلاج قلب ، دل کے پہلے پردہ کی تیزی دل میں جلن اور دوسرے پردے کی وجہ سے دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا ہے ۔ خون کا جگر کی طرف اگر دوران تیز ہو تو دل بڑھ جاتا ہے اگر یہی دوران دل کی طرف ہو جائے تو دل پھول جاتا ہے ۔

جوڑوں کے غدی تحریک سے جوڑوں کا درد ، خشکی سے جوڑوں کا پتھرا جانا ، دل کی مرض کی وجہ سے گنٹھیا یا تحجر مفاصل ہو جاتا ہے ۔

دماغی تحریک ہیضہ ، سرسام ، بلغمی قے ، اور دست آ سکتے ہیں ۔

دل کی تحریک سے خونی دست ، خونی قے ، نمونیا ، ورم قلب ، اپھارہ اور کالا یرقان ہو جاتا ہے ۔

جگر کی تحریک سے درد جگر ، ورم جگر ، صفراوی قے ، پیچش ، لاحق ہو جاتے ہیں ۔ یرقان اصفر ، چہرہ زرد ہاتھ اور پاؤں کی سوجن اس کی خاص علامات سے ہیں ۔

(بول و براز) قارورہ سے تشخیص

قارورہ بھی تشخیص الامراض میں ایک اہم کردار رکھتا ہے ۔ ڈاکٹر لوگ تو فوری طور پر لکھ دیتے ہیں کہ یورین ٹیسٹ کرائیں ۔ طب یونانی میں یورین ٹیسٹ کسی لیبارٹری میں نہیں صرف رنگت سے ہی تشخیص تک محدود ہے ۔ اور قوس وقزاح کی نسبت سے پیشاب کے بھی سات رنگ ہیں جن میں چار کو خاص اہمیت دی جاتی ہے ۔ 1 ۔ حمرت ۔ 2 ۔ صفرت ۔ 3 ۔ خضرت ۔ 4 ۔ ابیضیت ۔ جن کی تفصیل یہ ہے ۔

1 ۔ حمرت (سرخ رنگت) اس کو مندرجہ ذیل چار درجات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔

Scanned by CamScanner

پیازی رنگت کا بول و براز غلبہ خون اور زیادتی ریاح مگر ذرا کم درجہ کی نشانی ہے۔

وردی رنگت مندرجہ بالا غلبہ کی ذرا زیادہ درجہ میں ہونے کی دلیل ہے۔

احمر کانی رنگت مندرجہ بالا غلبہ کو اور بھی زیادہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

احمر قتم رنگت سے ظاہر ہوتا ہے کہ خون اور ریاح از حد بڑھ چکی ہے۔

2۔صفرت (زرد رنگت) ایسی رنگت پانچ درجات پر گنی جاتی ہے۔

زرد سفیدی مائل ۔اترجی (چھلکا نارنج جیسی)۔اشغر (زرد قدرے سرخی مائل)۔نارنجی ۔ناری ،اور زعفرانی

زرد سفیدی مائل رنگت خرابی ہضم کو ظاہر کرتی ہے۔

اترجی (چھلکا نارنج جیسی رنگت) عمدہ ہاضمہ کی دلیل ہے۔

اشغر (قدرے سرخی مائل زرد) یہ رنگت حرارت کی زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

نارنجی ۔ناری اور زعفرانی رنگت درجہ بدرجہ زیادتی حرارت کو ظاہر کرتی ہے۔

خضرت یعنی سبز رنگت اس رنگ کو بھی پانچ رنگوں میں تقسیم کیا گیا ہے جیسے کہ

1۔فستقی ۔(یعنی کہ پستہ رنگ) یہ رنگ سردی کو ظاہر کرتا ہے ۔

2۔3۔آسمانی اور فلفجی رنگ نسبتاً اور زیادہ سردی کو ظاہر کریں گے۔

4۔کراثی (یعنی سبز گندھنا رنگ) احرق شدید کو ظاہر کرتا ہے۔

5۔زنجاری (یعنی زنگار جیسا رنگ سفیدی مائل سبز) درجہ دوم کے احتراق کو ظاہر کرنے پر دال ہے۔

مختلف رنگ غلبہ سودا کی وجہ سے ہوتے ہیں جیسا کہ سیاہ زعفرانی رنگ سودا بوجہ صفرا سرخی مائل سیاہ، سودا بوجہ غلبہ خون ۔سبزی مائل سیاہ خالص سودا۔سفیدی مائل سیاہ، سودا بوجہ بلغم ۔دودھیا سفید، بلغم اور برودت سے ہوتا ہے۔سفید رنگ کا قارورہ حرارت کی کمی

Scanned by CamScanner

اور بلغمی امراض کی نشان دہی کرتا ہے۔

سرخ رنگ کا قارورہ جوش خون، ریاح کی زیادتی، نزلہ، سردرد، دل، پھیپھڑوں اور مثانہ پر اثر کو ظاہر کرتا ہے۔ جس قدر سرخی بڑھتی جائے گی اس میں سیاہی غالب آتی جائے گی۔ اور ریاح میں شدت پیدا ہوتی جائے گی۔ جس کا اثر معدہ، ریہ اور دل پر زیادہ ہوتا جائے گا۔ اور سردرد اور نزلہ میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

پیشاب کا پیلا پن گرمی کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔ اور یاد رہے کہ جتنی گرمی بڑھتی جائے گی، ریاح میں کمی آتی جائے گی۔ پیچش، سوزش مثانہ، گرمی کا نزلہ۔ سینہ کی سوزش، بخار، درد شقیقہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ مردوں میں سرعت انزال اور عورتوں میں ماہواری کی زیادتی، سیلان الرحم، درد کمر، اور سوزش رحم کی نشان دہی بھی اسی سے ہوتی ہے۔

سفید رنگ کا قارورہ حرارت میں کمی اور بلغمی امراض کی نشان دہی کرتا ہے۔ جیسے سردی کا نزلہ، اور زکام، سردی کا دردسر، سردی سے اسہال، سردی سے ضعف جگر، سردی سے اعصاب کی کمزوری جس سے عورتوں میں سیلان الرحم اور مردوں میں جریان کی شکائت ہو سکتی ہے۔

چہرے سے تشخیص

چہرہ کی ہیئت، گال ہونٹ، منہ، اور آنکھ، تشخیص الامراض میں مددگار ثابت ہوتے ہیں، جیسے کہ چہرہ کی سرخ رنگت۔ زیادتی خون، زرد رنگت، صفرا، سفید رنگت، بلغم، اور سیاہ رنگت۔ سودا کی نشان دہی کرتی ہے۔

ہیئت۔ اسی طرح ہیئت میں چربی کی زیادتی۔ اعصاب کے افعال میں تیزی، گوشت کی زیادتی۔ جگر کے فعل کی تیزی۔ اور دبلا جسم۔ امراض معدہ و جگر کو ظاہر کرتا ہے۔

گالوں کی سرخی کے ساتھ اڑا ہوا رنگ، پھیپھڑوں کے ورم اور اختلاج قلب کی دلیل ہے۔

مردوں کے گالوں پر سیاہ نشان۔ دردوں، سوزش مثانہ، و گردہ، اور امراض خصیہ کو ظاہر کرتا ہے۔

رموز تشخیص میں اگر کسی بھی قسم کی کمی محسوس ہو تو برائے کرم ادارہ کو مطلع فرمایا جائے۔ تا کہ آئندہ طباعت کے وقت اسے دور کیا جا سکے

یہی نشان عورتوں میں خرابی حیض، سیلان الرحم، اور ورم خصیۃ الرحم کی نشانی ہے۔

منہ کا کھلا رہنا پھیپھڑوں کے امراض اور ضعف قلب کی نشان دہی کرتا ہے۔

منہ سختی سے بند ہونا تشنج، ورم، دماغ اور غشی کو ظاہر کرتا ہے۔

رال ٹپکنا۔ اگر بے قابو ہوکر رال ٹپکنی شروع ہو جائے تو جان لیں کہ مریض دماغی یا اعصابی خرابی۔ کرم امعاء، شدید نفخ شکم میں مبتلا ہے یا ہونے والا ہے۔

ہونٹ۔ موٹے ہونٹ، جسم میں ریاح کی کثرت اور سوزش جگر کی چغلی کھاتے ہیں۔

ہونٹوں پر سیاہی مائل سرخ پھنسی۔ سوزش دماغ کا پتہ دیتی ہے۔

گہری چمکدار اور سرخ پھنسی ہونٹوں پر ہونا ظاہر کرتی ہے کہ مریض کے بدن کے اندر کسی جگہ سوزش ہے۔ یا دق اور سل کا مریض ہے۔

ہونٹوں کی سفیدی جوڑوں کے درد، جلن، بخار اور کمی خون کی دلیل ہے۔

ہونٹوں کی زردی صفرا کی زیادتی اور قے وغیرہ کو ظاہر کرتی ہے۔

خشک ہونٹ۔ سوزش معدہ، اور مالیخولیا کی نشانی ہے۔

اگر منہ بے اختیار کھلا رہے اور بند کرنے میں دشواری محسوس ہو تو لقوہ سمجھیں۔

منہ کا لٹکنا۔ ضعف اعصاب یا لقوہ، فالج کی وجہ سے ہوتا ہے۔

آنکھ۔ آنکھ کی زردی۔ یرقان، سوء القنیہ، اور استسقاء کی نشانی ہے۔

آنکھ کی سرخی۔ دردسر، اور اعصابی سوزش کی نشانی ہے۔

آنکھ کے گرد سیاہ حلقے۔ امراض گردہ، امراض امعاء، بواسیر، اور خون میں تیزابیت کی دلیل ہے۔

آنکھوں کے گرد گڑھے۔ اعصاب اور آنتوں کی سوزش، پیاس، اسہال کی شدت پر دال ہیں۔

آنکھوں کی اداسی، جریان، احتلام، اور ضعف باہ کی پکی نشانی ہے۔

آنکھ کے پپوٹوں پر پھنسیاں عصبی سوزش کو ظاہر کرتی ہیں۔

باب اول

امراض سر

سر کی مرضوں میں سر درد، صداع، شقیقہ، عصابہ، ضعف دماغ، امتلائے دماغ، ورم دماغ، استسقائے دماغ، منظم دماغ، سرسام، مرگی، سدر دوار، فالج، لقوہ، استرخاء، سکتہ، رعشہ، تشنج، نزلہ و زکام، دیوانگی، مالیخولیا، اور بےخوابی شامل ہیں جن کے تشخیصی خاکہ حسب ذیل ہیں

سر درد عموماً دھوپ، بخار، گردن توڑ بخار، خرابی جگر، لو لگنا، شدید کھانسی، احتباس طمث، کرم شکم، جلدی امراض کے دب جانے سوزش رحم، عوارض چشم، تبخیر معدہ، ضعف دماغ، آتشک، سوزاک، کثرت شراب تمباکو یا چائے نوشی، پیشاب کی بندش وغیرہ عوارضات کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ سر کا درد بذات خود کوئی مرض نہیں بلکہ یہ ایک عرض ہے جو کسی دوسری مرض کے وقوع پذیر ہونے سے لاحق ہوتا ہے۔ اس کا علاج مسکنات سے وقتی طور پر کیا جائے بعد میں اصل مرض کا علاج کرنا ہی اس کا صحیح علاج ہے۔

1۔ چھینک روکنے سے بھی درد سر پیدا ہو جاتا ہے۔

2۔ اگر درد سر پیشانی میں بیٹھ جائے تو یہ خرابی جگر کی دلیل ہے۔

3۔ اگر چندیا میں جلن اور شدید درد سر ہو یا بوڑھی عورتوں میں مسلسل درد سر رہے تو یہ سن یاس کی نشانی ہے۔

4۔ اگر شدید اور خبیث درد سر ہر وقت رہے تو یہ آتشک یا سوزاک کی نشانی ہے۔

5۔ اگر صرف صبح کے وقت درد سر رہے تو یہ تمباکو نوشی کی وجہ سے درد سر ہے۔

6۔ اگر شور و غل، چلنے پھرنے، زور سے بولنے سے سر درد میں اضافہ، اندھیرے کمرے، لیٹنے، خاموش رہنے سے کمی ہو تو اسے درد سر امتلائی بلغمی یا امتلائی صفراوی سمجھیں۔

7۔ اگر سر بھاری، آنکھیں سرخ، نبض تیز ہو تو یہ صداع دموی ہے۔

8۔ گھبراہٹ، منہ کا ذائقہ تلخ، متلی اور ابکائیاں صداع صفراوی پر دلالت کرتا ہے۔

Scanned by CamScanner

9۔ اگر کھانے کے بعد درد سر میں اضافہ ہو جائے، کھٹی ڈکاریں آئیں، منہ میں پانی بھر بھر آئے، تو یہ صداع بلغمی ہے۔

70۔ اگر درد کی تکلیف سر کے اگلے حصہ یعنی پیشانی میں ہو تو اسے صداع دموی سمجھیں۔

11۔ اگر یہ طے وسط سر میں محسوس ہو تو اسے گرمی پر معمول کریں۔

13۔ سر پچھلے حصہ سے درد کرے یعنی گدی کے اوپر کانوں کے پیچھے تو یہ بلغم کی زیادتی سے ہے۔

14۔ سر کی گرمی، آنکھوں کی سرخی، غنودگی کی سی حالت، نبض عظیم، قارورہ غلیظ، درد سر کے وسط میں ہو، منہ کا ذائقہ کڑوا، جی متلائے، تو یہ علامات سر درد بوجہ گرمی کی ہیں۔

15۔ سر کی سردی اور بوجھ، کھاری، منہ میں پانی بھر آئے، کھٹی ڈکاریں آئیں، کھانے کے بعد درد میں زیادتی آ جائے، حواس مکدر، گہری نیند، نبض بطی، قارورہ سفید اور غلیظ، بلغمی سر درد کی نشان دہی کرتی ہے۔

16۔ چہرہ کے مقام پر کھنچاؤ محسوس ہونا، سر کے اردگرد پٹی بندھی محسوس ہونا، دماغی کام چھوڑ دینے سے درد میں تخفیف ہو تو سمجھ لیں کہ یہ عصبی دماغی سر درد ہے۔

17۔ سر کے اگلے حصہ میں درد جو کھانے کے بعد زیادہ ہو جائے، قے یا دست آنے سے درد میں کمی ہو تو معدہ و امعاء کی طرف توجہ دیں۔

18۔ سر میں بوجھ، بدن پر خشکی، رنگت میں سیاہی، نبض میں سستی اور باریکی، قارورہ سفید اور رقیق، سوداویت یعنی کثرت سودا کو ظاہر کرتا ہے۔

19۔ سر درد کے ساتھ ناک سے بدبو آئے، ناک کے پچھلے حصہ میں خارش اور بے چینی ہو تو اسے سر درد دودی جانیئے۔

20۔ سر درد دبانے سے بھی کم نہ ہو، جھٹکے یا زور لگانے سے زیادہ ہو جائے، اس کے ساتھ چکر بھی آئیں، تو اسے سلعی سر درد یعنی دماغی رسولی کی وجہ سے سر درد مانیں۔

21۔ اگر سر درد کے ساتھ غنودگی پائی جائے، نبض سست ہو، سانس بھی رکتا محسوس ہو، تو یقینا مریض کو سر میں چوٹ لگی ہے۔ یعنی یہ سر درد ضربی ہے۔

Scanned by CamScanner

نقطہ۔1۔ جب تک پیشاب میں لال ریت خارج ہوتی رہے گی درد سر استلائی نہ ہوگا۔

2۔ تپ حار میں درد سر شدید ہو جائے اور پیشاب کا رنگ سفید ہو جائے تو سرسام کا اندیشہ ہے۔

3۔ دائمی سر درد سے نزول الماء ہونے کا خطرہ ہے اس لئے اس کا فوری علاج کیا جائے۔

4۔ جوانی کے بعد حملی والا سر درد خواہ خود بخود یا علاج سے ٹھیک ہو جائے سرطان ہونے کا خطرہ ہے۔

5۔ بجتے پانی کی آواز سے یا تیز روشنی سے درد سر میں اضافہ سگ گزیدہ مریض کی دلیل ہے۔

6۔ گنٹھیا کے مریضوں میں شدید درد سر کا ہونا گنٹھیا کے مریضوں کے لئے پیغام شفا ہے۔

دماغی امراض

شدید سردی، شدید گرمی، لو لگنا، بخار، وریدی دوران خون کی سستی، کثرت جریان خون، حمل، امراض جلد کا دب جانا، احتباس طمث، بروز دندان دماغی امراض پیدا کرنے کا بہت بڑا سبب بن جاتے ہیں۔

اگر مریض اپنے سر کو بڑا، پھولا ہوا، بھاری پن یا سر میں برقی شاک وغیرہ محسوس کرے تو اسے امتلائے دماغ کا مریض سمجھیں۔

1۔ اگر سر پیچھے کی جانب یا دائیں جانب مڑ جائے تو دماغی یا نخاعی ٹائیفائیڈ جانیے۔

2۔ اگر سر صرف دائیں جانب مڑ جائے اور کھوپڑی تنگ محسوس ہو تو ٹائیفو نمونیا ہوگا

3۔ اگر سر کی جلد ٹھنڈی ہو، دماغ میں کسی چیز کی حرکت محسوس ہو تو یہ نقص عصب دماغ ہے

4۔ جس طرف مریض لیٹے اسی طرف سر میں تکلیف ہو جائے تو دماغی دوران خون کا نقص سمجھیں۔

5۔ سر کی تکلیف میں کھلی ہوا میں کمی گرم کمرے میں زیادتی سوء مزاج گرم کی علامت ہے۔

6۔ سر کے اندر شور ہونا، پشت سر میں گھنٹیاں بجنا عصبی خرابی اور ریح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

7۔ اگر سر کی جلد میں گانٹھیں پڑ جائیں اور جلد بہت دکھے تو سوداویت کی طرف دھیان دیں۔

ضعف دماغ

نظر کی کمزوری، سر میں ہلکا ہلکا درد رہنا، کنگھا کرنے یا ٹوپی پہننے سے سر میں تکلیف ہونا، شور و غل اور روشنی تکلیف میں زیادتی ضعف دماغ کی نشانی ہے۔ اور اوپر والے نمبر چار سے لے کر نمبر سات تک ضعف دماغ کے تشخیصی نقاط ہیں۔

ورم دماغ

1 اگر جی متلائے اور ابکائیاں آئیں تو ورم نفس دماغ ہے۔

2۔ اگر بار بار تشنج ہو تو ورم اغشیہ دماغ ہوگا۔

3۔ دماغ مؤخر کے ورم سے معاء مستقیم یا عور و قولون کی امراض میں خوف سا پیدا ہو جاتا ہے۔

4۔ کولہوں کے نیچے شدید عصبی درد جو ٹہلنے سے کم ہو، آرام کرنے سے زیادتی ہو، سر گیلا کرنے یا بھیگنے سے گنٹھیاوی تکالیف پیدا ہوں تو یہ عصب دماغ کے ورم کی نشانی ہے۔

بے خوابی

بے خوابی دیوانگی کی ایک علامت ہے۔ سہرکا اگر بروقت تدارک نہ کیا جائے تو اس سے مالیخولیا اور تشنج پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ کثرت مطالعہ، کاروباری مصروفیات، کثرت رنج و فکر، یا کوئی سخت بیماری تعطل دماغ پیدا کر کے بے خوابی کا موجب بن جاتی ہے۔

مالیخولیا اور جنون

1۔ کرم شکم عموماً مالیخولیا پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔

2۔ اگر عضلات شکم میں قدرے صلابت نظر آئے تو اسے مالیخولیا مراقی جانیں۔

3۔ اگر یکدم جنون کا غلبہ ہو جائے تو اعصابی دردوں کی طرف توجہ دیں۔

Scanned by CamScanner

9۔ ورم غدہ اصل الاذن سے بھی مالیخولیا پیدا ہو سکتا ہے۔

نوٹ۔ حاد مالیخولیا قابل علاج ہے۔ مگر جوں جوں یہ مزمن ہوتا جاتا ہے عسر العلاج ہو جاتا ہے۔ اور بہت ہی دیرینہ مالیخولیا ناقابل علاج ہے۔

عظم واستسقائے دماغ

اگر سر معمول سے بڑا نظر آئے، تالو ابھرا ہوا اور تنا ہوا ہو، اس میں پانی کے تموج اور حرکت کا احساس ہو تو استسقائے دماغ کا تخمینہ لگایا جا سکتا ہے۔

کھوپڑی کی ہڈیوں علیحدہ علیحدہ نظر آنا اور رگیں ابھری ہوئی معلوم ہونا بھی استسقائے دماغ کی نشانیوں میں سے ہے۔

اگر آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی اور نیچے کو جھکی ہوئی ہوں تو مریض استسقائے دماغ کا اسیر ہے۔

اگر مریض کا تالو بیٹھا ہوا ہو۔ سر گدی کی جانب بڑھا ہوا ہو تو اسے عظم دماغ تصور کریں۔

اگر ہڈیاں علیحدہ نظر آئیں اور نہ ہی رگیں ابھری ہوئی ہوں، صرف آنکھیں اندر کی جانب دھنسی نظر آئیں تو یہ بھی عظم دماغ کی علامت ہیں۔

سرسام

آنکھوں کا سرخ ہونا، آنکھیں پھٹی نظر آنا، آنکھوں کا ایک طرف جمے رہنا، گھورنا، آنکھ کی پتلیوں کا پھیلنا یا سکڑ جانا، اختلال حواس، بہکنا، بڑبڑانا، بڑانا ، چلانا، جوش وخروش، چہرے پر وحشت، دانت پیسنا، بستر پر کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرنا، انگلیوں کے سروں کو نوچنا، وغیرہ سرسام کی علامات ہیں۔

نقاط آمد سرسام۔ تیز بخار میں درد، چوٹ، اور بالکل سیاہ رنگ کا پیشاب آنا اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ مریض پر سرسام کا حملہ ہونے والا ہے۔ 2۔ آنکھ سے بہت پانی گرنا اور روشنی سے نفرت سرسام ہونے کی دلیل ہے۔ 3۔ جب مریض کو درد سر پیدا ہو کر اس کو پتلا پیشاب آئے، مریض روشنی سے نفرت کرے، ٹکٹکی باندھ کر ایک ہی جانب دیکھتا رہے، زبان خشک اور بولتے ہوئے غلط

Scanned by CamScanner

تلفظ ادا کرے سمجھ لیں کہ سرسام ہونے والا ہے۔ 4۔ اگر کوئی شخص کو دے پھاندے مارے، روشنی سے نفرت کرے،، اندھیرہ چاہے، بستر سے نکل کر بھاگے، بے جوڑ باتوں کی بکواس کرے، سر کو ادھر ادھر گھمائے روئے شک و دیا تو سرسام میں مبتلاء ہے یا سے جلد سرسام ہونے والا ہے۔

1۔ ہیضہ بہت جلد سرسام پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

2۔ تپ محرقہ دماغی میں عموماً سرسام ہو جاتا ہے احتیاط کریں۔

3۔ سیلان گوش کس بند ہو جانا بھی سرسام پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

4۔ اگر ایک ہاتھ یا ایک پاؤں حرکت غیر اختیاری کریں تو اسے سرسام نخاعی سمجھیں۔

5۔ اگر سر اور ایک ہاتھ غیر اختیاری حرکت کریں تو یہ سرسام دماغی ہے۔

6۔ اگر مریض جبڑوں کو ایسے حرکت دے جیسے کوئی چیز چبا رہا ہے۔ پیشاب کم آئے یا بالکل بند ہو جائے تو اسے سرسام دماغی یعنی ورم پردہ ہائے دماغ جانیں۔

7۔ بچوں میں دانت نکلنے کے زمانہ میں بھی سرسام ہو جاتا ہے۔ مگر یہ ورم دماغ ہے، جسے عرف عام میں تشنج یا اعطاش کہہ سکتے ہیں۔ اس میں بچہ بے چین ہو کر سر کو بار بار حرکت دیتا ہے۔۔ یہ عموماً بچوں پر موسم گرما میں حملہ آور ہوتا ہے۔

8۔ اگر دونوں آنکھوں کے پردہ عنبیہ میں تل کے پاس چھوٹا سا حلقہ نظر آئے تو اسے سرسام کلی سمجھنا چاہئے۔ جو سرسام کے غلط علاج کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اور مادہ کلی سرائت کر گیا ہے۔

9۔ اگر بظاہر کوئی شدید مرض عارض نہ ہو پھر بھی سرسامی کیفیت پیدا ہو جائے۔ نبض کمزور ہو، مریض کی صحت گرتی جائے یا حالت بگڑتی جائے تو سرسام سمی ہوگا جو کسی سمیت سے پیدا ہوا ہے

10۔ اگر سرسام کے مریض کو تلی یاتے آئے، تنفس تیز ہو تو یہ التہاب معدہ و امعاء سے پیدا ہونے والا سرسام التہابی ہے۔

11۔ اگر مریض کا سر گرم، اطراف سرد، درد سر شدید، تیز بخار، سس پیشاب کا رنگ پانی کی مانند ہو تو سرسام حقیقی جانیں۔

12۔ ٹائیفائیڈ کے سرسام میں مریض بالکل بے ہوش ہو جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

سرسام کی قسمیں

1۔ اگر ورم جوہر دماغ میں ہو تو اسے سرسام دموی کہیں گے جو زبان طب میں قرانیلس کہلاتا ہے اور یہ خون کے دباؤ کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی تشخیص یہ ہے کہ مریض ہنسے، آنکھیں اور چہرہ کی رنگت سرخ ہوگی۔ اگر خون فاسد اور متعفن ہو کر جوہر دماغ میں ورم پیدا کرے تو اسے للمونی کہتے ہیں،

2۔ اگر مریض میں غضبناکی ہو، وہ ہذیان کے، بخار بھی تیز ہو، اضطراب اور قلق زیادہ ہو، سبز رنگ کی قے کرے، پیاس بھی زیادہ ہو تو اسے سرسام صفراوی ہوگا۔ جو گرمی سے ہوتا ہے اور جسے طبی زبان میں قرانیلس خالص یا حمرہ کہتے ہیں۔ گرمی سے جلا ہوا فاسد خون شرائیں دماغ میں ورم پیدا کرے تو یہ غانغرایا کہلاتا ہے

3۔ جب مریض میں عسر حرکت، ثقل زبان، زبان سفید، نیند کی زیادتی اور نسیان پایا جائے اسے بلغمی سرسام ہوگا جسے لیثرغس کہتے ہیں۔

4۔ جب مریض کی نبض مختلف، کبھی صغیر کبھی صلب ہو، مریض سے وحشت آئے، زبان اور آنکھیں خشک ہوں، آنکھیں کھلی رکھے، کثرت تنفس ہو، مریض جزع وفزع کرے، گریہ وزاری کرے، اس پر خوف طاری ہو تو سرسام سوداوی جانیں۔ جسے لشارغس کا نام دیا گیا ہے۔

دماغی ورم یا سرسام دماغ کی مختلف جگہ پر ہو سکتا ہے۔ ورم نفس دماغ۔ ورم مقدم دماغ۔ ورم وسط دماغ۔ دماغ کی سخت جھلیوں میں ورم۔ ورم نشابن۔ تمام جھلیوں میں ورم۔

1۔ اگر ورم نفس دماغ میں ہو تو لاحی متلاتا، ابکائیاں آتی ہیں اور پھر قعر جسم میں سخت درد اور بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ اس کا سبب اگر گرم مادہ ہو تو تیز بخار، نبض عظیم، اور موجی ہوگی۔

2۔ اگر ورم مقدم دماغ میں ہوگا تو مریض میں فساد تخیل ہوگا اور وہ خیالی چیزوں کو پکڑنے کی کوشش کرے گا۔

3۔ اگر ورم وسط دماغ میں ہوگا تو مریض بہکی بہکی باتیں کرے گا، پیشاب بلاارادہ خارج ہو جائے

Scanned by CamScanner

گا۔

4۔ مریض کو سخت نسیان اس امر کی دلالت ہے کہ ورم مئوخر دماغ میں ہے۔

5۔ نبض صلب اور منشاری دماغ کی جھلیوں میں ورم کی نشان دہی کرتی ہے۔

6۔ ابتدا مرض میں کھوپڑی اور پیشانی میں سخت درد، نبض موجی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ورم نشا بن میں ہے۔

7۔ تمام علامات کا یکجا ہونا دماغ کی تمام جھلیوں کا ورمی کیفیت میں ہونا ظاہر کرتا ہے۔

سرسام کی شناخت میں اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ سرسام حقیقی ہے یا غیر حقیقی

نوٹ۔ نوبتی بخاروں اور لازمی بخاروں میں صعود بخارات ردیہ رویہ سے سرسامی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس میں ورم نہیں ہوتا اور ان بخاروں میں بھی بھی سرسام صادق نہیں ہوتا۔ ایسے سرسام کو سرسام کاذب کہتے ہیں۔

ذات الجب اور ذات الریہ میں بھی سرسام صادق نہیں ہوتا ان میں بھی صعودی بخارات سے سرسام کاذب ہو جاتا ہے۔

سرسام کاذب یا سرسام غیر حقیقی میں دراصل اس کا منبع کوئی اور عضو ہوتا ہے۔ دماغ یا دماغی جھلیوں میں ورم نہیں ہوتا۔ تب لازمی ہوتا ہے جس کی مشارکت یا دیگر عضو کی مشارکت سے دماغ ماؤف ہوتا رہتا ہے۔ جسے غلطی سے سرسام سمجھ لیا جاتا ہے۔ جسے تشخیص کرنے کے لئے دیکھیں کہ

1۔ اگر درد پہلو، وقت تنفس، ذات الجب اور خشک کھانسی جیسی علامات پائی جائیں تو سمجھ لیں کہ سرسام کاذب حجاب حاجز اور عضلات صدر کی شرکت سے ہے۔

2۔ اگر فم معدہ میں کسی خلط کا اجتماع باعث مرض ہو تو فم معدہ کی سوزش، متلی، قے، پیاس، ذائقہ کی تلخی اس پر شاہد ہوگی۔

3۔ اگر رحم یا مثانہ یا کسی دیگر عضو کی مشارکت ہو تو ان کی امراض اس پر دلالت کریں گی۔

خاص نقاط نیک۔ ☆ اگر سرسام کے مریض کو بار بار چھینکیں آئیں تو مریض کے بچ جانے کی علامت ہے۔

☆ اگر مریض جو سرسام میں مبتلا ہے اس کے کان کے پیچھے ورم ہو جائے تو امید کریں کہ مریض

صحت یاب ہو جائے گا۔

☆سرسام میں اگر مریض کو خونی بواسیر ہو جائے تو یہ مریض کے روبصحت ہونے کی دلیل ہے۔

☆اگر مریض کے پیشاب کا رنگ سرخ مگر پتلا ہو جائے اور پیشاب آسانی سے خارج ہو جائے تو یہ نیک اور قرب بحران کی علامت ہے۔

☆اگر سرسام کا مریض سرسام ہونے سے قبل مرگی یا ام الصبیان وغیرہ میں مبتلا رہا ہو تا سرسام سے صحت یاب ہونے کے ساتھ ہی وہ ان امراض سے بھی ہمیشہ کے لئے چھٹکارہ پا جائے گا۔ اور اسے کبھی بھی ان امراض کا دورہ نہیں ہو گا۔

ردی نقاط۔ ☆اگر سرسام میں مشارکت یا انتقال مادہ کی وجہ سے جوہر دماغ بھی متورم ہو جائے تو فتویٰ دے دیں کہ مریض چوتھے روز مر جائے گا۔

☆اگر مریض کو تشنج ہو جائے یا سے زنگاری تے آنی شروع ہو جائے تو یہ ہلاکت کی نشانی ہے۔

☆جمرہ میں عفونت کا پیدا ہونا موت کا بلاوہ ہے۔ جو سرسامی کیفیت پر منحصر ہے۔

☆مریض کا منہ تیڑھا ہو جانا، بصارت کا زائل ہونا، اختلاط عقل وسماعت، مریض کا بدن پھڑکنا، یا ہاتھ پاؤں میں رعشہ ہونا، بھوک زیادہ لگنا، پیشاب بلا ارادہ خارج ہو جانا، اختلاج قلب وغیرہ ظاہر کرتے ہیں کہ مریض کی زندگی صرف ہفتہ عشرہ باقی رہ گئی ہے۔

☆اگر ورم تمام دماغ میں پھیل جائے تو مریض تیسرے دن مر جائے گا۔

☆مریض میں تشنجی کیفیت اور سوء تنفس کا پیدا ہونا، ثابت کرتا ہے کہ مریض کا بچنا محال ہے۔

☆سرسام کے مریض کا پیشاب پتلا ہو یا کم مقدار میں آئے تو یہ اس کی موت کی علامت ہے۔

☆اگر ب سرسام کے مریض کی ایک آنکھ سے پانی جاری ہو جائے تو اسے ردی علامت سمجھیں۔

☆اگر سرسام والے مریض کا دم اکھڑ جائے، پیشاب قطرہ قطرہ نکلنے لگے، آنکھیں باہر نکل آئیں، سانس کھینچ کھینچ کر لے تو اس کا جان بر ہونا مشکل ہے۔

☆اگر سرسامی مریض پلکیں نہ جھپکائے، سرخ یا سبز رنگ کی قے کر دے تو غالباً مریض اسی روز داعی اجل کو لبیک کہہ جائے گا۔

☆اگر سرسام کے مریض کے ہاتھ اور پاؤں سرد ہوں، آنکھیں سرخ ہوں ہچکی لگ جائے،

Scanned by CamScanner

بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں تو اسے بھی پیغام اجل کا منتظر جانیں۔

☆ اگر سرسام اور مالیخولیا کے مریض کے بدن کا رنگ مرض حمرہ کی طرح سرخ ہو جانا ظاہر کرتا ہے کہ اس کی موت قریب ہی ہے۔

☆ اگر مریض سرسام کے پیشاب کا رنگ سرخ مگر قوام میں پتلا اور بہ آسانی خارج ہو رہا ہو تو اسے نیک اور قرب بحران کی علامت سمجھا جائے۔

نقاط آمد سرسام۔ 1۔ تیز بخار میں درد، تلملاہٹ، اور پیشاب کی رنگت کا سفید ہونا، اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ مریض کو سرسام ہونے والا ہے۔

2۔ آنکھ سے پانی کا زیادہ بہنا، اور روشنی سے نفرت سرسام ہونے کی علامت ہے۔

3۔ جب مریض میں سر درد ہو، پیشاب بھی پتلا آئے، مریض روشنی سے نفرت کرے، ٹکٹکی باندھ کر ایک طرف دیکھتا رہے بولتے ہوئے غلط تلفظ ادا کرے، تو سمجھیں کہ سرسام کا حملہ ہونے والا ہے۔

نوٹ۔ اگر سرسام کا مریض سرسام ہونے سے قبل مرگی، ام الصبیان، تشنج وغیرہ کسی مرض میں مبتلا تھا تو سرسام سے صحت یاب ہونے کے بعد اسے ان امراض کا کبھی دورہ نہیں ہوگا اور اسے ان امراض سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارہ مل جائے گا۔

نسیان یا ضعف دماغ

اس مرض میں سنی سنائی اور دیکھی۔ لکھی، پڑھی باتیں بھول جاتی ہیں اس کو اختلاط ذہن بھی کہتے ہیں۔

1۔ اگر تھوڑی سی محنت سے سر چکرانے یا درد کرنے لگے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جائے۔ تو نسیان بوجہ کمزوری دماغ ہے۔

2۔ اگر مریض کو نیند بہت آئے، ناک اور منہ سے رطوبت بہے، چہرہ بے رونق، منہ کا ذائقہ پھیکا ہو تو جان لیں کہ نسیان یا ضعف دماغ بوجہ نزلہ و زکام یعنی رطوبات بلغمی ہے۔

3۔ اگر مریض کی ناک خشک، نیند کم آئے، تو نسیان کی وجہ گرمی، آگ یا دھوپ کی قربت ہے۔

اختلاج

کسی عضو کا پھڑ کنا اس کا اختلاج کہلاتا ہے۔ اگر چہ یہ بذات خود کوئی مرض نہیں پھر بھی یہ تشخیص امراض میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ جیسے کہ

1۔ اگر چہرہ ہمیشہ پھڑ کتا رہے تو اسے جلد ہی لقوہ ہو جائے گا۔

2۔ پیٹ کا پھڑ کنا مرگی کا پیش خیمہ ہے۔

3۔ تمام جسم کا پھڑ کنا جلد ہی سکتہ ہو جانے کی دلیل ہے۔

4۔ پہلو کا اختلاج ورم پہلو کی وجہ سے ہوتا ہے۔

5۔ شکم کے عضلات کا پھڑ کنا ظاہر کرتا ہے کہ یا تو پیٹ کے اندر ریح کی کثرت ہے یا مریض مالیخولیا میں مبتلا ہونے والا ہے۔

مرگی یا صرع

دماغ میں آتشک، رسولی، جلدی تکالیف کا دب جانا، مسرو احتباس طمث، کثرت جماع، جلق، دماغی چوٹ، کرم شکم وغیرہ صرع پیدا کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ صرع دو اقسام میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔ صرع خفیف اور صرع شدید۔ دوروں کی حالت میں مریض کے ہاتھ پاؤں کا تشنج، زمین پر گر جانا، منہ سے کف جاری ہونا، بتیسی کی دانتی لگ جانا، وغیرہ علامات مرگی کی ہیں۔ مگر یاد رہے کہ ہسٹریا کی بھی یہی علامات ہیں ماسوا اس کے کہ ہسٹریا میں منہ سے کف جاری نہیں ہوتا اور ہسٹریا میں ایک گولہ سا پیٹ سے اٹھ کر گلے میں آکر پھنستا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ بات صرع میں نہیں پائی جاتی۔

علامات منذرہ۔ 1۔ حالت جماع میں اگر دماغ سکڑتا ہوا محسوس ہو تو اسے صرع کا پیش خیمہ سمجھیں۔

2۔ جوان آدمی کو زیادہ نکسیر آنا، صرع، فالج یا اندھا پن ہو جانے کی دلیل ہے۔

3۔ ورم پردہ دماغ کا فوری علاج کیا جائے ورنہ اس سے صرع پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

4۔ اگر کسی مریض کے حواس امتلائے معدہ کے وقت مختل ہو جاتے ہوں تو یہ علامت صرع کی منذرہ ہے۔

5۔ رقی سمیت سے پیدا ہونے والی مرگی کو ورنی مرگی کہا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

6۔ اگر مریض کے جسم میں سردی لہرانے کر دورہ ہو جائے تو یقیناً اسے مرگی کا دورہ ہے۔

نقاط۔ تیز دواؤں سے اگر صرع کو دبا دیا جائے تو اس کا مادہ دق اور سل پیدا کر دیتا ہے۔

بعض نازک طبیعت بچوں کو تیز بخاروں میں اس قسم کے دورے ہو جاتے ہیں۔ یہ تشنجی دورے ہوتے ہیں جو بخار کے سوداوی بخارات سے ہوتے ہیں انہیں صرع نہ سمجھا جائے۔

نیک علامات۔ صرع میں چہرہ، سر یا پیشانی پر برص کا نشان نمودار ہو جانا صرع کے زوال کا پیش خیمہ ہے۔

2۔ صرع کے مریض کا سرسام میں مبتلا ہو کر بچ نکلنا صرع سے دائمی نجات کا موجب ہے۔

بری علامات۔ دماغ پر چوٹ لگنے سے اگر صرع کی مرض پیدا ہو جائے تو اس کا علاج محال بلکہ ناممکن ہے۔

2۔ کرم شکم سے پیدا ہونے والی شدید مرگی اکثر جان لے لیتی ہے۔

نوٹ۔ اوائل عمر میں مرگی کا عارضہ اکثر جوانی میں خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ اور اگر بیس سال سے کم عمر میں یہ عارضہ لاحق ہو جائے یا بیس سال سے قبل اس کا علاج کیا جائے تو اکثر حالات میں موثر علاج سے دور ہو جاتا ہے۔ البتہ تیس سال سے زائد عمر میں ہونے والی مرض یا تیس سال کے بعد کئے جانے والے علاج کو فضول جانیں کیونکہ تیس سال کی عمر کے بعد یہ مرض عسیر العلاج بلکہ لاعلاج ہو جاتا ہے۔

فالج۔ لقوہ۔ استرخاء۔ سکتہ و رعشہ

فالج میں جسم کا کچھ حصہ یا تمام جسم مسترخی ہو کر اس کی حس و حرکت ناقص یا باطل ہو جاتی ہے۔ اور اپنے افعال کی انجام دہی سے قاصر ہو جاتا ہے۔ عام طور پر بڑھاپے کے زمانہ میں بلغمی رطوبات کی زیادتی اس کا باعث ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اس عمر میں غلبہ یبوست اور دماغ کے باریک عروق کے انصباغ کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پچاس سال کی عمر کے بعد جب کہ جسم کی رگوں میں لچک اور نرمی کی بجائے سختی اور خشکی آ جاتی ہے اس وقت اگر خون کا دباؤ بڑھ جائے تو دماغ کی باریک رگیں اپنی نزاکت کی وجہ سے شق ہو جاتی ہیں اور ان میں سے خون یا رطوبات

Scanned by CamScanner

مترشح ہو کر صرف دماغ یا دماغی ونخاعی اعصاب کے منافذ کو بند کر دیتی ہیں۔ جس سے ایک طرف کا کوئی عضو یا اعضاء اور بعض اوقات تمام جسم بیکار ہو جاتا ہے۔ کسی عضو یا تمام جسم کا سن ہو جانا فالج کی آمد کی ایک نشانی ہے۔ اس کے دیگر اسباب میں سکتہ، رعشہ، مرگی، دماغی رسولی یا پھوڑا، محرقہ بخار، شراب نوشی، کرم شکم، دلی صدمات، کثرت جماع، منشیات کا استعمال، جسم میں سکہ کی زیادتی، اور اعصابی کمزوری شامل ہیں۔ فالج کی عموماً سترہ اقسام دیکھنے میں آئی ہیں۔ جو یہ ہیں۔

1۔ مقامی فالج ۔ جو کسی ایک عضو میں ہوتا ہے۔

2۔ فالج جسم اسفل۔ اس میں جسم میں کمر سے نیچے کا دھڑ شل ہو جاتا ہے۔

3۔ فالج نخاعی۔ اس میں مریض اچھی طرح سے گفتگو بھی نہیں کر سکتا۔

4۔ فالج خناقی ۔ مرض دفتھیریا سے پیدا ہوتا ہے۔

5۔ فالج علامتی ۔ اس میں ایک بازو یا ایک ٹانگ کی حس وحرکت زائل ہو جاتی ہے اسے عرف عام میں مونو پلیجیا (Mono Plegia) کہتے ہیں۔

6۔ فالج مرتعشہ۔ یہ فالج صرف بوڑھے آدمیوں کو ہوتا ہے۔

7۔ فالج آتشکی۔ جو بوجہ آتشک یعنی آتشکی مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔

8۔ فالج سربی۔ یہ فالج صرف سکہ کا کام کرنے والوں کو ہوتا ہے۔ جس میں پریس پر کام کرنے والے کمپوزیٹر وغیرہ شامل ہیں۔

9۔ فالج الکوحلی۔ کثرت شراب نوشی کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔

10۔ فالج کاتباں۔ یہ فالج کاتبوں، محرروں، اور کلرکوں کو ہوتا ہے اس کے واقع ہونے پر ان کے لئے ہاتھ میں قلم پکڑنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔۔

11۔ فالج سماعی۔ یہ عصب سماعت پر حملہ آور ہوتا ہے جس سے عصب سماعت مفلوج ہو کر یا تو قوت سماعت بالکل زائل ہو جاتی ہے یا ناقص ہو جاتی ہے۔

12۔ فالج شامی۔ اس میں سونگھنے کی قوت یا تو زائل یا ناقص ہو جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner

13۔ فالج بصری۔ اس میں طبقہ شبکیہ (نورانی پردہ) پر اثر ہوتا ہے جس سے یا تو بصارت ناقص یا بالکل زائل ہو جاتی ہے۔

13۔ فالج بصری۔ اس میں طبقہ شبکیہ (نورانی پردہ) پر اثر ہوتا ہے جس سے یا تو بصارت ناقص یا بالکل زائل ہو جاتی ہے۔

14۔ فالج ذوقی۔ اس سے قوت ذائقہ میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔

15۔ فالج نقرسی۔ گنٹھیا کا مادہ اثر انداز ہو کر اس فالج کا مسوید ہوتا ہے۔

16۔ بچوں کا فالج۔ بے احتیاطی سے بچوں میں بخار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اسے عموماً پولیو (Poli Nuritis) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

17۔ لقوہ۔ اس میں چہرے کے عصب مفلوج ہو کر چہرہ ایک جانب سے کھنچ جاتا ہے اور مریض کا منہ ایک طرف کو تیز ھا ہو جاتا ہے اور ماؤف جانب کی آنکھ کھلی رہتی ہے۔

یہ مرض یا تو مراکز دماغ کی وجہ سے ہوتا ہے یا مراکز نخاع کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جن کی تشخیص اس طرح سے کی جا سکتی ہے۔

مراکز دماغی سے پیدا ہونے والا فالج	مراکز نخاعی سے پیدا ہونے والا فالج
1۔ فالج کا اثر محض عضلات پر نہیں بلکہ حرکات پر بھی ہوتا ہے۔	1۔ مجموعہ عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں
2۔ عضلات میں بہت کم لاغری واقع ہوتی ہے۔	2۔ عضلات میں بہت زیادہ لاغری واقع ہو جاتی ہے۔
3۔ عضلات میں بدستور سختی قائم رہتی ہے	3۔ عضلات ڈھیلے اور کمزور ہو جاتے ہیں۔
4۔ جسم کی نشو و نمائی میں تبدیلی نہیں ہوتی۔	4۔ نشو و نما کم ہو جاتی ہے جلد پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جلد ٹھنڈی اور نیلگوں ہو جاتی ہے۔
	5۔ انعکاسی حرکات یا تو زائل ہو جاتی ہیں یا

5۔ انعکاسی حرکات بڑھ جاتی ہیں۔ کم ہو جاتی ہیں۔

علامات منذرہ۔ 1۔ سانس پھولنا، کانوں میں آوازیں آنا، دماغی انتشار، وحشت اور گھبراہٹ ہونے پر سمجھ لیں کہ مریض پر فالج حملہ کرنے والا ہے۔

2۔ اگر مریض کو چکر آئیں، خدر ہو جائے، تو جان لیں کہ مریض پر فالج کا حملہ بہت جلد ہونے والا ہے۔

3۔ جس شخص کا ضغط دموی (Blood Pressure) بڑھ جائے، اسے کسی وقت بھی فالج ہو سکتا ہے۔

4۔ اگر کسی شخص میں آوارہ دیوانگی پیدا ہو جائیں یا حافظہ میں فتور آ جائے تو اسے مقدمہ فالج جانیں

5۔ اگر کسی کو شدید تھکان محسوس ہو، کمزوری بڑھتی جائے تو لقوہ لگا دیں کہ اسے ایک سال یا چھ ماہ بعد ضرور فالج ہو جائے گا۔

6۔ اگر دردِ سر، چکر، خدر، آنکھیں سرخ، چہرے کا امتلا ہو کر سکتہ ہو جائے تو ہوش آنے پر ایسے مریض کو یقیناً فالج ہو چکا ہوگا۔

اسباب وعلامات ہائے فالج۔ 1۔ اگر مریض میں بے حرکتی پیدا ہو جائے تو عصب نخاعی کی اگلی جڑھ ماؤف جانیں۔

2۔ اگر مریض میں بے حرکتی پیدا ہو تو عصب نخاعی کی پچھلی جڑھ ماؤف سمجھیں۔

3۔ اگر مفلوج میں بے حسی اور بے حرکتی دونوں علامات پائی جائیں تو عصب نخاعی کی دونوں جڑھیں ماؤف ہوں گی۔

4۔ اگر فالج ہونے کے بعد بھی گھبراہٹ، بے چینی یا تشنج ہو تو مادہ کا ہیجان ہوگا۔

5۔ مفلوج اعضاء میں شدید عصبی درد مادہ کی کثرت اور اعصاب پر دباؤ کی علامت ہے۔

6۔ اگر مفلوج کو ٹھنڈے پانی سے فائدہ ہو تو صفرا کی دلیل ہے۔

7۔ سطح دماغ پر جریان خون ہونے سے مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔

8۔ اگر مریض کے اعضاء جلدا کڑ جائے اور جس جانب کے ہاتھ پاؤں مفلوج ہوں ادھر لقوہ بھی

Scanned by CamScanner

ہوتو یہ بھی سطح دماغ کے جریان خون کی علامت ہے۔

9۔ اگر نصف جسم کے فالج میں اس طرف کی حس بھی زائل ہو جائے تو کیس باطن کا تصور جانیئے

10۔ اگر آنکھیں اوپر اور باہر کی جانب پھر جائیں، پتلیاں سکڑ جائیں، عضلات جلد اینٹھ جائیں، جس طرف کے دست و پا مفلوج ہوں اس کی دوسری جانب لقوہ ہو تو یہ اوسط دماغ کا فتور ہے۔

11۔ دائیں طرف مفلوج ہونا، قوت گویائی میں فرق تو یہ بائیں جانب کی تیسری تراویہ جبہی کا فتور ہے۔

12۔ فالج مفتر العقل میں شرائین دماغ پر خفیف التہاب ہوتا ہے جس سے نسیج لیفی پیدا ہو کر اغشیہ دماغ موٹی پڑ کر مختلف مقامات پر دماغ سے چمٹ جاتی ہے۔ اور حرام مغز میں بھی یہی علامات ہوتی ہیں۔

13۔ پاؤں میں لڑکھڑاہٹ، ڈگمگانے کا احساس، اور اعصابی درد، ریڑھ کے فالج پر دلالت کرتا ہے۔

14۔ اگر مریض کو اعضائے جسم پر کانٹے چبھتے، کیڑے یا چیونٹیاں رینگتی محسوس ہوں تو مریض سوداوی مزاج کا ہے۔

15۔ مثانہ بھرا ہوا، زور لگانے سے پیشاب نہ نکلے، مثانہ درد کرے یا درد بڑھ جائے تو اسے مثانہ کا فالج جانیں۔

16۔ پیدائشی فالج جس میں مریض گوشت کے لوتھڑے کی طرح پڑا رہے آتشک یا سوزاک کی سمیت کا نتیجہ ہے۔

17۔ اگر فالج ہونے سے پہلے دردسر، دوران سر، ضعف حافظہ، مزاج کا چڑچڑاپن، قوت گویائی میں فرق آجائے اور مریض کو سکتہ یا بغیر سکتہ کے فالج ہو جائے تو اسے شرائین دماغ میں انجماد خون کا نتیجہ جانیں۔

Scanned by CamScanner

18۔ اگر دفعتاً فالج ہو جائے اور جسم کے دائیں طرف ہو تو اس کی وجہ انسداد شرائین دماغ ہوگا۔

19۔ اگر فالج آہستہ آہستہ شروع ہو پہلے تشنج پھر ہاتھ پاؤں مفلوج ہوں درد سر اور دوران سر ہو، قے آئے، بینائی کمزور ہو جائے یہ سلعات دماغ کی نشانی ہے۔

20۔ اگر مفلوج کی قوت متخیلہ اور قوت ناطقہ نسبتاً بہتر ہو اور نزف الدم بھی ہو تو اس کی وجہ انشقاق عروق دماغ ہوتی ہے۔

21۔ بچوں کا فالج یعنی پولیو ہمیشہ نخاع کی خرابی سے ہوتا ہے خواہ نخاع پر ضرب آئے یا بخار کی وجہ سے ورم ہو جائے۔

22۔ اگر بول و براز بلا ارادہ خارج ہو جائیں تو یہ معاء مستقیم اور مثانہ کے عضلات کے فالج کی دلیل ہے۔ جو دراصل اعصاب نخاعی کا فالج ہے۔

23۔ اگر غذا کو معدہ میں داخل کرنے کے لئے زور لگانا پڑے تو یہ خفیف قسم کا مری کا فالج ہے۔

خاص نقاط بد۔ 1۔ اگر ناک یا منہ میں جریان خون کی علامت پائی جائے تو یہ فالج انشقاق عروق دماغی کی وجہ سے ہے۔ اس فالج میں مریض کا چلنا پھرنا محال ہوتا ہے۔

2۔ فالج منتشر العقل عموماً اصلاح پذیر نہیں۔

3۔ اگر ضربہ و سقطہ سے کسی عضو میں استرخا پیدا ہو جائے تو مشکل سے اچھا ہوتا ہے۔

4۔ اگر صدمہ کے بعد فوراً استرخاء ہو جائے تو یہ ناممکن العلاج ہے۔ کیونکہ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ صدمہ سے اعصاب ٹوٹ گئے ہیں۔

5۔ پھیپھڑے کے فالج سے یقینی طور پر موت واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے تنفس کے بند ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

6۔ اگر چہرہ، سر اور زبان سلامت رہیں اور جسم کے بعض حصوں کی حرکت زائل ہو جائے تو یہ استرخا صرف نخاع کی خرابی سے ہوتا ہے جو قابل علاج ہے۔

7۔ فشار الدم قوی (ہائی بلڈ پریشر) سے قلب پر دباؤ پڑنے سے گا ہے عظم قلب واقع ہو جاتا

ہے۔اور گاہے وجع القلب کے دورے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔گاہے کمزوری، دردِ سر، دوران سر، اختلاج قلب اور آنکھوں میں سرخی آ جاتی ہے۔اور اس کو فالج کے پیش خیمہ پر محمول کر لیا جاتا ہے۔چنانچہ تشخیص کی ایسی غلطی سے بڑا خطرناک نتیجہ نکلتا ہے۔

8۔ہائی بلڈ پریشر کا سبب کبھی کوئی عضوی خرابی مثلاً جگر و گردہ کی خرابی، گردہ کے عروق دمویہ کی خرابی، یا کلاہ گردہ کی رسولی جس کے بعد فالج ہو جاتا ہے، چہرے پر بھر بھراہت ہوتی ہے۔اس کے علاج میں مرکبات سیماب بہت احتیاط سے استعمال کیے جائیں۔

لقوہ

وجوہات۔چہرے کے شدید عصبی درد، سرد موسم میں ریل کے سفر میں منہ باہر رکھنے، اور آتشک میں آگے چل کر لقوہ ہو سکتا ہے۔بچوں میں چہرے کا اگزیمہ دب جانے سے بھی لقوہ ہو سکتا ہے۔

لقوہ تین اقسام پر مشتمل ہے۔ 1۔تحت المرکز۔ 2۔مرکزی۔ 3۔فوق المرکز جن کی علامات یہ ہیں۔

تحت المرکز۔یہ عام ہونے والا لقوہ ہے۔اس میں چہرے کی ہیئت تبدیل ہو جاتی ہے۔ماؤف جانب کا رخسار ڈھیلا ہو جاتا ہے۔مریض سیٹی نہیں بجا سکتا۔ماؤف جانب کی آنکھ بند نہیں ہو سکتی۔اور اس میں سے پانی بہتا رہتا ہے۔ماؤف جانب سے کھانا بھی نہیں چبایا جا سکتا۔ہنستے وقت تندرست باچھ حرکت کرتی ہے۔ایسا لقوہ سردی کے اثر سے التہاب عصبی یا رسولی کے دباؤ سے ہوتا ہے۔یہ عصب وجہی کنپٹی کی ہڈی کے اس حصہ سے گزرتا ہے جسے عظم حجری کہتے ہیں۔

مرکزی۔اس میں معمول کی علامات کے علاوہ ماؤف جانب کے عضلات لاغر ہو جاتے ہیں۔یہ لقوہ عصبی مراکز پر رسولی کا دباؤ پڑنے یا جریان خون یا اس مقام کی ساخت کے نرم پڑنے سے ہوتا ہے۔

فوق المرکز۔یہ لقوہ کیس الدماغ یا سطح دماغ میں فتور آنے سے ہوتا ہے۔دوسری اقسام کے لقوہ سے اس میں یہ فرق ہے کہ اس لقوہ میں مریض آنکھ بند کر سکتا ہے۔تیوڑی چڑھا سکتا ہے، ہنستے یا

روتے وقت ماؤف جانب حرکت کرتی ہے۔ لیکن کھانے چبانے اور بولتے وقت بے حرکت رہتی ہے
نوٹ۔ یاد رکھیں کہ لقوہ میں جس جانب منہ ٹیڑھا یا کھنچا ہوا ہوتا ہے وہ جانب تندرست ہوتی ہے۔ اور اس کی مخالف جانب ماؤف ہوتی ہے۔

سکتہ

جسمانی کمزوری، بڑھاپا، کرم شکم، گرمی، لو لگنا، کثرت جماع، کثرت شراب نوشی، وغیرہ سے سکتہ ہو سکتا ہے۔ سکتہ میں مریض سویا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ سانس خراٹے دار آتا ہے۔ نبض میں سختی ہوتی ہے اور وہ کبھی کبھی رکتی ہے۔ ایک قسم سکتہ کی یہ بھی ہے کہ مریض ہوش میں ہوتا ہے مگر اس میں بولنے یا ہلنے کی سکت نہیں ہوتی۔ ایک اور قسم کے سکتہ میں مردہ اور زندہ انسان میں فرق کرنا دشوار ہوتا ہے۔ جب تک کہ مریض کے ناک کے سامنے روئی رکھ کر سانسوں کی بحالی کی تسلی نہ کر لی جائے۔ ایسا سکتہ دماغ میں سدہ پڑنے سے ہوتا ہے۔

لو لگنے سے بھی سکتہ ہو جاتا ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ حملہ ہونے سے قبل اکثر بے قراری، بے چینی، درد سر، افسردگی، بھوک مر جانا، جی متلانا، اکثر قبض ہو جانا، پسینہ رک جانا، چکر آنا، بار بار پیشاب کی خواہش ہو کر تھوڑا تھوڑا پیشاب آنا، بینائی کا خلل ہنسی یا رونے کا حملہ ہونا وغیرہ تنبیہی علامات میں شامل ہیں۔ ان کو تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ غشی الحر۔ جسے ڈاکٹری اصطلاح میں Syncopy سینکوپی کہتے ہیں میں مریض پر کم و بیش بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ مریض کے چہرہ کا رنگ زرد، بدن سرد، سطح جلد پسینہ میں شرابور، تنفس سرد، قے آتی ہے۔ سر چکراتا ہے، دل اور نبض کی حرکت کمزور ہوتی ہے۔

2۔ سکتہ شمسیہ۔ جسے ڈاکٹری میں ہیٹ اپوپلیکسی (Heat Appoplexy) کہتے ہیں۔ اس میں چند منٹ سے چند گھنٹہ تک غشی الحر کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد مریض کا چہرہ تمتما جاتا ہے۔ جسم اور سر گرم ہو جاتا ہے۔ آنکھیں سرخ، نبض قوی اور تیز ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات مریض دفعتاً زمین پر گر پڑتا ہے۔ اور بعد میں اس میں حرکت واقع نہیں ہوتی۔

3۔ حمی الشمس۔ جسے ہیٹ فیور، سن فیور یا سن سٹروک ,Heat fever , Sun fever)

(Sun Stroke) وغیرہ کہتے ہیں۔ دھوپ میں چلنے پھرنے سے بخار ہو جاتا ہے۔ جس پر عموماً توجہ ہی نہیں دی جاتی اور یہ چند گھنٹوں میں رفع بھی ہو سکتا ہے اور بعض اوقات یہ حالت مریض کو تمام رات بے چین رکھتی ہے۔ اس کے ساتھ اسہال کی شکایت بھی ہو سکتی ہے جسے سرد اثر یا Summer Diarhoea کہتے ہیں۔ ضعف و ناتوانی میں یہ حالت کئی دن تک رہ سکتی ہے۔ چوبیس گھنٹہ بعد یا تو طبیعت بحال ہو جاتی ہے یا پھر علامات شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ جو تپ محرقہ سے ملتی جلتی ہیں، مریض کو تشنجی طور پر لرزہ آتا ہے، جلد سخت گرم ہو جاتی ہے، نبض تیز اور قوی، درد سر شدید، کنپٹیوں میں ٹیسیں، صفراوی قے۔ چہرہ تمتماتا ہوا، پیاس کی زیادتی، زبان سرخ اور پھٹی ہوئی، بے چینی اور بے قراری، درجہ حرارت 108 ڈگری فارن ہیٹ تک بھی پہنچ سکتا ہے۔

نوٹ۔ سکتے کے مریض اور مردہ میں ضرور فرق معلوم کر لیں ایسا نہ ہو کہ سکتہ کے مریض کو مردہ سمجھ کر دفن کر دیں۔ ان میں مندرجہ ذیل فرق ہے۔

سکتہ کا مریض	مردہ کی پہچان
1۔ سکتے کے مریض کی آنکھوں کی پتلیوں میں دوسروں کا عکس نظر آتا ہے۔	1۔ مردے کی آنکھ کی پتلیاں بے نور ہوتی ہیں۔
2۔ مریض کے سانس سے آئینہ مکدر ہو جاتا ہے	2۔ چونکہ سانس کی آمد و رفت بند ہوتی ہے۔ اس لئے آئینہ پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔

نقاط خاص۔ 1۔ اگر مریض کا چہرہ تمتمایا ہوا جسم گرم، سانس خرانے سے آئے سانس پھول جائے نبض تیز اور قوی ہو تو ضرر کا اثر دماغ پر تصور کریں۔

2۔ اگر مریض کا سانس بے قاعدہ، تھوڑی ہی دیر میں مریض پر بے ہوشی طاری ہو جائے تو جاننے کہ ضرر کا اثر پھیپھڑے پر ہے جسے Asfaxia۔ کہتے ہیں

نقاط نیک و بد۔ 1۔ اگر حمی الشمس کا مریض دوسرے درجہ میں پہنچنے کے بعد سات گھنٹہ میں شفا یاب ہو جائے تو بہتر بصورت دیگر اس پر بے ہوشی طاری ہو کر موت واقع ہو سکتی ہے۔

2۔ موسم گرما میں گرمی کی وجہ سے خون دماغ میں چڑھ کر سکتہ کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے بعض مریض دماغ کی رگیں پھٹ کر راہی ملک عدم ہو جاتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

سدر ، دوار

دماغی کمزوری، خرابی معدہ، جوش خون، صفرا ، سودا، بلغم یا ریح کی زیادتی، خرابی جگر، ضعف اعصاب، دماغی اشتغال، وغیرہ عموماً سدر و دوار کے اسباب میں شامل ہیں۔

اگر کھڑے ہونے یا حرکت کرنے سے آنکھوں تلے اندھیرا آ جائے تو اسے سدر کہتے ہیں۔
اگر ارد گرد کی چیزیں چکراتی معلوم ہوتی ہوں چلتے وقت گر جانے کا احتمال ہو یا ایسے محسوس ہو کہ ابھی گرے کہ تبھی گرے۔ ایسی کیفیت کو **دوار** کہتے ہیں۔

تشخیص۔ 1۔ اگر صبح اٹھنے پر چکر آئیں اور ترش چٹنی یا انار یا ترش کھا لینے سے چکر بند ہو جائیں تو یہ سوء مزاج گرم اور معدی انصاف صفرا کی دلیل ہے۔

2۔ اگر بیرونی اشیا گھومتی دکھائی نہ دیں۔ صرف چلتے پھرتے جسم سنبھالنا پڑے۔ نگاہ تیزی سے ادھر ادھر کرنے سے چکر آئیں یا چکروں میں زیدتی ہو ۔ اسے سوء مزاج معدہ بارد یا رطب سمجھیں جس میں تولید ریاح سے چکر آتے ہیں۔

3۔ اگر درد سر کے ساتھ چکر آئیں تو یہ امتلائے دموی ہے۔

4۔ مریض کو دائیں طرف لیٹنے سے چکر آئیں اور تکلیف ہو یا تکلیف میں زیادتی ہو تو یہ امراض کبد پر دلالت کرتا ہے۔

5۔ اگر سر کو ہلانے یا دماغی محنت سے چکر آئیں تو ضعف دماغ جانیں۔

6۔ کسی عضو کی خرابی سے چکر آئیں تو اسے دوار شرکی کہتے ہیں۔

7۔ شاک لگنے، بری خبر سننے، آنکھیں بند کرنے، اونچی عمارت کو دیکھنے یا ماہواری کے زمانہ میں جو چکر آتے ہیں وہ ضعف اعصاب سے ہوتے ہیں

8۔ بوڑھے آدمیوں کو صبح سویرے بستر سے اٹھتے ہی چکر آنا کہ چلنے پھرنے سے پہلے کچھ دیر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ یہ بڑھاپے کے چکر ہیں۔

Scanned by CamScanner

9۔ جن چکروں کے ساتھ متلی بھی ہو یہ کمزوری معدہ سے آتے ہیں۔

10۔ کھانا کھنے کے بعد یا پہلے چکروں کا آنا بھی کمزوری معدہ کی دلیل ہے۔

11۔ اونچی جگہ سے نیچے دیکھنے یا اوپر کی طرف دیکھنے، جھکنے، سر کو موڑنے، بستر پر لیٹنے یا لیٹ کر آنکھیں اٹھانے، یا کروٹ بدلنے خصوصا دائیں طرف لیٹنے سے چکر آئیں یا چکروں میں زیدتی ہو تو یا اعصابی تاثر یا خلل شکم سے ہوتا ہے۔

12۔ کم ہے چکروں کے ساتھ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے خون سر میں چڑھ رہا ہے اسے دوران خون کا نقص سمجھیں۔

13۔ اگر ذرا سی حرکت، فکر و پریشانی، ہیجان خیالات، سیڑھیاں چڑھنے، پہاڑوں پر چڑھنے یا اترنے، شاک لگنے یا بری خبر سننے سے چکر آنے شروع ہو جائیں یا چکروں میں زیادتی ہو تو اسے دماغی اشتعال تصور کیا جائے۔

رعشہ

چونکہ فالج، لقوہ، استرخا، سکتہ، رعشہ، وغیرہ سب امراج کا تعلق دماغ سے ہے اس لئے ان سب کو ایک ہی باب میں باندھا گیا ہے۔

رعشہ سردی، غسل، بالا مارنے، جذبات میں ہسٹریائی کیفیت، گھنٹھیا، بچوں میں دانے دار امراض کے دب جانے، عورتوں میں احتباس حیض، شدید رنج و غم، سوزاک و آتشک، بڑھاپا، کرم شکم، پاؤں کا کثیر پسینہ دب جانے، سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اس میں ہاتھ، پاؤں، سر وغیرہ بے اختیاری طور پر حرکت کرتے یعنی غیر اختیاری طور پر کانپتے رہتے ہیں۔ مریض اچھی طرح سے منہ میں لقمہ تک نہیں ڈال سکتا۔ اس کا سبب عموماً بلغمی مادہ اور برودت کا غلبہ ہوا کرتا ہے۔

نوٹ۔ اگر یہ مرض بچوں میں پیدا ہو تو عموماً دو تین ماہ میں خود بخود زائل ہو جاتا ہے مگر جن میں قلبی عوارضات پیدا ہو جائیں ان میں رعشہ باقی رہ جاتا ہے۔ کمزور اور ضعیف العمر مریض شاذ و نادر ہی شفایاب ہوتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

تشنج - دورے

بدہضمی، نازک مزاجی، شدت سعال، ورم یا امتلائے دماغ، فساد ہضم، خرابی رحم، عسر الطمث، زیف رحمی، کثرت خواہش نفسانی، کرم شکم، گرمی کی زیادتی، تیز بخار وغیرہ سے تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔

1۔ تمام بدن میں اختلاج ہونے سے تشنج اور رعشہ ہو سکتا ہے۔

2۔ بدہضمی سے تشنجی دورے صرف بوڑھوں یا بچوں کو ہوتے ہیں۔

3۔ بروز دنداں کے وقت نازک مزاج بچوں کو عموماً تشنج کے دورے ہو جاتے ہیں۔

4۔ بروز دنداں یا بخاروں میں ہونے والے تشنجی دورے ورم امتلا یا خراش دماغ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

5۔ بچوں میں تشنجی دورے ناقابل ہضم فروٹ کھانے یا کالی کھانسی سے بھی ہو سکتے ہیں۔

6۔ شدید غیض وغضب یا بے حد خوف زدہ ہونے کے وقت اگر ماں اپنے بچے کو دودھ پلا دے تو اکثر بچوں کو فوراً تشنج کا دورہ ہو سکتا ہے۔

7۔ بچے کی مٹھو کا بار بار ہلنا، پھر سکڑ کر پیٹ سے جا لگنا، نظر کا غائب ہو جانا اکثر خراب قسم کے بخاروں میں ہوتا ہے۔

8۔ عصبی مزاج بچوں میں تشنج ہو جانا انہیں سرد اور خشک ہو لگنے کی دلیل ہے۔

9۔ نوجوان لڑکیوں میں ہر ماہ تشنج ہونا عسر طمث پر دلالت کرتا ہے۔

10۔ عورتوں میں مرگی نما تشنج ماہواری کی خرابی میں ہوتا ہے۔

11۔ اگر رحم تشنجی طور پر منقبض ہوتا ہو تو سمجھیں کہ ماہواری جلد اور کم آتی ہے۔

12۔ عسر الطمث دردناک میں تشنج انگلیوں سے شروع ہو کر جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور مریضہ بکواس کرتی اور مرگی یا ہسٹریائی کیفیت ہو جاتی ہے۔

13۔ مزاجی تشنج چار قسم کا ہوتا ہے، ایک حمل سے قبل، ایک دوران حمل، ایک عین وضع حمل میں اور چوتھا وضع حمل کے بعد ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

14۔ وضع حمل کا تشنج درد بند ہونے کی نشانی ہے۔

15۔ بعض اوقات کثرت خواہش نفسانی سے بھی تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔

16۔ اگر لیکوریا والی عورت کو تشنج لاحق ہو تو سمجھ لیں کہ انجکشن سے لیکوریا فوری طور پر روک دیا گیا ہے۔

17۔ اگر نوجوان عورتیں حلق میں گولہ گولہ اٹکنے یا دم گھٹنے کی شکایت کریں تو یہ دراصل مری کا تشنجی انقباض ہے۔

18۔ ہسٹریا دراصل تشنج کا دوسرا نام ہے۔

19۔ اگر کسی مقام پر تشنجی جھٹکے لگیں اور کھنچاؤ بھی محسوس ہو تو یہ عصبی تناؤ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

20۔ سارے جسم میں ادھر ادھر جھٹکے لگنا، بعض اوقات بجلی کے سے جھٹکے کہ سارا جسم ہل جائے کرم شکم یا بواسیر کے مریضوں کی پہچان ہے۔

21۔ دماغی صلابت یا دماغی رسولی اکثر اوقات تشنج پیدا کرنے کا سبب ہوتے ہیں۔

22۔ چشم زبان و دہن میں تشنج ہونا تشنج میں بتیسی بند ہو جانا امراض دماغ پر دلالت کرتا ہے۔

تشنج اور رعشہ میں فرق کی تمیز ضروری ہے۔

علامات تشنج واختلاج	علامات رعشہ
1۔ تشنج واختلاج کی حرکات کم وبیش عرصہ تک ہوتی ہیں۔	1۔ اس کی حرکات مستقل ہوتی ہیں۔
2۔ اس کی حرکات کسی خاص عضو میں ہوتی ہیں۔	2۔ اس کی حرکات کم وبیش تمام اختیاری عضلات میں پائی جاتی ہیں۔
3۔ یہ چہرے اور زبان پر اثر انداز نہیں ہوتی۔	3۔ یہ چہرے، زبان، تنفس، نیز نگلنے والے عضلات یہاں تک کہ حجاب حاجز پر بھی اثر انداز ہوتا ہے
4۔ اس کی حرکات نیند میں بھی ہو سکتی ہیں	4۔ اس کی حرکات نیند میں زائل ہو جاتی ہیں

Scanned by CamScanner

علامات تشنج واختلاج	علامات رعشہ
5۔ تشنج اچانک ہوکر جلد زائل ہو جاتا ہے۔	5۔ رعشہ نہ اچانک ہوتا ہے نہ زائل ہوتا ہے۔

خاص نقاط۔ 1۔ کسی مریض کا چہرہ، آنکھ یا ہونٹ پھڑکیں تو جان لیں کہ اسے جلد ہی لقوہ ہونے والا ہے

2۔ ہیضہ میں تشنج یا تو معدے پر انصباب صفراء سے ہوتا ہے یا نخاع پر ہیضہ کے اثر سے ہوتا ہے اور یہ بڑا سخت تشنج ہے اور اس میں موت واقع ہو سکتی ہے۔

3۔ درد دل جو آگے جھکنے سے بڑھے اصل میں وجع القلب نہیں بلکہ بائیں حصہ میں معدہ کے عصب عوری کا تشنج ہے۔ یہ بھی خطرناک ہے۔

4۔ تشنج یابس جو یبوست دماغ سے ہوتا ہے کا علاج بڑے غور سے کرنا چاہئے ورنہ اذیت بڑھ جانے کا امکان ہے۔

5۔ اگر آنکھ کے پپوٹوں پر ورم آ کر تشنج ہو تو یہ ورم گردہ اور احتباس بول پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس کا فوری طور پر علاج کریں ورنہ یہ سخت خطرناک اور نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

6۔ بخار کے دوران دانے نہ نکلنے یا دب جانے سے تشنج ہونے لگتا ہے اور یہ سخت خطرناک ہے۔

7۔ کرم شکم سے سارے جسم کے شدید ترین اور متواتر تشنج سے قوی جوانوں کو بھی مرتے دیکھا گیا ہے۔

8۔ تشنج کے دورے اگر بار بار ہوں تو یہ عام طور پر خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی طرف جلد توجہ دینی چاہیئے۔

9۔ اگر تشنج کے بعد بخار ہو جائے تو یہ اچھی علامت ہے۔

نزلہ وزکام

Scanned by CamScanner

رقیق مخاطی رطوبت اگر ناک سے خارج ہو تو اسے زکام اور اگر یہی رطوبت حلق کی طرف مائل ہو جائے تو اسے نزلہ کہتے ہیں۔

ضعف اعصاب سے ناک اور حلق کی غشائے مخاطی کی قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے اور معمولی اسباب مثلاً گرمی، سردی، گرد و غبار، یا خرابی ہضم کی وجہ سے بار بار نزلہ و زکام کی شکائت ہو جاتی ہے۔ اگر اس کے علاج میں غفلت برتی جائے تو ناک، حلق اور گردن کے غدد ماؤف ہو کر دائمی نزلہ کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ نزلہ کی خاص علامات میں ناک اور حلق میں خراش، چھینکیں، کھانسی، اعضا شکنی، خفیف ٹمپریچر، پانی پینے اور غذا کھانے میں حلق میں تکلیف، آنکھوں میں جلن، آنسو بہنا، درد سر، بھوک میں کمی قبض، سستی، کاہلی، چکر آنا، ضعف سمع و بصر، ضعف دماغ و اعصاب، ناک کی بدبو، قبل از وقت بالوں کا سفید ہونا، شامل ہیں۔

تشخیصی نقاط۔ (ا) اگر نزلہ میں بھوک بڑھ جائے تو اسے نزلہ حار جانیں اس میں مریض کو سوزش معدہ و نزلی کی پرانی شکائت ضرور ہوگی۔

(ب) اگر نزلہ کی شکائت زراشدت سے ہو اور قدرے بخار بھی ہو تو اسے نزلہ وبائی یعنی انفلوئنزا (Influenza) سمجھیں۔

(ج) قوت شامہ اور ذائقہ میں فرق عموماً انفلوئنزا کے بعد ہوتا ہے۔

(د)۔ بدہضمی ہو کر نزلہ ہو جانے کی علامت معدہ کے مزمن نزلہ کے مریضوں میں پایا جاتا ہے۔

(ہ)۔ کھلی ہوا میں پھرنے۔ کھانا کھانے کے بعد یا سرد کمرے میں جانے سے نزلہ کم ہو تو یہ نزلہ حار ہے۔

(و)۔ اگر نزلہ یا زکام میں خوشبو یا بدبو محسوس نہ ہو تو اس کی وجہ غلیظ یا تیز نزلہ و زکام کی سوزش کی وجہ سے مصفات کی غشا المعظم کا نقص تصور فرمائیں۔

(ز)۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ابھار پیشانی کے خلا میں نزلہ کا بند ہو جانا ظاہر کرتا ہے۔

Scanned by CamScanner

(ح)۔ جن لوگوں کو ہر موسم کی تبدیلی کے وقت نزلہ وزکام ہوجائے وہ ضعیف وحساس اعصاب والے ہوتے ہیں۔

(ط) نزلہ حار میں ناک کے نتھنے، بالائی ہونٹ، چھل جاتے ہیں اور ناک میں آگ لگی محسوس ہوتی ہے۔

(ی)۔ مزمن نزلہ میں ناک کی ہڈی گلنی شروع ہوجاتی ہے اور حلق کے غدود بڑھ جاتے ہیں میں نے مزمن نزلہ میں پہلے زرد رنگ کی منجمد شدہ رطوبت کا ناک سے اخراج، یہاں تک کہ لمبے لمبے سونڈ (کیڑے) نکلتے ہوئے دیکھے ہیں بلکہ میرے مطلب کے آغاز 1949 میں سب سے ہی پہلا مریض میرے پاس نزلہ مزمن کا آیا جس میں مندرجہ بالا علامات پائی جاتی تھیں یعنی اس کے ناک سے منجمد شدہ زرد رنگ کی رطوبت جس کا اخراج بڑی مشکل سے ہوتا تھا آرہی تھی اور اس کے ناک سے 25 / 24 سنٹی میٹر لمبے اور سات سے آٹھ سنٹی میٹر موٹے کیڑے نکل رہے تھے۔ مریض کا نام موج مسیح تھا۔ یہ خرابی ناک کی اغشیہ مخاطیہ میں ورم ہوکر خناد سیق الانف کے بند ہو جانے سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔

(ک)۔ ناک، کان، آنکھ، دماغ، حلق، سینہ، معدہ، جگر، امعاء، گردہ اور مثانہ میں بھی نزلہ ہوسکتا ہے۔ جیسے کہ ناک کی بندش، کان کا ریشہ، آنکھ کا سرخ ہوجانا یا پانی جانا، دماغ کا سخت درد، حلق کی خرخراہٹ، سینہ کا درد، معدہ کی بادی، جگر کا ماؤف ہونا، انتڑیوں سے آؤں آنا، گردہ کا ضعف، مثانہ کا سرد ہوجانا وغیرہ۔

(ل)۔ اگر جگر کی خرابی علاج سے ٹھیک نہ ہورہی ہو تو نزلہ، زکام، سعال کی پوری رعائت رکھی جائے۔

(م)۔ کمزور عورتوں میں خراب نزلہ عموماً بھس (Chlorosis) کی مریضوں میں پایا جاتا ہے۔

(ن)۔ اگر نزلہ کی استعداد بڑھ جائے اور حلق اور سینہ میں کچاپن اور آگ کی سی سوزش محسوس ہو اس امر کی دلیل ہے کہ مریض پہلے سے ہی درد سر کہنہ میں مبتلا تھا۔

Scanned by CamScanner

(س) اگر اڑھائی تین سالہ بچے کو بار بار نزلہ ستائے تو یقین جانیں کہ بچہ کو دودھ چھڑانے کے بعد بھی صرف دودھ پر رکھا گیا ہے۔

(ع) کبھی ناک سے خوشبو وغیرہ آنے لگتی ہے جسے جہل لوگ روحانی فیض سمجھنے لگتے ہیں۔ حالانکہ یہ نزلہ کی وجہ سے قوت شامہ کے زائل یا نقص کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(ف) نزلہ وزکام کو خوب بہہ لینے دینا چاہئے اس کا بہہ جانا کئی سخت امراض کا دافعہ ہے جیسے کہنہ خارش، جذام، وجع المفاصل وغیرہ۔

حکیمانہ نقاط:۔ (1) غدو انفیہ خلفیہ کے ورم وعظم سے ہر وقت نزلہ لگا رہتا ہے۔ ناک بند رہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحبان اس میں ناک کی غدو کو کاٹ دیتے ہیں جس سے عارضی طور پر فائدہ ہو جاتا ہے۔ اپریشن اس کا کوئی علاج نہیں اس کا علاج دوائی سے کرنا بہترین ہے۔

(2) اگر نزلہ یا زکام میں نکسیر بھی شروع ہو جائے تو نزلہ وزکام ختم ہو جاتا ہے۔

(3) دائمی نزلہ وزکام کے مریض کو منضج اور اعتدال قوام بلغم کی بے سود کوشش نہ کریں اس کا صحیح اور منطقی علاج مقوی دماغ ادویات دینا ہے۔

(4) ابتدا زکام میں چھینک لانے کی کوشش یا نسوار چڑھانا بالکل غلط علاج ہے۔ بلکہ یہ علاج مضر ثابت ہوتا ہے۔ البتہ جب مادہ پک جائے تو یہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

(5) جو حکیم مریض نزلہ کو دن کے وقت سونے خصوصاً کھانا کھانے کے فوراً بعد سونے سے باز نہیں رکھ سکتا۔ وہ کبھی بھی مریض کا علاج نہیں کر سکتا۔

(6) اگر مریض کو بدہضمی ہو یا اسے کثرت جماع کی عادت ہو تو پہلے ہر دو علتوں کا علاج کیا جائے ورنہ نزلہ وزکام کے مریض کو شفا نہیں ہوگی۔

(7) مواد نزلہ کو اندر ہی روک دینا خالی از خطرہ نہیں بلکہ پہلے مواد کو خارج کر لیں بعد میں روکنے کی ادویات دی جائیں۔

(8) دائمی نزلہ نضج اور بلغم کا محتاج نہیں بلکہ اس میں مقویات دماغ دیں۔

Scanned by CamScanner

دیوانگی

دیوانگی کے مریض کے اوہام باطلہ اور تصورات کاذبہ تین اقسام پر مشتمل ہیں۔

ا. **خیال باطل**:۔ اس میں مریض کو بغیر کسی خارجی حقائق کے کسی نہ کسی چیز کا ادراک ہونے لگتا ہے۔ مثلاً بغیر کسی خارجی آواز کے کئی قسم کی آوازیں سننے لگتا ہے، یا بغیر بغیر سانپ بچھو کی موجودگی کے اسے حشرات الارض نظر آنے لگتے ہیں، گویا یہ قسم حواس مدرکہ غیر حقیقی یا کاذب ہے اس قسم کے مریض عموماً کمزور اور تھکے ماندے اشخاص ہوتے ہیں۔ انہیں پہلے ہذیان یا مالیخولیا(Mania) ہو چکا ہوتا ہے۔ زیادہ غم اور زیادہ خوف مالیخولیا اور دق پیدا کر دیتے ہیں۔

ب. **تصورات کاذبہ**:۔ اس میں مریض اشیاء کی شناخت میں غلطی کرتا ہے۔ مثلاً اون کو بلی اور رسی کو سانپ سمجھتا ہے۔ اور یہ دراصل حواس مدرکہ میں کمی کا سبب ہے۔ اس قسم کے مریض ہسٹریا(Hysteria) زدہ ہوتے ہیں یا ایسی عورتیں مریضہ بنتی ہیں جو سن یاس سے گذر رہی ہوں

☆ اگر مرض کی ابتدا شوروغوغا سے ہوئی ہو تو اسے جنون یا ہذیان سمجھیں۔

☆ اگر مرض کی ابتدا خاموشی اور افسردگی کے ساتھ ہوئی ہو تو جان لیں کہ اصل مرض مالیخولیا ہے۔

بعض اوقات اس کے پہلے درجہ میں صرف دیوانگی ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ فالج بھی ہو جاتا ہے ۔جس میں دماغ کے جوہر قشری میں بوجہ سمیت تصلب پیدا ہو جاتا ہے اور اس طرح مریض کے اطراف اربعہ میں فالج قائم ہو جاتا ہے۔ جو سال ہا سال دماغی علامات کے بغیر قائم رہتا ہے۔ پھر دماغی حالت میں تغیر آجاتا ہے۔ عام کمزوری، رعشہ، گفتگو میں تغیر اور آنکھوں کی پتلیوں نمایاں تبدیلی اس کی مخصوص علامات ہیں ۔

دوسرے درجہ میں رعشہ ہاتھ، پاؤں، لب اور زبان پر زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

تیسرے اور انتہائی درجہ میں دماغی قوتیں باطل ہونے لگتی ہیں مریض بات کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پیشاب اور پاخانہ بلا ارادہ خطا ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض تین ماہ سے تین سال تک قائم رہتا ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ مریض کو مالیخولیا ہو جائے تو نتیجہ نہائت خطرناک یعنی مہلک ہوا کرتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ج۔ **وہم باطل**۔ یہ تیسری قسم سخت نامراد ہے۔ اس میں مریض اپنے آپ کو ولی، بزرگ، نبی، بادشاہ، وغیرہ پ سمجھنے لگتا ہے۔ اور اسی طرح وہ کسی وہم باطل پر قائم ہو جاتا ہے۔

دیوانگی کی اور بھی کئی اقسام ہیں جن میں تس اخلاقی دیوانگی، تسمم الخمر، آتشکی دیوانگی، نفاسی دیوانگی، دماغی دیوانگی، شامل ہیں۔

اخلاقی دیوانگی کو پھر تین درجات دیئے جا سکتے ہیں۔ ایک کو جنون سرقی کہا جاتا ہے۔ اس میں مریض کو چوری کرنے کا جنون ہوتا ہے یہاں تک کہ سوئی جیسی ناچیز شئے کو بھی وہ چوری کرنے سے باز نہیں آتا۔

دوسری قسم جنون عشق ہے۔ جس کے مریض سخت دروغ گو ہوتے ہیں۔

تیسری قسم اومان الخمر کہلاتی ہے۔ جس میں مریض جنون شراب نوشی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ان امراض میں مبتلا بچے بچپن میں ضدی۔ شریر، بے رحم، دروغ گو اور چور ہوا کرتے ہیں۔ اور جلد جوان ہو جاتے ہیں۔

تسمم اخمری دیوانگی اس کی بھی دو اقسام ہیں۔ بکواس کرنے والے اور بے تکی ہانکنے والے مریض کو ہذیان خمری کہا جاتا ہے۔ اور اوہام باطلہ کے مریضوں کو نسیان خمری کے مریض کہا جاتا ہے۔ ایسے مریضوں پر اگر آتشک کا خوف مستول ہو جائے تو اسے مالیخولیا اور مراق ہو جاتا ہے۔ جسے عرف عام میں آتشکی دیوانگی کہا جاتا ہے۔ اور اسے ڈاکٹری اصطلاح میں (Syphlo Phobia) سفلوفوبیا کہتے ہیں۔

عورتوں میں تین طرح کی دیوانگی دیکھنے میں آئی ہے ایک حالت حمل میں غیر طبعی خواہشات سے پیدا ہونے والی۔ دوسری ایام رضاعت میں جو وضع حمل کے پہلے دو تین ماہ میں واقع ہوتی ہے۔ اور تیسری وضع حمل کے پہلے چار ہفتوں میں ظاہر ہوتی ہے اس میں عورت بسا اوقات اپنے نومولود کو مار دیتی ہے۔ ایسی دیوانگی کو نفاسی دیوانگی کا نام دیا جا سکتا ہے۔

زیادہ تر دیوانگی دماغی نقائص کے سبب ہوتی ہے جو عموماً دس سے بیس سال کی عمر کے درمیان

ظاہر ہوتی ہے۔ایسے مرضاء کی علامات میں غبی پن، کہانیاں سنانا، جھوٹ بولنا، جماعت میں نکما پن، سستی، کند ذہنی، کودن پن اور نافرمانی شامل ہیں۔ یہ نقص والدین کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ والدین کا دماغی نقص میں مبتلا ہونا یا اکتسابی طور پر منتقل ہونا، یا نامناسب ماحول یا نقص تربیت وغیرہ ہونا۔ یہ نقص بعض اوقات بچپن میں بھی موجود ہوتا ہے۔ جو چار طریق پر ہے۔(1) ضعف عقل۔(2) احمق پن۔ (3) سفاہت۔ (4) اخلاقی کمزوری۔ یہ نقائص کبھی پیدائشی اور کبھی اکتسابی ہوا کرتے ہیں۔ایسے بچے عموماً کمزور اور دماغی طور پر ابلہ ہوتے ہیں۔ان کی حرکات و سکنات سے بلاہت ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ جو بچے پیدائشی طور پر مریض ہوتے ہیں۔ان کے چہرے، سر اور جسمانی بناوٹ میں نمایاں نقص ہوتا ہے۔ اریبچے عموماً پستہ قد، اور ان کا تالو اونچا ہوتا ہے۔ جو بچے اکتسابی طور پر بیمار ہوتے ہیں ان کے چہرے بشاش، بدن مضبوط ،اور جسمانی بناوٹ درست ہوتی ہے۔لیکن عموماً بے چین رہتے ہیں اور چند منٹ تک بھی ایک جگہ آرام سے نہیں بیٹھ سکتے۔ صدمہ، چوٹ، نقص تغذیہ، متعدی امراض کا حملہ، وجوہات مرض میں شامل ہے۔

پیدائشی بلاہت کی بھی تین اقسام ہیں۔ (1) بلاہت سادہ۔ (2) بلاہت چینی۔ (3) اصعل یعنی شاہ دولہ پن۔

بلاہت سادہ کی پہچان یہ ہے کہ مریض بچوں کے کان بڑے بڑے، لب موٹے، ناک ٹھس، کان چوڑے، ناک کی پلی دبی ہوئی، پیشانی تنگ اور بالوں سے پر، اور نچلا جبڑہ لٹکا ہوا ہوتا ہے۔

بلاہت چینی والے بچوں کی پہچان یہ ہے کہ ان بچوں کا چہرہ چپٹا، پشت چوڑی چپٹی، زبان منہ سے نکلی ہوئی، اور انگلیاں چھوٹی ہوتی ہیں۔ایسے بچے عموماً ایسی مائیں جنتی ہیں جو ایام حمل میں بیمار رہیں۔ یا عمر رسیدہ ہوں۔ یہ بچے نقال ہوتے ہیں اور ایک خاص حد

تک پڑھ سکتے ہیں اور اس کے بعد وہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔

شاہد ولہ پن ایسے بچوں کے سر بہت چھوٹے، پیشانی تنگ اور پیچھے کی جانب جھکی ہوئی، ناک پتلی، آنکھیں بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ ان کی دماغی حالت بہت کمزور ہوتی ہے۔ اور یہ تمام عمر ابلہ رہتے ہیں۔ اس کے اسباب میں حاملہ کی صحت کا نقص، ضربہ وسقطہ، غم و فکر، ڈر اور خوف، والدین کا مصروع یا مدقوق ہونا یا شراب و منشیات کا عادی ہونا، یا امراض شدیدہ کا حملہ شامل ہے۔

اکتسابی بلاھت۔ اکتسابی بلاہت کی آٹھ وجوہات ہیں۔

(1) استسقائے دماغ۔ اس میں دماغ کا یافوخ بند ہو کر دماغ میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔

(2) بلاہت نفاسی۔ اس میں بچے کو ام الصبیان کے دورے ہو جاتے ہیں۔

(3) بلاہت صرعی۔ اس میں بچہ کو سات سال کی عمر میں صرع کے دورے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

(4) بلاہت فالجی۔ یہ دماغی جریان خون سے ہوتی ہے۔

(5) بلاہت التہابی۔ یہ بلاہت سرسام، التہاب دماغ، گردن توڑ بخار، یا زرد بخار کی سمیت سے ہو جاتی ہے۔

(6) بلاہت آتشکی۔ جب بچہ دودھ کے دانتوں کے بعد پختہ دانت نکالتا ہے یہ علامات اس وقت ظاہر ہوتی ہیں۔

(7) بلاہت فقدان احساس۔ س میں مبتلا ہو کر بچے اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں۔

(8) کثم۔ ایسے بچوں کا سر بڑا، چپٹا اور چوڑا ہوتا ہے۔ بال بھر بھرے، اور آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ دراصل غدہ درقیہ کا نقص ہے۔

Scanned by CamScanner

کابوس

اگر نیند میں ایسا محسوس ہو کہ کوئی چیز سینہ کو دبا رہی ہے اور وہ چونک کر بیدار ہو جائے تو سمجھیں کہ وہ مرض کابوس کا مریض ہے۔

☆اگر ایسے میں نیند کا غلبہ، چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں تو کابوس کی وجہ دماغ کی طرف خونی بخارات کا صعود ہے۔

☆اگر مریض میں کندی حواس اور سستی کا غلبہ ہو، معدی ریاح اور کثرت لعاب دہن ہو تو کابوس کی وجہ کثرت بلغم ہے۔

☆اگر مریض کی آنکھیں اندر کو دھنس جائیں، نیند اور بیداری میں بہت خوف آئے اور سیاہ رنگ نظر آئے یا بد خیالات آئیں تو وجہ کابوس غلبہ سودا ہے۔

☆اگر مریض کا دماغ ضعیف ہو، سردی زیادہ محسوس کرے، تو وجہ مرض سردی ہے۔

(نوٹ) مرض کابوس کو خانق اور داثوم بھی کہتے ہیں اور اسے صرع، سکتہ اور جنون کا پیش خیمہ سمجھا جائے۔

صداع، شقیقہ وعصابہ

صداع کے لفظی معنی ہیں پھاڑنا۔ چونکہ دردسر میں سر پھٹا جارہا محسوس ہوتا ہے اس لئے اسے صداع کا نام دیا گیا ہے۔

صداع کی تین اقسام ہیں۔ صداع سادہ۔ صداع مادی۔ صداع مشارکی۔

صداع سادہ وہ سردرد ہے جو گرمی میں کام کرنے، دھوپ میں چلنے پھرنے، لو لگنے، پانی میں کھڑا ہونے، بارش میں بھیگنے، کثرت مطالعہ، کثرت جماع، بے خوابی یا تکان سے ہوتا ہے۔

صداع مادی۔ اس کی مثال صداع صفراوی، صداع دموی، صداع بلغمی، صداع سوداوی، سرسام، ورم اغشیہ دماغ وغیرہ ہے۔

Scanned by CamScanner

صداع مشارکی۔ یہ درد کسی دوسرے مرض مثلاً خرابی ہضم، خرابی جگر و امعاء، دندان، حلق، انف، زخم وغیرہ کی مشارکت سے ہوتا ہے۔

نقاط تشخیص۔ اگر سر میں گرمی، آنکھوں میں سرخی، غنودگی کی سی حالت، نبض عظیم، قارورہ غلیظ ہو تو یہ سر کا درد بوجہ گرمی ہے۔ جسے صفراوی درد سر یا درد سر سادہ کہیں گے۔

اگر مریض سر میں سردی یا بوجھ محسوس کرے، حواس مکدر ہوں، گہری نیند آئے، نبض بطی، قارورہ کا رنگ سفید اور غلیظ منہ اور نتھنوں میں تری ہو تو یہ سر درد سردی سے ہے جسے بلغمی سر درد کہہ سکتے ہیں۔ یہ شدید قسم کا سر درد ہے۔

اگر چندیا کے مقام پر کھنچاؤ سا محسوس ہو، ایسا معلوم ہو کہ سر کے اردگرد پٹی بندھی ہوئی ہے، دماغی کام چھوڑ دینے سے سر درد میں افاقہ ہو تو یہ سر درد عصبی یا دماغی درد ہے جو ضعف دماغ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

ایسا سر درد جو سر کے اگلے حصہ میں ہو، کھانا کھانے کے بعد زیادہ ہو جائے، قے یا دست آنے سے درد میں کمی آئے، تو یہ معدہ و امعاء میں خرابی کی وجہ سے ہونے والا سر درد ہے۔

اگر سر میں بوجھ، بدن میں خشکی، رنگ سیاہ، نبض میں باریکی اور سستی، قارورہ سفید اور رقیق ہو، نیند نہ آئے، خیالات پریشان رہیں، چہرے کی رنگت نیلگوں ہو تو اسے سودا کی زیادتی تصور کیا جائے اور یہ سر درد سوداوی ہے۔

(نوٹ) یاد رہے کہ آتشک اور سوزاک کے دوسرے اور تیسرے درجہ میں جب ان موذی بیماریوں کا اثر دماغ تک پہنچ جاتا ہے تو ایسی صورت میں بھی شدید درد سر پیدا ہو جاتا ہے۔

ناک کے پچھلے حصہ میں شدید خارش، بے چینی، سونگھنے کی قوت کا زائل ہو جانا، ناک سے بدبو آنا، درد سر دودی پر دال ہے۔

اگر سر کے کسی خاص مقام پر درد ہو، درد صبح کے وقت شروع ہو، جھکنے اور زور لگانے سے درد میں اضافہ ہو جائے، چکر بھی آئیں، دبانے سے درد میں کمی کی بجائے درد زیادہ ہو جائے، بینائی اور قوت حافظہ کمزور ہو جائے تو فوراً سلعہ دماغ کی طرف توجہ دیں کیونکہ یہ درد سر سلعی ہے۔

Scanned by CamScanner

اگر درد صرف ایک جانب ہو خواہ دائیں جانب یا بائیں جانب تو اسے درد شقیقہ کہیں جو صرف کسی ایک شق میں ہوتا ہے۔ جو صبح شروع ہو کر دوپہر تک بڑھتا جاتا ہے اور سورج کے ڈھلنے کے ساتھ ہی کم ہونا شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ رات کو بند ہو جاتا ہے۔

درد عصابہ۔ یہ ابرو کا درد ہے۔ جہاں پٹی باندھی جاتی ہے۔ یہ تو بتی درد ہے جس میں مریض آنکھ تک بھی نہیں کھول سکتا اور اوندھا پڑا رہتا ہے۔ عموماً ادھیڑ عمر کے مریضوں کو ہوتا ہے۔ یہ درد کبھی ایک ابرو میں اور کبھی دونوں ابروؤں میں ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ گرم غلطوں کا دماغ کو چڑھنا، یا کسی مادہ کا مقام درد میں بند ہو جانا، بدہضمی، کمی خون، دانت کی بوسیدگی، دائمی قبض اس درد کو پیدا کرنے کے اسباب میں شامل ہیں۔ اس کی ایک شدید قسم بھی ہے۔ جسے شقیقۃ العین یا حدقہ یا دردال کہتے ہیں عصابہ کے لغوی معنی پٹی کے ہیں۔ عصابہ کا درد بھی شقیقہ کی طرح سورج نکلنے سے قبل شروع ہو جاتا ہے۔ درد وال جگہ اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ مریض بے چین ہو جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نشتر مار رہا ہے۔

☆ اگر درد دن رات متواتر رہے اور مریض نے غسل کیا ہو یا کوئی سرد چیز کھائی ہو تو اسے درد عصابہ مادی یا اخلاط بخارات پر معمول کیا جائے۔

☆ اگر درد دوپہر کو کم ہو جائے اور مریض کا دھوپ میں چلنا پھرنا ثابت ہو تو اسے عصابہ حار سازج جان لیں۔

☆ اگر درد سے قبل زکام ہو کر منجمد ہو چکا ہو تو اس کا سبب احتباس زکام جانیں۔

☆ شقیقہ کے ساتھ اگر قے کی شکایت ہو تو امراض شکم کی مشارکت کا اشتباہ کریں۔

چونکہ شقیقہ اور عصابہ کی دردیں آپس میں بہت ملتی جلتی ہیں لہٰذا ان میں فرق کریں۔

علامات فارقہ شقیقہ و عصابہ

	شقیقہ	عصابہ
(1)	صبح کے وقت شروع ہو کر زوال آفتاب تک درست ہو جاتا ہے۔	یہ درد بھی صبح کو شروع ہوتا ہے مگر اس پر زوال آفتاب کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ مسلسل یا غیر مسلسل

Scanned by CamScanner

شقیقہ	عصابہ
	جاری رہتا ہے۔
(2) یہ درد صرف نصف سر میں طول میں ہوتا ہے۔	یہ درد سر کے عرض میں ابرو، آنکھ، تھوڑی بلکہ جبڑہ تک ہو سکتا ہے۔
(3) شقیقہ میں نبض سریع اور قارورہ کا رنگ اترجی ہوتا ہے۔	درد عصابہ میں نبض صلب اور قارورہ خام وغلیظ پایا جاتا ہے۔
(4) اس کا مادہ غشاء دماغ یا شرائین میں ہوتا ہے۔ جس سے رگیں تیز تڑپتی جنہیں دبانے سے آرام آتا ہے۔	اس کا مادہ اعصاب میں ہوتا ہے رگیں نہیں تڑپتی اور دبانے سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔
(5) شقیقہ میں متلی اور قے ہوتی ہے۔ اور اکثر لوگوں کو ہوتا ہے۔	عصابہ میں قے وغیرہ نہیں ہوتی اور یہ اکثر ادھیڑ عمر کے لوگوں کو ہوتا ہے۔

خاص نقاط۔ (1) اگر ملمس گرم، نبض سریع، سر ہلکا ہو تو شقیقہ بوجہ ملتہبین ہے۔

(2) اگر مقامی شرائین تیزی سے حرکت کریں، قبض ہو، سرد پانی یا سردی سے درد میں کمی آئے تو درد شقیقہ بوجہ بخارات حارہ ہے۔

(3) اگر ملمس سرد ہو۔ سر ہلکا محسوس ہو، تو شقیقہ کا درد ریح کی زیادتی سے ہوگا۔

(4) اگر سر میں گرانی ہو، ملمس گرم، نبض سریع ہو، سردی سے درد میں تخفیف ہو تو درد کا سبب اخلاط حارہ ہوں گے۔

(5) گرانی سر کے ساتھ ملمس سرد، مرض کا دورہ دیر تک رہے، سینکنے سے آرام آئے، نزلہ وزکام بھی ہو تو درد کا ہونا اخلاط باردہ کے سبب ہے۔

(6) ہاتھ، پاؤں، ہاتھ کی انگلیوں، ہونٹوں، زبان وغیرہ کا سن ہونا یا سنسناہٹ جیسے کیڑے رینگ رہا ہو، حملہ مرض سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ لہر دورہ مرگی سے قبل بھی ہوتی ہے۔ مگر اتنی دیر نہیں جتنی دیر یہ لہر محسوس ہوتی ہے۔

(7) اگر شقیقہ میں خرابی بصارت یا عصب بصری کا اوڈیما موجود ہو تو شقیقہ کی وجہ گدی کے

وتھڑوں کی رسولیاں ہو گی۔

(8)اگر درد شقیقہ کے ساتھ خون کے دباؤ میں کمی بیشی ہو تو وجہ مرض شرائن کی قوت انقباضیہ کی کمی بیشی ہے۔

(9)اگر درد ہوتے ہوئے پیشاب کا معائنہ کرنے سے اس میں کوئی چیز پائی جائے تو وجہ درد شقیقہ گردہ کا کوئی مزمن مرض ہے۔

اختلاج

اعضاء کے خود بخود پھڑ کنے کو اختلاج کہا جاتا ہے۔ یہ بذات خود کوئی مرض نہیں بلکہ یہ کئی امراض کا پیش خیمہ ہے جیسے۔

(1)عضلات شکم کا پھڑ کنا مالیخولیا کا پیش خیمہ ہے۔

(2)تمام بدن پھڑ کنا سکتہ ہونے کی دلیل ہے۔

(3)چہرہ کا پھڑ کنا لقوہ ہونے کا پیش خیمہ ہے۔

(4)پیٹ کا پھڑ کنا ظاہر کرتا ہے کہ اسے عنقریب مرگی ہونے والی ہے۔

(5)پہلو کی پھڑ کن ورم پہلو، ورم شکم، یا ریح معدی کو ظاہر کرتی ہے۔

امراض سر کا اختتامیہ

سر کی امراض میں 32 اقسام کی مرضیں شامل ہیں جو یہ ہیں۔

(1)کابوس Night Mare (2)ضعف دماغ Ceribral Anaemia (3)نزلہ و زکام Catarrh , Coryza or Cold (4)سرسام Ceribritis or Meningitis

(5)بے خوابی Insomnia (6)نسیان Amnesia (7)نیند کی زیادتی Sommolence or Coma (8)دوران سر Vertigo or Giddiness

(9)عصبی کمزوری Neuristhenia (10)تشنج Convulsions (11)درد سر Head

Tic Douloureux or دردِ اعصاب (12) Ache or Neuralgia

قانج (14)Mygraine درد شقیقہ (13)Trigeminal Neuralgia

Chorea or Saint Vitus رعشہ (16)Anesthesia خدر (15)Paralysis

اختلاج الاعضاء (18)Tetanus کزاز (17)Dance

سرمیں پانی (21)Sun Stroke لولگنا (20) Delirium ہذیان (19)Atexia

سکتہ (23) (صرع)Epilepsy مرگی (22) Hydro Cephylist بھر

'Infatile Cholara مطاس (25)Hysteria اختناق الرحم (24)Apoplexy

(28)Meloncholia مالیخولیا (27)Infatile Convulsions ام الصبیان (26)

ہزال (30)Hypochondriasis مراق (29)Insanity جنون

گردن میں بل (31) Locomotor Ataxy or Tabes Dorsalis اختلاج

Brain Paralysist دماغ کا فالج (32) Torticollis or Wrineck ٹیڑھ

امراض چشم

آنکھوں کی زیادہ تر وقوع پذیر امراض میں رمد Cnjunctavitis ، شیرہ Style

Granular Lids or دروہے Epiphora دمعہ Tricniasis شعر معلب

بیاض چشم Iritis & Cyclitis ، زخم قرنیہ Ptergium ، ناخونہ ، Trichoma

نزول الماء Foriegn Body in the Eye ، قذی Opacity of Cornea

• Belepharitis or Tinea Tarsus ، باسلی Cataract or Glycoma

.Presbyopia بڑھاپے کی نظر ، Weak ness of Eye sight ضعف بصارت

نظر کی خرابی Astigmatisim ، روزکوری Day blindness ، شب کوری

شامل Hypermetopia اور بعید نظری Myopia قریب نظری ، Hemaralopia

ہیں۔ جن کا مختصر ساذکر حسب ذیل ہے۔

رمد چشم

Scanned by CamScanner

رمد دو قسم کا ہوتا ہے (a) رمد حقیقی۔(b) رمد غیر حقیقی۔

رمد غیر حقیقی۔ رمد غیر حقیقی گرد و غبار، تیز ہوا یا آندھی چلنے، دھوپ میں پھرنے، دھوئیں یا دیگر خارجی اسباب سے عارضی طور پر رونما ہوتا ہے اور خود بخود ہی درست بھی ہو جاتا ہے۔

رمد حقیقی۔ رمد حقیقی میں پردہ ملتحمہ کی سوزش ہوتی ہے۔ آنکھ متورم اور سرخ ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ورم اتنا عظیم ہوتا ہے کہ سفیدی چشم سیاہی چشم کو ڈھانپ لیتی ہے۔ آنکھ سے پانی بہنا، صبح اٹھنے پر پلکیں چپک جانا، آنکھ میں سیل، کھٹک، اور درد بہت ہوتا ہے۔ جوزلہ، سرد ہوا کا لگنا، دھوپ میں پھرنے، گرمی میں سفر کرنے، شب بیداری، خرابی ہضم، خناز یر یا گنٹھیا سے ہو سکتا ہے۔ اس کے پیدا ہونے کے دیگر بھی اسباب ہیں جن کی تشخیص کے لئے مندرجہ ذیل اشارات ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

(a)۔ اگر مریض کے پیٹ میں ریاح کا غلبہ ہو تو درد کی شکایت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے رمد ریحی کا نام دیا جا سکتا ہے۔

(b)۔ اگر آنکھوں میں انتفاخ ہو، ورم زیادہ ہو، سرخی کی زیادتی کے ساتھ درد بھی ہو، تو یہ رمد دموی ہے جو غلبہ خون سے پیدا ہوا۔

(c)۔ اگر آنکھ میں درد کے ساتھ چبھن اور سوزش کی زیادتی ہو، مگر سرخی انتفاخ اور ورم کم ہو، تو اسے رمد صفراوی جانیئے۔

(d)۔ اگر آنکھ میں ورم اور انتفاخ کی زیادتی ہو، مگر سرخی کم ہو، کیچ آئے، تو اسے رمد بلغمی سمجھیں۔

(e)۔ آنکھ کا رنگ میلا، آنکھ خشک، آنکھوں میں چبھن اور گرانی پائی جائے، سر میں بھی درد ہو، تو یہ رمد سوداوی ہے۔

(f)۔ اگر آنکھ کے اندر سرخی یا ورم نہ ہو، آنکھوں میں خشکی محسوس ہو ٹیس حد برداشت سے باہر ہو، مریض ایسا محسوس کرے کہ اس کے سر کی جلد جل رہی ہے، اگر اس کے سر کو چھوا جائے تو اسے تکلیف ہو تو ایسی حالت بدن پر خشکی کے غلبہ اور سر کی جانب گرم اور خشک بخارات چڑھنے سے پیدا

Scanned by CamScanner

ہوتی ہے۔ یہ بخارات سر کی جلد کی بیرونی جھلی میں آ کر جمع ہو جاتے ہیں۔ چونکہ آنکھ کا پردہ ملتحمہ کا اس جھلی سے خاص تعلق ہوتا ہے اس لئے وہ بھی اس تکلیف میں شریک ہو جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسے رمد پوست بھی کہہ سکتے ہیں۔

خاص نقاط۔ ☆ اگر کوئی شخص دائمی آشوب چشم کا مریض ہو تو یہ کسی کمی مرض کا نتیجہ ہے۔

☆ اگر صرف آنکھ کے کویوں میں میل آئے تو یہ بوجہ پیٹ کی خرابی ہے۔

☆ اگر صرف آنکھیں سرخ ہوں اور آشوب ہو جائے تو سردی کا اثر جانیں۔

☆ اور سر میں درد، آنکھ میں کھٹک، قرنیہ کے اردگرد لال دائرہ ہو مگر پپوٹوں کے اندر کی جھلی سرخ نہ ہو تو یہ سوزش عنبیہ ہے۔

☆ اگر زیریں پپوٹے کو دبانے سے رگیں متحرک نہ ہوں، رات کو درد میں زیادتی ہو جائے تو اسے بھی سوزش عنبیہ جانیں۔

☆ قرنیہ کے آس پاس گہری سرخی ہو، آنکھ سے پانی کثرت سے نکلے، مریض روشنی کی طرف دیکھنا گوارہ نہ کرے، بصارت میں فرق ہو تو اسے سوزش قرنیہ جانیں۔

☆ آنکھ کی تمام جھلی میں سرخی، نچلے پپوٹے کو دبا کر اوپر کیا جائے تو رگیں جھلی کے ساتھ حرکت کرتی نظر آئیں۔ پپوٹے اندر سے سرخ ہوں، پیپ دار مواد خارج ہو جھلی میں فرق نہ ہو تو اسے سوزش ملتحمہ جانیں۔

☆ ملتحمہ کے نیچے سرخی، آنکھ میں خفیف درد، یا درد نابود ہو یہ سوزش صلبیہ کی نشانی ہے۔

☆ اگر پتلی کے پاس باریک عمودی خط نظر آئے، تو یہ رمد سوزاکی ہے۔ جس کی عدم تشخیص کی وجہ سے باوجود علاج کے پتلی کا سوراخ بند ہو کر بصارت زائل ہو جاتی ہے۔

☆ اگر ملتحمہ کا رنگ تانبے جیسا ہو جائے، آنسو بہت آئیں، روشنی سے نفرت ہو بلکہ خوف آئے، پتلی سکڑ جائے، عنبیہ بے حرکت ہو جائے تو یہ بھی رمد آتشکی ہے۔

Scanned by CamScanner

شیرہ یعنی گوہانجنی

شیرہ گول سا متورم دانہ ہے جو پلکوں کے بالوں کی جڑ میں پیدا ہوتا ہے اور خود بخود ہی پک کر پھوٹ جاتا ہے۔ اس میں پپوٹوں کے کنارے سخت اور سرخ ہو جاتے ہیں۔ اور سوزش ہوتی ہے۔ آنکھوں کو صاف نہ رکھنے یا خرابی خون سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کو گہیری بھی کہہ دیتے ہیں۔

شعر منقلب یعنی پڑبال

سرد مزاج یا بوڑھے آدمیوں کو جاڑے کے موسم میں یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اس میں پلکوں کے بال اندر کی طرف مڑ جاتے ہیں جو آنکھ میں چبھن پیدا کر دیتے ہیں ان کے چبھنے سے آنکھ میں درد، خراش، آنسو بہتے ہیں۔ مرض پرانا ہو جائے تو طبقہ قرنیہ کو زخمی کر دیتے ہیں جس سے آنکھ سفید ہو جاتی ہے۔

دمعہ یا ڈھاکا

دماغی کمزوری، دماغ میں ابخرات کے نفوذ سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور آنکھ جھپکنے سے دو تین آنسوؤں کے قطرے ٹپک جاتے ہیں۔ قبض بھی دمعہ پیدا کرنے میں خاصہ کردار ادا کرتی ہے۔

غرب یا ناسور چشم

غرب وہ ناسور چشم ہے جو ناک کی جانب آنکھ میں پیدا ہوتا ہے۔ خنازیری مزاج والے اکثر اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ میل کچیل بھی یہ مرض پیدا کر دیتی ہے۔ گرم ادویات استعمال کرنے والے بھی اس مرض میں مبتلا دیکھے گئے ہیں۔ اس مرض میں آنکھ سرخ ہو جاتی ہے اور گوشہ چشم سے ریم بہتی رہتی ہے۔ یہ دراصل آنسوؤں کی تھیلی کا پھوڑا ہے۔

روہے یعنی ککرے

جب آنکھیں سرخ رہیں، ان میں چبھن رہے، صبح اٹھنے پر آنکھیں چپکی ہوئی نظر آئیں، آنکھوں میں سخت تکلیف ہو، پپوٹوں کے اندر چھوٹے چھوٹے دانے نکل آئیں تو جان لیں کہ آنکھوں میں ککرے ہو گئے ہیں اس کا فوراً علاج کریں ورنہ بینائی بھی جا سکتی ہے۔

Scanned by CamScanner

ظفرہ یا ناخونہ

آنکھ کے طبقہ ملتحمہ پر سرخ رنگ کی ابھری ہوئی ہلالی لکیر کو ناخونہ کہا جاتا ہے۔ جو گرد و غبار یا کسی بد پرہیزی، آشوب چشم، یا زخم قرنیہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔

طرفہ وسبل

طبقہ ملتحمہ یعنی آنکھ کی سفیدی پر سرخ رنگ کا نقطہ جو مزمن ہو کر آنکھ میں رگوں کا سرخ سا پردہ بنا دیتا ہے جس سے قرنیہ کی چمک جاتی رہتی ہے۔ پتلی سکڑ کر بے ڈول ہو جاتی ہے نظر کمزور ہو جاتی ہے، مریض روشنی کو برداشت نہیں کر سکتا اس کو طرفہ وسبل چشم کا نام دیا گیا ہے۔

زخم قرنیہ و ورم عنبیہ

یہ مرض سوزش چشم، سوزاک، ضرب چشم، ورد ہے، چیچک، خسرہ، آنکھ کے اوپریشن، غلاظت وغیرہ کے باعث ہو سکتا ہے۔ اس میں آنکھ میں سرخی اور درد کی شدت ہوتی ہے۔ آنکھ سے پانی بہتا ہے۔ روشنی سے سخت نفرت ہو جاتی ہے۔ زخم کے مندمل ہونے کے بعد قرنیہ پر بیاض یعنی سفیدی اتر آجاتی ہے۔

بیاض چشم (جالا، پھولا، غمام، سحاب)

بیاض چشم میں طبقہ قرنیہ غیر شفاف اور مکدر ہو جاتا ہے۔ جو قرنیہ کے زخم، ورم، ضربہ وسقطہ وغیرہ امراض چشم میں لاپرواہی برتنے سے بھی ہو جاتا ہے۔ اس میں آنکھ کی سیاہی پر سفید یا سفید پردہ سا ہو جاتا ہے اور بینائی مفقود ہو جاتی ہے۔

ضرب العین

آنکھ پر چوٹ لگنے سے تمام آنکھ سوجھ جاتی ہے۔ آنکھ کے پردہ ملتحمہ کے نیچے خون کی تہہ جم کر آنکھ صرف خون کا لوتھڑہ سا معلوم ہوتی ہے۔

قذی

آنکھ میں بھنگے، پتنگے، چنا کھ کی تار، چونہ، گرد و غبار یا اور کوئی چیز بھی پڑ جائے تو اسے قذی کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کسی بھی بیرونی چیز کا آنکھ میں داخل ہونا قذی کہلائے گا۔

Scanned by CamScanner

حول یعنی بھینگا پن

اس مرض میں کسی ایک آنکھ کی پتلی اپنے مقام سے ہٹ کر دائیں بائیں یا اوپر نیچے ہو جاتی ہے۔ جس سے طبقہ شبکیہ کا دونوں آنکھوں میں یکساں نہیں رہتا۔ اس لئے مریض بھینگے کو ایک کی بجائے دو چیزیں نظر آتی ہیں۔ دراصل اس مرض میں آنکھ کو حرکت دینے والے عضلات سکڑ جاتے ہیں جس سے پتلی کے وضع قیام میں فرق آ جاتا ہے۔ اگر پتلی اپنے اصل مقام سے اوپر نیچے ہو تو مریض کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔ اور اگر دائیں بائیں ہو تو مریض کا دیکھنا ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اصل طرف دیکھنے کی بجائے کسی دوسری طرف دیکھ رہا ہے۔

یہ مرض کبھی تو موروثی ہوتا ہے اور کبھی دست وقے کی زیادتی، جسم سے کافی مقدار میں خون کے نکل جانے، پیٹ کے کیڑوں، سرسام، تشنج، استسقائے راس (Hydrocephilis)، بروز دندان سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

نقاط۔ 1۔ اگر مریض لاغر و کمزور کو حول کا مرض ہو تو اس کا سبب کثرت اخراج خون جانیں۔

2۔ اگر مریض سر کو ادھر ادھر مارے تو حول بوجہ سرسام ہے۔

3۔ اگر اسہال یکایک بند ہو جائیں تو حول کا مرض لاحق ہو سکتا ہے جو امتلائے دماغی حول کہلائے گا۔

4۔ اگر سر بڑھا ہوا نظر آئے تو حول بوجہ استسقائے دماغ ہے۔

خارش چشم

اس مرض میں آنکھ میں شدید خارش ہوتی ہے۔ جو عام طور پر غلیظ اور گندی جگہ پر بیٹھنے اور آنکھوں کی اچھی طرح صفائی نہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔

بامھنی۔ سلاق

گرد و غبار، دھوئیں کی خراش، آنکھوں کے غلیظ رہنے، جوئیں پڑنے، خسرہ، سرخ بخار، چیچک، نقص بصارت، آنسوؤں کی تحیلی کی سوزش، قریب و بعید نظری، کی وجہ سے آنکھ کے پپوٹوں کے کناروں پر ورم ہو کر بال گر جاتے ہیں۔ اسے بامھنی یا سلاق کہا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

روز کوری

کثرت سگرٹ نوشی، التہاب وہزال عصب بصر، بیاض پردہ قرنیہ، یا پردہ مشیمیہ، کثرت مباشرت، ضعف دماغ، چشم ارزق والوں، خشک ملکوں، خشک مزاجوں کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ مریض کو دن کے وقت کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ مگر جوں جوں شام قریب آتی جاتی ہے بینائی کام کرنے لگتی ہے۔

شب کوری

معدہ یا دماغ کے بخارات جب غلیظ ہو کر روح باصرہ کو مکدر کر دیتے ہیں تو نفوذ بصر میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے شب کوری ہو جاتی ہے۔ دن کو سورج کی گرمی سے یہ بخارات تحلیل ہو جاتے ہیں تو قوت باصرہ اپنے کام میں مستعد ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھار طبقہ شبکیہ میں نور کی کمی سے بھی شب کوری کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

قریب و بعید نظری

کبھی کوئی شخص نزدیک سے اچھا دیکھ سکتا ہے مگر دور سے اسے صاف دکھائی نہیں دیتا اسے قریب نظری کہا جاتا ہے ۔اس میں آنکھ کے موتی کی قوت بڑھ جاتی ہے اس طرح ایک تندرست شخص جس تحریر کو بیس فٹ کے فاصلہ سے پڑھ سکتا ہے اسے قریب نظری کا مریض صرف پانچ فٹ دور سے پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات کوئی شخص نزدیک سے تو اچھی طرح سے دیکھ سکتا ہے مگر دور سے اسے صاف دکھائی نہیں دیتا جسے بعید نظری کا نام دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ کم روشنی میں پڑھنا لکھنا، خراب روشنی، اعصابی کمزوری، اور باریک بینی ہوتی ہے۔

ضعف بصارت

کثرت مطالعہ، کثرت جریان خون، مردوں میں کثرت جریان، عورتوں میں کثرت سیلان، کثرت اسہال، یوریمیا، راس الانف کا موٹا ہونا، نقص تغذیہ، کثرت امراض جسمانی، امراض چشم، ضعف بصارت پیدا کر دیتے ہیں۔

نزول الماء یا موتیا بند

نزول الماء میں آنکھوں کی رطوبت جلیدیہ گدلی ہو جاتی ہے۔ اس گدلا پن کی وجہ سے بینائی کم ہونا

Scanned by CamScanner

شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ زائل ہو جاتی ہے۔ اسے عرف عام میں آنکھ میں پانی کا اترنا بھی کہتے ہیں۔ ابتدا میں آنکھوں کے سامنے بھنگے، مکھی، مچھر، پتنگے وغیرہ خیالی حشرات اڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے بعد چیزیں دگنی دکھائی دینے لگتی ہیں، ہر وقت آنکھوں کے سامنے روشنی سی محسوس ہوتی ہے۔ چاند ایک کی بجائے کئی نظر آتے ہیں۔ آہستہ آہستہ بہت روشن چیزوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اور بالآخر بینائی ختم ہو جاتی ہے۔

اس مرض میں بڑھاپے کی وجہ سے رطوبت جلیدیہ کی لچک کم ہو کر اس میں سختی آ جاتی ہے۔ بدن میں ردی اخلاط جمع ہو جاتی ہیں۔ اور دماغ سے فاسد رطوبات کا نزول ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ذیابیطس، ورم گردہ، مرگی اور آتشک وغیرہ بھی نزول الماء کا سبب بن سکتے ہیں۔ رطوبت جلیدیہ جو صحت کی حالت میں شفاف ہوتی ہے جب کسی مرض یا بڑھاپے کے سبب مکدر ہو جاتی ہے۔ تو اسے موتیابند کا نام دیا جاتا ہے۔ موتیابند تین اقسام پر مشتمل ہے۔ 1۔ موتیابند سفید۔ 2۔ موتیابند سبز۔ 3۔ موتیا سیاہ۔

نقاط۔ 1۔ روشنی کے ارد گرد رنگین حلقہ دکھائی دینا سبز موتیا کی ابتدائی علامت ہے۔

2۔ سبز موتیا کو کالا بند بھی کہتے ہیں اور یہ عموماً آتشکی مریضوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

3۔ پتلی کے پیچھے سفیدی مائل، سفید خاکستری مائل، نیلگوں یا عنبرین رنگ کا حلقہ کا نظر آنا موتیا بند ہونے کی پہچان ہے۔

4۔ سفید یا سبزی مائل حلقہ سے سفید موتیا، نیلگوں حلقہ سے سبز موتیا، اور عنبریں رنگ سے سیاہ موتیا کی پہچان کی جا سکتی ہے۔

5۔ نزول الماء اور موتیابند سبز دو علیحدہ امراض ہیں جن میں علامات فارقہ یہ ہیں کہ موتیا سبز میں پتلی کی رنگت سبز یا نیلگوں ہو جاتی ہے۔ ڈھیلہ چشم پتھر کی مانند سخت ہو جاتا ہے۔ پتلی سست اور بعید نظری کی شکائت ہو جاتی ہے۔ اور کنپٹی میں سخت درد ہوتا ہے۔ جب کہ نزول الماء میں ہمیشہ سر درد، یا درد شقیقہ ہوتا ہے۔ آنکھوں کے آگے بھنگے یا مچھر سے اڑتے نظر آتے ہیں کسی چیز کو غور سے دیکھتے رہنے سے ایک کی بجائے دو چیزیں نظر آنے لگتی ہیں۔

Scanned by CamScanner

شقیقۃ العین

شقیقۃ العین کو پنجابی زبان میں وردال کہا جاتا ہے۔ یہ ایک کثیر الوقوع مرض ہے جس کا حملہ ایک آنکھ پر ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات دوسری آنکھ بھی جتلائے مرض ہو جاتی ہے۔ یہ مرض مادی، انتقالی اور عرضی تین طرحوں پر ہوتی ہے۔ لہٰذا حسب ذیل حالات میں اس کا صدور ممکن الوقوع ہے۔

1۔ آنکھ کی کسی ایک یا دونوں رطوبات میں اعتدال سے زیادہ غلظت یا رقت ہونا۔

2۔ ان رطوبات میں اعتدال سے زیادہ زیادتی یا کمی ہونا۔

3۔ غلبہ یبوست کا ہونا۔

4۔ عنبیہ، صلبیہ یا مشیمیہ کا قرحہ یا ورم۔

علاوہ ازیں رمد چشم بکثرت جماع، کثرت استفراغ، جریان، آنکھ کے طبقہ عنبیہ یا شرائن میں سدہ کا وقوع، ضربہ سقطہ، آتشک، ضعف دماغ، احتباس نزلہ وحیض، گرم اغذیہ یا ادویہ کا بکثرت استعمال، موتیابند کے موقع پر اوپریشن کے سلسلہ میں بے جا یا زیادہ شگاف کرنا، موتیابند ہٹانے یا اخراج کرنے کے لئے سلائی کا زیادہ داخل ہو جانا، یا سلئی کی غلط گردش یا حرکت سے عموماً اس مرض کا صدور ہوا کرتا ہے۔

تشخیصی نقاط۔ ☆ اگر یہ مرض نوجوان لڑکیوں کو ہو تو سمجھیں کہ یا تو یہ احتباس طمث میں عرصے جتلا ہیں یا طویل عرصے سے اخراج منی سے محروم رہ رہی ہیں۔

☆۔ اگر یہ مرض نوجوان مردوں کو ہو تو ان کی جسمانی حالت سے پتہ چل جاتا ہے کہ انہیں یہ مرض کثرت جماع، یا جریان، یا آتشک، یا غلبہ یبوست، یا غلبہ حدت، یا عدم اخرج منی، وغیرہ میں سے کس وجہ سے ہوا ہے۔

☆۔ بوڑھوں کو یہ مرض عموماً کثرت غلبہ رطوبت یا یبوست یا نزول الماء کی وجہ سے ہوتا ہے

☆۔ اگر قرنیہ اور صلبیہ کے مقام اتصال پر سرخ نقاط یا سرخ لائن نظر آئے تو جان لیں کہ مریض عورت احتباس حیض اور مرد و عورت دونوں آتشک میں جتلا ہیں۔

☆۔ اگر آنکھ کی سیاہی میں سرخ دھبہ یا سرخ نقاط نظر آئیں تو یاد رکھیں کہ شقیقۃ العین بوجہ ورم یا

قرحہ عنبیہ ہے۔

☆۔اگر آنکھ کی سفیدی میں سرخی یا سرخ نقاط نظر آئیں تو جان لیں کہ مرض کی وجہ قرحہ ملتحمہ ہے۔

☆۔اگر قرنیہ کے اندر سفید داغ، نقطہ یا دھبہ نظر آئے تو یہ قرحہ قرنیہ کی دلیل ہے۔

☆۔اگر آنکھ کے طول و عرض میں سرخی پائی جائے تو اسے ورم مشیمیہ سمجھیے۔

☆۔اگر قرنیہ کے گرد سیاہی مائل یا اودے رنگ کا حلقہ نظر آئے تو یہ ورم پردہ صلبیہ پر دلالت کرتا ہے۔

انجام۔اس مرض میں آنکھ یا تو بیٹھ جاتی ہے، یا پھوٹ جاتی ہے یا باہر نکل پڑتی ہے۔ یا پھر آنکھ میں جالا اور پھولا پڑ جاتا ہے۔ جس سے آنکھ کی روشنی کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے اور آنکھ ناکارہ ہو جاتی ہے۔ اگر نزول الماء میں اس کا حملہ ہو تو رطوبت بیضیہ گندی ہو جاتی ہے جو اوپریشن یا کسی بھی علاج سے درست نہیں ہو سکتی۔ حقیقتاً یہ مرض آنکھ کے لئے پیغام موت ہے۔ شدید آلام کے لحاظ سے مریض کے لئے جیسا سخت تکلیف دہ ہے تو انجام آنکھ کی تباہی کے لحاظ سے سخت خطرناک ہے۔

آنکھ سے تشخیص امراض

☆۔جماع کے بعد فوری مگر عارضی ظلمت بصر ضعف دماغ کو ظاہر کرتی ہے۔

☆۔مریض کی آنکھیں قدرے باہر کو ابھری ہوئی ظاہر کرتی ہیں کہ وہ شخص کوکین خور ہے۔

☆۔خاصی باہر کو ابھری ہوئی آنکھیں مریض کے کھانسی، تشنج یا خسرہ میں مبتلا مریض کی ہوتی ہیں

☆۔عورت کی آنکھوں گرد نیلے حلقے اس کے حاملہ ہونے کی دلیل ہے۔

☆۔مریض کو نیچے اوپر، دائیں بائیں، دیکھنے سے اگر چکر آ جائیں اور وہ صرف سامنے سیدھا ہی دیکھ سکے تو خلل اعصاب میں مبتلا جانیں۔

☆۔کسی کے پپوٹوں اور ابروؤں کے درمیان معمولی سا ورم ظاہر کرتا ہے کہ مریض کو شدید کھانسی ہو رہی ہے۔

☆آنکھ کے زیریں پپوٹوں کے نیچے ورم ہونا برائٹس ڈیزیز کو ظاہر کرتا ہے۔

Scanned by CamScanner

☆۔ اگر بالائی پوٹے بغیر ہاتھ لگائے نہ اٹھائے جا سکیں تو سمجھیں کہ پوٹوں کو فالج ہو گیا ہے۔

☆۔ آنکھوں میں مریض کو چنگاریاں اڑتی محسوس ہوں تو سمجھ لیں کہ مریض کو دماغ یا معدہ کی خرابی یا جریان ہے۔

☆۔ آنکھیں زرد بھی ہو تا بسا اوقات امراض دماغ کا پتہ دیتی ہیں۔

☆۔ مریض اگر بتائے کہ میری آنکھوں کے آگے مو اور دھندی رہتی ہے تو کرم امعاء، دماغی رسولی، یا موتیا بند میں سے کسی مرض کی طرف دھیان دیں۔

☆۔ دل کی کمزوری، پٹھوں کی کمزوری، دماغ کی رسولی، یا دماغ میں اجتماع خون کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے تریڑے سے نظر آتے ہیں۔

☆۔ آنکھ کے پپوٹوں کا پھولنا خسرہ، چیچک، کی آمد کا پتہ دیتے ہیں۔ یا سوزش پردہ ملتحمہ اور خنازیر پر دلالت کرتے ہیں۔

☆۔ آنکھوں میں زردی کی کثرت خواہ وہ کسی طرح بھی پیدا ہوئی ہے مرض یرقان کو ظاہر کرتی ہے

☆۔ جو مریض حکیم کے پاس آ کر آنکھیں نہ ہلا سکے یا آنکھیں اوپر نہ کرے وہ لازمی طور پر مجلوق ہے۔

☆۔ آنکھ کی پتلی کا موٹا ہونا ضعف دماغ یا ضعف اعصاب یا گذشتہ زوال میں جلا رہنے کی دلیل ہے۔

☆۔ آنکھ میں سرخ ڈورے نہ ہونا اس کا سفید ہونا ضعف قوت مردمی کی دلیل ہے۔

☆۔ آنکھوں کو کم جھپکنے والا شخص دولت عقل سے محروم ہوتا ہے۔

آنکھ سے متعلق چند تشخیصی نقاط

1۔ اگر صبح کی ہلکی دھوپ میں بغیر چھتری کے باہر نہ نکلا جا سکے اور آنکھوں پر زور دینے سے آشوب چشم ہو جائے تو جان لیں کہ یہ کسی خبیث مرض یا سمیت کا اثر ہے۔

Scanned by CamScanner

2۔ اگر حاملہ کو سوزاک کا مرض ہو تو دایہ کے ہاتھوں سے بچہ کی آنکھوں کو بچائے رکھیں کہیں مواد لگنے سے نومولود کی آنکھیں ضائع نہ ہو جائیں۔

3۔ اگر طبقہ شبکیہ میں ورم آ جائے تو برائیٹس ڈیزیز کا علاج کریں۔

4۔ آئی رائیٹس کے گنٹھیاوی مریض کے گنٹھیا کا علاج کریں۔

5۔ آنکھ کے عصبی درد میں آتشک کا علاج کریں کیونکہ ایسا درد عموماً آتشک کی وجہ سے ہوتا ہے۔

6۔ اگر آنکھ کا عصبی درد صبح دس بجے سے سہ پہر چار بجے تک بڑھتا جائے اور اس کے بعد کم ہو جائے تو مریض نے لازمی طور پر کونین کا غلط استعمال کیا ہے۔

7۔ اگر درد عصبی سے آنکھ چھوٹی ہو جائے تو جان لیں کہ یہ بھی آتشک کا اثر ہے۔

8۔ بعض اوقات آنکھ میں ایسا درد ہوتا ہے جو کسی علاج سے بھی ٹھیک نہیں ہوتا اس کا صحیح علاج ٹھیک نمبر کی عینک لگانا ہے۔

9۔ گرم موسم میں اگر یکایک بصارت کم ہو جائے تو یقین جانیں کہ مریض نے پسینہ کی حالت میں سرد پانی سے غسل کیا ہے۔

10۔ اگر بغیر کسی معقول وجہ کے یکایک زوال بصارت ہو جائے تو یہ بوجہ سدہ عصبہ مجوفہ ہے

11۔ ناخونہ جب پتلی تک پہنچ جائے تو اس کے اوپریشن سے پوری بینائی نہیں لوٹ سکتی۔ بلکہ اکثر اوپریشن ناکام رہتا ہے۔ اس لئے ناخونہ کو پتلی تک پہنچنے سے قبل ہی کٹوا دینا چاہیے۔

12۔ اگر آنکھوں میں معمولی زردی آ جائے تو اسے یرقان نہ سمجھیں ایسا اکثر ہی بخاروں میں خون کے سرخ ذرات کے تباہ ہو جانے سے زردی آ جاتی ہے۔

13۔ اگر عمودی یا افقی چیز پوری نظر نہ آئے بلکہ اس کا کچھ حصہ یا اس کا نصف حصہ نظر آئے تو یہ عصب چشم کی خرابی جانیں۔

14۔ اگر عورت آنکھوں پر دباؤ محسوس کرے تو یہ امتلائی کیفیت ہے۔

Scanned by CamScanner

15۔ آنکھوں میں درمیانی درجہ کی زردی آ جانا۔ امتلائے جگر یا نزلہ اثنائے عشری کی دلیل ہے۔

16۔ اگر تیز روشنی یا سفید چیزیں مثلاً برف یا آگ دیکھنے سے آنکھوں کو تکلیف ہو تو یہ حالت آنکھ کی دیرینہ تکالیف کا پتہ دیتی ہے۔

خاص نقاط۔ ☆۔ اگر مریض آشوب چشم کو گنٹھیا ہو جائے تو اسے آشوب چشم نہیں رہتا۔

☆۔ آنکھ کا اندر گھس جانا، آنکھ کا سکڑ جانا، ایک آنکھ کا چھوٹا ہو جانا یا ایک آنکھ کا کسی طرف مڑ جانا یا پھر جانا ردی علامت ہے۔

☆۔ ایک آنکھ سے آنسو جاری ہونا، تاریکی پسند کرنا، روشنی سے نفرت، ایک طرف کو ٹکٹکی لگانا، آنکھ کا کھلا رہنا، پپوٹوں یا پلکوں کا نہ جھپکنا، آنکھ پر مکڑی کے جالے کی طرح کسی چیز کا جمع ہو جانا، موت کی علامت ہے۔

امراض گوش

اللہ تعالٰی نے کان کی ساخت بھی عجیب بنائی ہے۔ اگر بہ نظر عمیق دیکھا جائے تو اس میں صدہا عجائبات پنہاں اور مضمر نظر آئیں گے۔ پہلا دوسرا اور تیسرا حصہ پھر ان کے طبقات۔ حکما کے نزدیک اور طبی نقطہ نظر کے مطابق کان کی امراض کی تعداد 18 کے قریب ہے۔ جن میں مشہور و معروف یہ ہیں ۔ ورم گوش(Otitis)، درد گوش(Otalgia) ،سیلان گوش(Otorrhoea)، کان بجنا(Tinnitis)، ثقل سماعت(Deaf ness)اور کان کا میل (Ear Wax) کان میں کچھ پڑ جانا(Furiegn Body in the Ear) کان کی پھنسیاں(Ear Ezema) وغیرہ۔ ان امراض کے بارہ میں مختصر سے نقاط درج ذیل ہیں۔

ورم، درد، سیلان الاذن

کان کا درد عموماً سردی لگنے، دانتوں کی بوسیدگی، وجع المفاصل، کیڑا لگنا، کان میں پانی پڑ جانا، وغیرہ سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات جسم کے اوپر کے حصہ کے تمام درد کان میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں ۔ مزید یہ

Scanned by CamScanner

بھی ہوتا ہے کہ عصب سامعہ کی سوزش کان کے درد کا باعث بن جاتی ہے۔

نقاط۔1۔اگر بخار میں یا بخار اترنے کے بعد کان میں ورم اور درد ہو جائے تو سمجھ لیں کہ مریض کو یقیناً کونین دی گئی ہے۔اور یہ درد بوجہ استعمال کونین ہے۔

2۔بڑوں یعنی زیادہ عمر کے مریضوں میں اندرونی کان کی سوزش عموماً ذیابیطس یعنی شوگر کے سبب سے ہوتی ہے۔

3۔اگر گردن کے غدود بڑھ جائیں۔گردن اکڑ جائے اور پیچھے کی طرف کھنچ جائے تو اسے کان کا شدید ورم خیال کریں۔

4۔شیر خوار بچوں میں ورم اور درد گوش کے ہمراہ تشنج اور سیلان راس خلفی ہو تو اسے لازمی سرسامی بخار ہوگا۔

5۔اگر پیشاب کا رنگ عنبرین ہو تو اسے بخار کی کیفیت نہ سمجھیں بلکہ یہ درمیانی کان کا ورم (Otitis Media) ہے۔

6۔سردی کے اثر، بروز دندان، خنازیر، خناق وبائی، خسرہ اور چونے کی کمی سے سیلان گوش ہو سکتا ہے۔

7۔اگر بچہ رات کو دودھ پیئے تو اسے سیلان الاذن ہو جاتا ہے۔رات کو دودھ کا پینا بند یا کم کردیں تو سیلان گوش خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔

8۔ورم گوش کے ساتھ سینہ میں درد ہو تو یہ نمونیہ کی وجہ سے ہے۔

9۔اگر درد کان کی وجہ دانت، آنکھ، کان، یا حلق نہ ہو تو نمونیہ کی طرف توجہ دیں۔

10۔اگر دماغی تکالیف میں درد کان واقع ہو تو اندرونی شدید مرض کو کسی طور نہ بھولیں۔

نقاط خاص۔ حمیات حارہ میں اگر کان میں شدید درد ہو اور کان سے پیپ آنے لگے تو بچوں اور جوانوں کی موت کو قریب سمجھیں۔

-اگر بچوں میں ورم گوش کے ساتھ تشنج ہو جائے تو یہ ان کی موت کا پیش خیمہ ہے۔

Scanned by CamScanner

-مذکورہ بالا حالت بہرہ پن اور لقوہ پیدا کر سکتی ہے۔ اور اگر یہ مرض دماغ کی طرف بڑھ جا
تو یقیناً سرسام پیدا کر کے ہلاکت پر منتج ہوتی ہے۔

-کان کا گرم ورم، بخار کی شدت، اور اختلال حواس سات دن کے اندر موت کو دعوت دے
دیتے ہیں۔

-اگر کان کا ورم سات روز میں منفجر ہو جائے تو زندگی کی امید ہو سکتی ہے۔

بہرہ پن

شدت و خفت کے اعتبار سے اس مرض کے مختلف نام ہیں ۔طرش ، وقر ، صمم ، وغیرہ
طرش کو ثقل سماعت بھی کہا جاتا ہے۔ اور بطلان سے مراد بطلان سماعت ہے۔ جب کہ صمم پیدائشی
بہرہ پن کو کہا جاتا ہے۔ قوت دماغ اور عصب دماغ کی کمزوری، سوء مزاج سادہ و مادی، مواد غلیظ کا
بحران امراض حارہ مثلاً تپ محرقہ، یرقان صفراوی، خرابی خون، کن پیڑے، ورم لوزتین، نقرس، وجع
المفاصل، مرگی، بخار، چیچک، آتشک وغیرہ کا وجود، خارجی صدمات، سوراخ گوش میں خون، پیپ، میل
اناج کے دانے داخل ہونا، کیڑے، مسے، ورم قرحہ، زائد گوشت سے پیدا شدہ سدہ، و دیگر اعضاء کی
شرکت بہرہ پن پیدا کرنے کی وجوہات میں شامل ہیں۔

نقاط۔ ☆۔اگر مریض کو شروع سے ہی کوئی آواز سنائی نہ دے، کان کی بناوٹ ناقص ہو کان کے
اندرونی تجاویف اور کان کے اصل اجزاء مفقود ہوں تو یہ نقص پیدائشی ہے جسے صمم کہتے ہیں۔

☆۔اگر کثرت محنت، کثرت مباشرت، بڑھاپے یا کسی مزمن مرض کے نتیجہ میں یہ مرض پیدا ہوا ہو
تو یہ مرض ضعف دماغ یا ضعف اعصاب سے پیدا ہوا ہے۔

☆۔سخت گرمی اور سخت سردی کی برداشت، کانوں کے اندر گھبراہٹ و ثقل نہ ہو مگر کم سنائی دے تو یہ سوء
مزاج سادہ کی دلیل ہے۔

☆۔کان کے اندر گھبراہٹ درد، کان بھاری معلوم ہوں، خصوصاً سجدہ کرتے وقت ان میں اضافہ ہو تو
سوء مزاج مادی جانیں۔

☆۔اگر ثقل سماعت سے پہلے قے یا نکسیر آئے یا کسی مرض کا بحران ہو تو مادہ فاسدہ کے اجتماع کا نشان ہے۔

☆۔امراض حادہ اور امراض فساد کا پہلے واقع ہونا سبب پر دلالت کرتا ہے۔

☆۔اگر مریض بیان کرے کہ مجھے اس سے پہلے کوئی حاد مرض ہوا ہے یا درد دانت ہوا ہے تو ثقل سماعت بحرانی، انتقالی یا شرکی ہے۔

☆۔بہرہ پن سے قبل اگر کانوں سے پیپ یا خون آیا ہو یا سر پر کسی قسم کی چوٹ لگ گئی ہو تو سبب اس کا زخم، یا انجماد خون یا خلل عصب ہے۔

☆۔اگر کان میں گرانی، درد، تمدد، ہو اور ساتھ ہی ہذیان، قشعریرہ یا لرزہ وغیرہ کی شکایت ہو تو عصب میں ورم حار ہے۔

☆۔اگر بغیر تپ کے مندرجہ بالا علامات پائی جائیں تو ثقبہ میں ورم ہوگا۔

☆۔اگر محض ثقل، درد اور تمدد ہی ہے تو ورم بارد ہے۔

☆۔بلغمی یا صفراوی بلغمی دلائل کی زیادتی بلغمی مادہ کی زیادتی سے بہرہ پن کی دلیل دیتا ہے۔

☆۔اگر امتلاء معدہ کے وقت مرض میں خفت ہو اور کان کے نچلے حصہ میں بھاری پن معلوم ہو تو اسے شرکت معدہ جانیں۔

☆۔اگر اس کے بالکل برعکس ہو تا شرکت دماغ کا اشتباہ کیا جائے۔

☆۔اگر دوی طنین بغیر ثقل و تمدد ہو تو سبب اس کا ریم گوش ہے۔

☆۔اگر ان میں سے کوئی بھی سبب معلوم نہ ہو اور بوڑھوں کو یہ مرض لاحق ہو جائے تو ضعف قوت شامہ ہے۔

☆۔ثقل سماعت کی کوئی وجہ سمجھ نہ آئے تو مزمن ورم حلق، ولوذتین کی طرف توجہ دیں۔

☆۔کان کی سوزشی اور نزلی تکالیف میں دانتوں کا معائنہ ضرور کریں۔

☆۔بچوں کے بخار کی اگر سمجھ نہ آئے تو بچے کے کان کا معائنہ کیا جائے۔

Scanned by CamScanner

☆۔ کان کے اندر ایسی سفیدی جیسے چاک ہو اس سے عروق دموسیہ معدوم ہو جاتے ہیں۔ ایسا کسی مرض کی وجہ سے ہوتا ہے۔

نقاط خاص متعلقہ امراض گوش۔

1۔ حکۃ الاذن کے علاج میں تساہل سے زخم بن کر کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ جس سے ہڈی گل کر ناسور دماغ تک پہنچ جاتا ہے۔ جس سے تشنج ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

2۔ کان کے پیچھے کی ہڈی کا پھوڑا اکثر مہلک ہوتا ہے۔

3۔ کان کی لو کا خشک ہونا، کان کے میل کا خشک ہونا، کان کا مڑ جانا، امراض حادہ میں کان میں سخت درد کا اٹھنا، نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔

4۔ اگر بخار کی حالت میں بہرہ پن ہو جائے اور اس میں نکسیر پھوٹ پڑے یا اسہال شروع ہو جائیں تو ثقل سماعت خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔

5۔ اگر عصب سامع اور صماخ میں فرق آ گیا ہو یا تجویف صماخ بند ہو جائے تو یہ صمم لا علاج ہے۔

6۔ اگر تجویف میں فرق نہ ہو بلکہ عصب سامع قوت حس کو حس مشترک تک نہ پہنچا سکے تو اسے وقر کہتے ہیں جو خواہ نو مولود میں ہو خواہ عارضی نا قابل علاج ہے۔

7۔ اگر سماعت میں محض کمی یا نقصان ہو تو اسے طرش کہتے ہیں۔ اور کبھی کبھی بر سبیل مجاز ایک دوسرے پر اطلاق کر کے ثقل سماعت اور کری کہہ سکتے ہیں اور بوجہ ضربہ وسقطہ جس میں کوئی عصب ٹوٹ گیا ہو یا اس کی وجہ بڑھاپا ہو نا قابل علاج ہے۔

8۔ قے کے بعد پیدا ہونے والے طرش یا طرش حادث جو قریب العہد ہو قابل علاج ہے اس کا علاج کریں۔

Scanned by CamScanner

امراض دہن

دہن کے امراض میں منہ، زبان، حلق، دانت اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا ذکر آ جاتا ہے جن میں منہ کے چھالے (Thrush)، منہ آنا (Stomatitis)، منہ کی بدبو (Halitosis or Fatrosis)، سرطان لب (Cancer of the lips)، ہونٹ پھٹنا (Lips crack)، ہونٹوں کے چھالے (Herpes Labialis)، دانت کا درد (Tooth Ache or Odentalgia)، دانتوں کی میل (Tartar)، مسوڑھوں کی سوجن (Gigivitis)، ماسخورہ (Pyorrhoea)، زبان کی سوجن (Glossitis)، مینڈوا (Ranula)، شگاف زبان (Fissure of the tongue)، سرطان زبان (Cancer of the tongue)، زبان کا بڑا ہونا (Macro Glossia))، تھوک کا زیادہ آنا (Ptyalism)، لکنت (Stammering)، گلے پڑنا (Tonsilitis)، کوا گرنا (Elangation of the Uvola)، درد گلو (Pharyngitis) حلق کی پھنسیاں (Granular Pharyingitis)، آواز کا بیٹھ جانا (Afonia)، مشکل سے نگلنا (Dysphagia)، خناق (Diphtheria)، خنازیر (Scrafula)، کن پیڑے (Mumps)، وغیرہ شامل ہیں۔ مگر یہاں صرف ان امراض کا تذکرہ کیا جائے گا جن کی تشخیص کی جانا مشکل ہے باقی امراض کے بارہ میں صرف ان کی وجوہات کے بارہ میں ہی اشارے دیے جائیں گے۔ ملاحظہ ہو۔

قلاع و قروح دہن

بروز دندان، خرابی شکم، آتشک، حمل، پارہ یا اس کے مرکبات کا استعمال، امراض رحم، گرم ماکولات ومشروبات کا بکثرت استعمال، حمیات، قبض، حرارت جگر جراثیمی، التہاب معدہ، فساد خون وغیرہ کی وجہ سے منہ میں زخم یا چھالے ہو جاتے ہیں

نقاط۔1۔ اگر منہ سے معدہ تک خراش ہو ہر چیز چرتی محسوس ہو۔ قلاع کا انتہا کو پہنچنا ہو سکتا ہے۔

2۔ مستقل طور پر قلاع ہینگ کے مسلسل استعمال سے بھی ہو سکتا ہے۔

3۔ اگر ہر موسم گرما میں قلاع کی ترکیب ہو جائے تو اسے مزمن قلاع سمجھیں۔

4۔ اگر قلاع کے ساتھ زبان بھی سوجی ہوئی ہو تو یہ پرانے گنٹھیا کی نشانی ہے۔

5۔ اگر بخاروں کے بعد قلاع کی شکایت ہو تو ایسا حدت بخار کی وجہ سے ہوتا ہے۔

6۔ اگر منہ سے بدبو آئے، لعاب دہن بکثرت بہے، تو سمجھیں کہ قلاع سے آس پاس کے غدد پھول گئے ہیں۔ اس سے اسہال، ضعف ہضم، اور بخار ہو سکتا ہے۔

7۔ اگر مستقل طور پر قلاع دہن رہیں تو یقین کیجیے کہ یہ آتشک کا نتیجہ ہے۔ آتشک ٹھیک ہو جائے تو یہ بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

دانت کا درد

خرابی ہضم، دماغ کی خرابی، وجع المفاصل، نقرس، عصبی، جبلی یا دودی اور احتباسی وجوہات اور بچوں میں زیادہ میٹھا کھانے وغیرہ سے دانتوں میں درد ہو جاتا ہے۔

نقاط۔ 1۔ اگر بچوں کو قند سیاہ یا کھجور کھانے سے دانتوں میں شدید درد ہو تو ان بچوں کے دانتوں میں کیڑا ہوگا۔

2۔ اگر دانتوں میں درد یا دباؤ کی برداشت نہ ہو گرمی اور سردی دونوں میں اذیت ہو ظاہری طور پر ورم بھی نہ ہو تو زیرین دندان عصبی درد کو نہ بھولیں۔

3۔ اگر گرم ماکول و مشروب سے تکلیف ہو، سرد پانی سے راحت ملے تو یہ درد دندان حار ہے

4۔ اگر ٹھنڈی ہوا لگنے سے درد دندان بڑھ جائے تو اسے سرد کیفیت کا درد سمجھیں۔

5۔ اگر حرکت سے یا گرم اشیاء کے استعمال سے درد زیادہ ہو جائے، ٹھنڈی چیزوں سے آرام ملے تو اسے اشتعال جذبات جانیں۔

6۔ اگر عورت کو زمانہ حیض یا قبل از حیض دانتوں میں تکلیف ہو تو اس کا سبب رحم سے عصبی تعلق ہے

Scanned by CamScanner

7۔ دانتوں پر میل جمنا اور منہ سے بدبو ناحراب قسم کے بخاروں کی نشانی ہے۔

8۔ اگر ہر موسم میں دانتوں میں تکلیف ہو جائے تو گنٹھیا کا علاج کریں۔

9۔ بعض مریضوں کو درد دانت کی تکلیف نظر آتی ہے جب کہ مرض کان کا ہوتا ہے اس لئے درد کان کے علاج کی طرف توجہ دیں۔

10۔ بچوں کا سوتے میں دانت پیسنا کرم شکم کی علامت ہے۔

11۔ اگر بچہ ہر وقت دانت پیستا رہے تو جان لیں کہ اسے کوئی دماغی تکلیف ہے۔

12۔ پائیوریا دراصل دانت کی لثا ر العلم کے پیپ دار ورم کا نام ہے۔

کثرت لعاب دہن ۔ بدبوئے دہن ورم لوذتین

مانیا جمل، پارہ ور سکپور کے مرکبات کا استعمال، تیز و ترش ادویہ کا بکثرت استعمال، امراض حلق وغیرہ ان امراض کے مئوید کا سبب ہیں۔

منہ کی گندگی، قلاع و قروح لثہ، نمیات، بجر الانف، تسمم بول، پیاز، لہسن و مولی کا کھانا، امراض حلق اور بعض ادویات بھی بدبوئے دہن پیدا کر دیتی ہیں۔

ورم لوذتین بچوں میں زیادہ تر بلوغ سے قبل ہوتا ہے۔ جس سے بچے کی ناک کی چھوٹی گلٹیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ بچہ منہ کھول کر سانس لیتا ہے۔ اگر یہ عارضہ عرصہ تک رہے تو بچہ کا سینہ قدرے باہر کو نکل آتا ہے۔ کھانسی رہتی ہے۔ عام جسمانی صحت پر بھی اثر پڑتا ہے قوائے سامعہ، ذائقہ، اور شامہ میں بھی نقص پڑ سکتا ہے۔

☆۔ اگر صبح اٹھتے وقت سرہانہ پانی سے تر ہو چکا ہوا ایسا معلوم ہو کہ مریض نے تھوک کی قے کر دی ہوئی ہے، بوقت شب بکثرت لعاب دہن خارج ہوا ہو تو اس کی وجہ التہاب فم معدہ ہے

☆۔ اگر بدبوئے دہن میں کھانسی بھی آئے تو یہ پھیپھڑے سے نزول نزلہ متعفنہ دماغی ہے

☆۔ اگر کھانا کھانے کے بعد بدبو دہن میں کمی آئے تو اس کا تعلق معدہ سے ہے۔

☆۔ اگر مریض کو بخار ہو جائے تو التہاب لوذتین، غدد تحت الفک، گردن و بن گوش پر توجہ دیں

☆۔ ورم لوزتین کا بہت بڑھ جانا، ان کا ارغوانی رنگ اختیار کر لینا، ادویہ معمولہ کا ناکام ہونا موروثی سمیت آتشک کی علامت ہے۔

☆۔ اگر مریض یہ بیان کرے کہ حلق میں گیند سی اٹکی ہوئی ہے۔ آواز میں فرق آ جائے یہ ورم لوزتین کی بڑی نشانی ہے۔

☆۔ اگر عورتوں میں امراض حنجرہ و حلق کی کوئی ظاہری وجہ نظر نہ آئے تو خرابی رحم کی طرف توجہ دیں۔

☆۔ اگر اسہال معمولہ ادویات سے نہ رکیں تو کوا گرنے کا علاج کریں۔

☆۔ بڑے لقمہ کو نگلتے ہوئے تکلیف محسوس ہوتا یہ ورم مری کی وجہ سے ہے۔

☆۔ اگر تیز اور چٹ پٹی غذا نگلنے میں دشواری ہو جس میں بڑے یا چھوٹے لقمے کی قید نہ ہو قروح مری جانیے۔

☆۔ اگر غذا نگلتے وقت کہیں اٹکتی ہوئی محسوس ہو تو یہ سرطان مری ہے۔

☆۔ حلق میں کوا عموماً ہسٹریائی ہوتا ہے۔

☆۔ اگر تھوک کے ساتھ خون آئے جس کا رنگ سرخ ہو یہ نفث الدم دقی نہیں بلکہ یہ خون حلق سے آ رہا ہے

☆۔ اگر حلق میں ڈاٹ سا پڑا معلوم ہوا سے عصبی تشنج جانیں۔

☆۔ اگر مریض کا گلہ نہایت چکنا مثل وارنش کیے ہوئے ہو تو یہ پرانے نزلہ کی نشانی ہے۔

☆۔ اگر حلق میں بال، پر، یا کانٹے کے چبھن کا احساس ہو تو یہ بوجہ عصبی یا نزلہ کا اثر ہے

☆۔ اگر حلق میں انقباضی کیفیت ہو تو یہ امراض قلب کی وجہ سے ہے۔ جس میں گرم اغذیہ و اشربا یا گرم کمرے میں جانے سے دم گھٹتا اور اختلاج ہوتا ہے۔

☆۔ اگر حلق میں کھانے پینے سے درد نہ ہو بلکہ خالی نگلنے سے درد ہو تو اس کا سبب کثرت

Scanned by CamScanner

درکت ہے۔

☆۔اگر رات کو بستر سے ہاتھ باہر نکالنے سے حلق میں تکلیف ہو تو یہ الرجی (حساسیت (Allergy) کی نشانی ہے۔

☆۔اگر غذا حلق میں اٹکے اور ورم گھٹے تو اسے حلق کے عضلات کے فعل کی خرابی یعنی حلق کی فالجی کمزوری سمجھا جائے۔

☆۔اگر ناک اور مسوڑھوں میں سے خون نکلے اور حلق میں خطرناک قسم کا ورم ہو جائے تو سمجھ لیں کہ خراب قسم کے بخار میں دانے نہیں نکلے بلکہ دب گئے ہیں۔

☆۔اگر کھانسی معمولی ادویات سے ٹھیک نہ ہو تو یہ انقباض حلق ہے۔

☆۔اگر بچے کے حلق سے کوے کی سی آواز نکلے تو بچہ کو تشنج حجرہ ہے۔

☆۔حجرہ کے نیچے گرہ ہونا ریح البواسیر کے عوارض میں سے کوئی ایک ہے۔

خاص نقاط۔1۔اگر منہ سے بدبو آئے،لعاب دہن بکثرت بہے تو سمجھ لیں کہ قلع کے آس پاس کے غدد پھول گئے ہیں۔اس سے ضعف ہضم،بخار و اسہال وغیرہ پیدا ہو سکتے ہیں۔

2۔اگر مستقل طور پر قلاع دہن رہیں تو یہ آتشک کا نتیجہ ہے۔آتشک ٹھیک ہو جائے تو قلاع خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔

3۔اگر ماکول و مشروب ناک کے رستہ باہر آ جائیں تو ایسے مریض کو آتشک کہنہ کا مریض جانیں۔کیونکہ آتشک کہنہ نرم تالو اور کوے کو گلا کر تالو کی ہڈی کو بھی کھا جاتا ہے اور اس میں بڑا سوراخ کر دیتا ہے۔

4۔ماکول و مشروب ورم تالو،ورم حلق اور ورم زبان کی وجہ سے بھی ناک کے رستہ باہر آ جاتے ہیں کیونکہ یہ اورام ان اعضاء میں فالجی کمزوری پیدا کر دیتے ہیں۔

5۔بچوں کے قدرے متورم لوزتین جن سے کوئی تکلیف نہ ہو جوانی میں بغیر علاج کے ٹھیک

Scanned by CamScanner

ہو جاتے ہیں۔

6۔ ورم لوزتین بچوں میں بلوغ سے قبل ہو تو اس سے ناک کی گلٹیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ بچہ منہ کھول کر سانس لیتا ہے۔ اگر یہ تکلیف عرصہ تک رہے تو بچہ کا سینہ قدرے باہر نکل آتا ہے۔ کھانسی ہوتی ہے اور عام صحت پر بھی اثر پڑ جاتا ہے۔ قوت سامعہ، ذائقہ اور شامہ میں بھی نقص واقع ہو جاتا ہے۔

7۔ اگر مدقوق و مسلول کو بدبوئے دہن پیدا ہو جائے تو اسے سل و دق کے آخری درجات سمجھیں۔

ورم لثہ

منہ میں ہوائی اجزا کا اٹک جانا، خرابی شکم، حبس مواد معتاد، سوزاک، آتشک، مرض سکروی سے ورم لثہ پیدا کرنے کے اسباب میں داخل ہیں۔

نقاط۔ ☆۔ اگر مسوڑھے پھول کر اسفنج کی مانند ہو جائیں جن سے خون نکلے، خون کی کمی اور کمزوری ہو جائے تو اسے مرض سکروی کا نام دیا جاتا ہے۔ جسے وٹامن سی کی کمی قرار دیا جاتا ہے۔ مگر میرے نزدیک اس کا سبب نائٹروجنی مادہ کی کثرت ہے۔

☆۔ اگر زبان سیاہی مائل اور مسوڑھے سیاہ ہو جائیں تو اسے ٹائیفائیڈ بخار کا اثر جانیں۔

☆۔ اگر مسوڑھوں میں سخت تکلیف پیدا ہو جائے تو پارہ یا پارہ کے مرکبات کے غلط استعمال کا اشتباہ کیا جائے۔

☆۔ اگر مریض کا دانت نکلوانے کے بعد خون نہ رکے تو اسے مرض سکروی یا مریض کا دموی مزاج ہونا کہا جا سکتا ہے۔

آواز کا بھرانا، یا آواز کا بیٹھ جانا، وخناق

گرمی، سردی، تری، یا خشکی کا اثر، نزلہ، دھواں، زوردار آواز کا مسلسل اور طویل استعمال،

Scanned by CamScanner

شدید بکار، سدھور کا کھالینا، ارتدادالصوت کا فالج،سل، بور، سدو حجرہ، کی وجہ سے عموماً گلا بیٹھ جاتا ہے۔ غدد بن گوش اور غدد تحت الفک کے متورم ہونے سے خناق واقع ہو جاتا ہے۔ جس سے ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ پیٹھ میں بھی درد رہتا ہے۔ نکسیر چلتی اور گردن اکڑ جاتی ہے۔

☆۔خناق کے غلط علاج سے ناک اور منہ سے بکثرت جریان خون ہوتا ہے خناق کی جھلی سیاہ پڑ جاتی ہے۔

☆۔خناق میں نرم تالو پانی کی تھیلی کی طرح پھول جاتا ہے۔ اور کا ہے کو ابھی پانی کی تھیلی کی طرح پھول کر لٹک جاتا ہے۔

خاص نقاط۔1۔خناق سے جو مریض بچ جائے اس کا خاص خیال رکھیں اسے کسی وقت بھی فالج ہو سکتا ہے۔

2۔اگر خناق حلق کی بجائے گردن کے عضلات کی نسیج واصل میں ہو جائے تو وہ پھٹ یا پھول جاتی ہے اور یہ اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے۔

3۔دق کے آخری درجہ میں حلق کا پک جانا گویا موت کا پیغام ہے۔

زبان سے امراض کی تشخیص

☆۔زبان میں ایسی اینٹھن جس سے تلفظ بگڑ جائے کسی سخت مرض کے آنے کی خبر دیتی ہے۔

☆۔اگر مریض کی زبان تالو سے لگ جائے تو سبب اس کا شدت یبوست ہے۔

☆۔زبان کٹی ہوئی، پھٹی ہوئی، جلی ہوئی، متورم، سیاہ، بودار، زخمی، اور خشک چمڑے کی طرح اکڑی ہوئی یا سکڑی ہوئی ہو تو یہ خراب بخاروں کی وجہ سے ہے۔

☆۔اگر زبان باہر نکالنے پر لرزے تو جان لیں کہ یہ بھی خراب بخار کی وجہ سے ہے۔

☆۔زبان کا حرکت نہ کرنا یا کانپنا دماغ کے ماؤف ہونے کی دلیل ہے۔

Scanned by CamScanner

☆ ۔معاج کو دکھانے پر زبان آہستہ سے باہر نکلے اور پھر اندر جانے میں دیر لگائے دماغ پر امتلائی دباؤ ظاہر کرتا ہے۔

☆ ۔ زبان ایک جانب گھستی چلی جائے تو اسے زبان کا فالج سمجھیں۔

☆ ۔زبان کی دبازت اور اس پر دانتوں کے نشان اعصابی خرابی یا التہاب معدہ کو ظاہر کرتے ہیں۔

☆ ۔زبان سرخ اور چمکدار ہونا معدہ یا آنتوں کی سوزش کو ظاہر کرتا ہے۔

☆ ۔زبان پر موٹی سفید میل خرابی ہضم اور موٹا زرد میل صفراوی خرابی کی علامت ہے۔اسی طرح بھورا یا سیاہ میل کی بخاروں کو ظاہر کرتا ہے۔

☆ ۔ زبان پر خشکی یا خشک سیاہی مائل میل اور کانپتی ہوئی زبان معدے یا آنتوں کے تپ یا تپ میعادی کا پتہ دیتی ہے۔

☆ ۔تپ صفراوی میں زبان سوکھتی اور اس پر کانٹے سے چبھتے محسوس ہوتے ہیں۔

☆ ۔زبان کی سرخی سوزش معدہ کا پتہ دیتی ہے۔

☆ ۔زبان کی سرخی یا زبان کے کنارے اور نوک سرخ اور درمیان سے سفید، زبان کی نوک اور کناروں پر چھوٹے چھوٹے دانے، زبان پھٹی ہوئی جس کے ساتھ بخار نہ ہو سوزش معدہ اور خرابی معدہ کی علامت ہے۔

☆ ۔زبان تھر تھرانے لگے، زبان یا تو سرخ ہو جس پر خشکی بہت ہو، زبان پھٹی ہوئی اور اس پر خاکستری میل، بے خوابی، بے چینی، ہذیان، اختلال حواس، غشی کی حالت تپ محرقہ میں ہوتی ہے۔

☆ ۔زبان پر سفید تہہ جمی ہو اور اس پر سرخ دانے تپ مطبقہ کا اظہار ہے۔

☆ ۔منہ کی تلخی، پیاس کی زیادتی، زبان کی خشکی تپ صفراوی کی علامت ہے۔

☆ ۔زبان پھیکی، چوڑی، لیلجی جس کی نوک چوڑی اور کنارے دبے ہوئے ہوں اور سطح زبان پر

Scanned by CamScanner

ایک جیتی تپ بھی ہو یہ عموماً نقرس ،قلت الدم ،معدہ کے طبقہ عضلیہ کی کمزوری اور کثرت

شراب نوشی میں پائی جاتی ہے۔

☆۔زبان پر ذکی الحس زخم کمی خون کی دلیل ہے۔جس میں نقص تغذیہ کی وجہ سے غشا مخاطی

فاسد ہو جاتی ہے ۔

☆۔کسی چیز کا مزہ نہ آنا ،زبان کی بے حسی ،بولا نہ جانا ،باہر نکالنے سے زبان کا لرزنا مریض کی

فالجی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔

☆۔زبان کا سیاہ ہو جانا ،اس سے خون نکلنا ،زبان کا ہلانا دشوار ہو کسی بخار کی وجہ سے ہوگا۔

☆۔زبان کا نیلا اور سرد پڑنا کمی دوران خون کی نشان دہی کرتی ہے۔

☆۔زبان کی نوک پر مرچ کی سی جلن پیدا ہو تو ظاہر ہوگا کہ مریض نے گرم چیزیں استعمال کر

کے صفرا پیدا کر لیا ہے۔

☆۔منہ ورم سے بھر جائے رات کو سخت درد ہو تو یہ نقرس پر دال ہے۔

☆۔اگر بخاروں کے بعد زبان میں لکنت آ جائے تو مریض فالج تشنج ،سرسام ،یا خراب

بخار میں مبتلا رہ چکا ہے یا اس نے کمی دوا مثلاً کچلہ وغیرہ استعمال کیا ہے۔

☆۔زبان پر گوبھی کے پھول کے سے دھبے یا چوڑے دبیز نشان جن میں سے

زردی مائل رطوبت نکلتی ہو ،اکثر آتشک کا پتہ دیتے ہیں یہ سرطان زبان نہیں۔

☆۔زیرین مسوڑھوں اور زبان کے درمیان گوشہ دہن کی سمت میں ایک نرم گول جھلی ساخت

سے پھنگے کی طرح سے پیدا ہوتی ہے۔جو بڑھتے بڑھتے بیضہ مرغ کے برابر ہو جاتی ہے اس میں درد

اور ورم نہیں ہوتا۔یہ حالت عموماً فساد خون کے مریضوں میں پائی جاتی ہے۔

نقاط خاص۔ 1۔منہ میں آبلے ہوں ،زبان سیسہ کے رنگ کی طرح ہو جائے تو مریض کا

Scanned by CamScanner

انجام خراب ہوگا۔

2۔زبان کی نیلگونی دوران خون کے کم وبیش انسداد کا پتہ دیتی ہے جس کا نتیجہ عموماً بد ہی ہوتا ہے۔

3۔ہیضہ اور چیچک میں زبان پر سیاہ مائل کا پایا جانا بری علامت ہے۔

4۔زبان کا میل یکا یک دور ہو جائے ،زبان زخم کی مانند سیاہ و چمکدار نظر آئے تو یہ مہلک علامت ہے۔

5۔زبان کے شدید اور کثیر ورم جس کا سبب عموماً آتشک کہنہ ہوتا ہے میں اگر زبان منہ میں نہ سمائے منہ سے باہر نکل پڑے ایسا ورم عموماً مہلک ہوتا ہے۔

6۔تمام حاد امراض میں کانپتی ہوئی زبان خراب علامت ہے۔

7۔اگر زبان کے درمیانی حصہ کی بالائی سطح سے میل کے بڑے بڑے ٹکڑے علیحدہ ہو جائیں اور زبان سرخ، ہموار اور چمکدار نظر آئے تو صحت کاملہ میں دیر ہوگی، بلکہ اندیشہ ہے کہ مرض عود کر آئے گا۔

8۔اگر زبان پر کھرنڈ آجائیں اور خشکی بڑھ جائے یہ شدت مرض کی دلیل ہے۔اور اگر یہ کھرنڈ گر جائیں اور زبان سرخ، چمکدار، چکنی اور شگاف دار ہو جائے تو یہ مرض کی اور بھی شدت کو ظاہر کرتی ہے۔

9۔خشک زبان تر ہو جائے اور آہستہ آہستہ صاف ہونے لگے تو بہت جلد صحت کاملہ نصیب ہوگی۔

امراض صدر

کھانسی

طبیعت خود مدبرہ و بدن ہے۔ہوائی نالیوں میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے جب

طبیعت مدبرہ اپنی کوشش کرتی ہے اور زور لگانے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کا نام کھانسی ہے۔ کھانسی کی وجوہات میں نزلہ وزکام، گلے کی خراش، ورم لوزتین، کوا گرنا، ہوائی نالیوں کی بندش یا ان کا تشنج، پھیپھڑے یا ان کی جھلیوں کی سوزش، اتساع شعب، گردوغبار، سوءِ ہضم مزمن، وجع المفاصل، امراض گوش، امراض حلق، بعض امراض قلب، ورم گردہ مزمن، احتباس اخراج مواد مثلاً عسر احتباس طمث، اگزیما، خسرہ، تپ محرقہ، اور آتشک شامل ہیں۔

نقاط۔ ☆۔ اگر سینہ میں بوجھ اور جکڑن محسوس ہو۔ بار بار خشک کھانسی آئے۔ جو رات لیٹتے وقت اور صبح بیدار ہوتے وقت زیادہ ہو جائے۔ دو تین روز بعد بلغم پیدا ہو کر تر کھانسی ہو جائے یہ بڑی اور متوسط ہوائی نالیوں کی سوزش کو ظاہر کرتی ہے۔ جو عموماً نزلہ وزکام کا بڑھ کر ان ہوائی نالیوں میں پہنچ کر ان میں سوزش پیدا کر دیتا ہے۔

☆۔ اگر سردی لگ کر بخار ہو جائے۔ نبض اور تنفس میں تیزی آ جائے۔ کھانسی کی تکلیف زیادہ ہو۔ لیٹنا محال ہو جائے۔ تو یہ چھوٹی ہوائی نالیوں کی سوزش ہے۔

☆۔ بچوں میں جب تنفس شہقی ہو سانس لیتے وقت پسلیاں اندر کو کھنچتی ہوں۔ یہ سوزش شعب ہے جسے ڈبہ کہا جاتا ہے۔

☆۔ اگر کھانسی دوروں کے ساتھ ہو جس سے مریض کمزور ہوتا جائے تو اسے ہوائی نالیوں کی کمزوری اور پھیلاؤ سمجھیں۔ اس سے پھیپھڑوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

☆۔ حلق، قصبۃ الریہ، اور پھیپھڑوں کی غشا مخاطی گرمی، سردی، اور خشکی سے اثر پذیر ہو کر وہاں سوزش ہو جاتی ہے۔ جس سے رطوبات نزلی مترشح ہو کر ان سے کھانسی ہو جاتی ہے۔

☆۔ اگر مریض لیٹنے میں کھانسی کی زیادتی کی شکایت کرے تو لہاۃ کوا کا خیال کیا جائے۔

☆۔ اگر بلغم، کمی خون یا عظم طحال میں کھانسی ہو تو کھانسی کو جگر و طحال کی خرابی سے جانیں جسے ہمدردی کھانسی کا نام دیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

☆۔ اگر بچوں کی کھانسی کسی علاج سے ٹھیک نہ ہو تو کرم شکم کی طرف توجہ دیں۔

☆۔ باریک نالیوں کی سوزش اور بلغم کی زیادتی والی کھانسی پرانی ہو کر دمہ کی طرح ہو جاتی ہے

☆۔ دائیں طرف لیٹنے سے کھانسی کی زیادتی یا تکلیف جگر کے اشتراک سے ہوتی ہے۔

☆۔ دم گھٹنے والی کھانسی کو قصبۃ الریہ کی خشکی جانیں۔

☆۔ تیز اور سرد ہوا میں کھانسی میں کمی آنا سعال حار پر دلالت کرتا ہے۔

☆۔ اگر سانس لیتے ہوئے نتھنے اوپر کو اٹھیں تو شدید برانکائیٹس کو ظاہر کرتے ہیں۔

☆۔ خشک کھانسی کا دیر تک رہنا، سانس میں سیٹی کی سی آواز آنا اس امر کی دلیل ہے کہ مریض کو کچھ عرصہ قبل لازمی طور پر نمونیہ ہو چکا ہے۔

☆۔ قلبی کھانسی ٹھسکے دار ہوتی ہے اور ذرا سی محنت یا معمولی کام کرنے سے ہونے لگتی ہے۔

☆۔ سلیٹی رنگ کا بلغم یا تو تمباکو نوشوں یا نمونیہ کے مریضوں کی کھانسی میں خارج ہوتا ہے۔

☆۔ نوجوانوں کی سعال نزلی تین چار ہفتوں میں ٹھیک نہ ہو تو سل کی طرف توجہ دیں۔

☆۔ اگر نوجوان لڑکیوں کو بار بار تشنجی کھانسی اٹھے تو اسے عصبی کھانسی تصور کریں۔

☆۔ کھانسی میں کوے یا کتے کی سی آواز ظاہر کرتی ہے کہ حلق میں بلغم کا اجتماع ہے اور ادوات الصوت پر بلغم اثر انداز ہے۔

☆۔ اگر کھانستے وقت درد ہو اور دور دھال تک جائے تو قلاع معدہ کی طرف توجہ دیں۔

☆۔ اگر کوئی چیز نگلتے وقت کھانسی اٹھے تو اسے حلق کا ورم جانیں۔

خاص نقاط۔ 1۔ بعض اوقات جگر کی خرابی سے کھانسی ہو جاتی ہے۔ جس کا نشان بھی ہے اس میں جگر کا علاج کریں۔

2۔ ذات الجنب اور ذات الریہ کے غلط علاج سے کھانسی مدت تک پیچھا نہیں چھوڑتی۔

3۔ عورتوں میں ماہواری کی خرابی سے انیمیا (Anemia) اور کلوروسس (Chlorosis)

Scanned by CamScanner

کے بعد کا نزلہ اور سعال بہت سخت ہوتے ہیں۔ جس میں ادویہ معمولہ کام نہیں کرتیں اور اگر بروقت ان کا صحیح علاج نہ کیا جائے تو اکثر سل ودق ہو جاتی ہے۔

4۔ بعض اوقات زحیر مزمن اور خارش دب جانے سے کھانسی ہونی شروع ہو جاتی ہے جو زحیر یا خارش کا علاج کرنے سے ہی ٹھیک ہو سکتی ہے۔

5۔ کالی کھانسی میں کم عمر بچہ لگا ہے بالکل مردہ نظر آتا ہے۔

6۔ سعال ید میں پھیپھڑے شد کے دوران خون میں رکاوٹ سے اطراف میں ورم ہو جاتا ہے جو سخت خطرے کا سگنل ہے۔

7۔ کپڑا بننے کے کارخانوں میں کام کرنے والوں کو روئی کے ریشے اندر جانے سے جو کھانسی ہوتی ہے اس کا فوراً تدارک کیا جائے ورنہ وہ ٹی۔ بی میں مبتلا ہو کر لقمہ اجل بن سکتے ہیں۔

8۔ احتباس حیض میں بعض عورتوں کو کھانسی کی شکائت ہو جاتی ہے ان کا علاج احتباس کا کرنے سے کھانسی جاتی رہتی ہے ورنہ نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔

مریض کے سانس سے بیماری کی تشخیص

1۔ گہرا سانس اکثر سل اور خرابی پھیپھڑہ کو ظاہر کرتا ہے۔

2۔ سانس کی تنگی کی وجہ عموماً دمہ اور بگڑا ہوا زکام ہوتے ہیں۔

3۔ اگر سانس سے بدبو آئے تو یہ قبض، گوشت خورہ، سیسہ خوری، بدہضمی، اور امراض گلو کی نشان دہی کرتا ہے۔

4۔ چھوٹے چھوٹے سانس آئیں تو امراض پرانا زکام، خرابی شش، سوزش جگر، سل، نمونیہ اور استسقاء میں سے کسی مرض کی طرف خیال کریں۔

5۔ اگر کسی مزمن مرض کے مریض کے سانس میں بلغم بولنے لگے اور دم اکھڑ جائے تو مریض کی زیست کی امید سے دستبردار ہو جائیں۔

Scanned by CamScanner

دمہ یا ضیق النفس

کھانسی کی طرح دمہ کی بھی دو اقسام ہیں۔ 1۔ دمہ قلبی۔ اور 2۔ دمہ شعبی۔ دمہ شعبی بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک دمہ تر یعنی دمہ بلغمی اور دوسرے دمہ خشک یعنی دمہ عصبی تشنجی۔ اس کے علاوہ بھی دمہ کی کئی اقسام ہیں مثلاً دمہ وری۔ دمہ شرکی۔ دمہ استرخائی۔ دمہ دخانی اور دمہ احتباسی وغیرہ

دمہ نزلہ وزکام، نمونیا، خسرہ، وراثت، عصبی کمزوری، نقرس، وجع المفاصل، سمیت ملیریا، بواسیر الانف، خناذیق الانف، بوروقروح، تبدیلی موسم، ناموافقت ماحول، قبض، مخالف غذا، فضلوں کی چٹنی، ہوا میں دخان وخراش کنندہ ذرات کی موجودگی، ماہواری کی خرابی، حبس دم بواسیر، نفخ معدی، ورم وخصیہ الرحم کے بعض امراض، حمل، غذا کی بے اعتدالی، بدہضمی، اور ورم گردہ مزمن وغیرہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔

☆۔ دمہ کے دورہ کے وقت اگر شری، صرع، یا دیوانگی کا عارضہ ہو جائے تو اس دمہ میں دماغ کی شرکت خیال کریں۔

☆ امراض قلب، خفقان وغیرہ کی وجہ سے ہونے والے دمہ کو دمہ قلبی کہتے ہیں۔

☆۔ اگر کسی کو بارش یا محض بادل کا ٹکڑا دیکھنے سے دمہ کا دورہ ہو جائے تو یہ حساسیت ہے جو موروثی سمیت کا اثر ہے۔

☆ کمسن بچوں میں جو دمہ دیکھا گیا ہے وہ ان کے والدین میں آتشک یا سوزاک کی سمیت کا اثر ہوتا ہے۔ خواہ یہ سمیت اکتسابی ہو یا موروثی۔

☆۔ چلنے پھرنے سے سانس پھولنا، کھانسی میں زیادتی ہونا، دل کا اکثر دھڑکنا، لیٹنے سے قدرے آرام آنا، اٹھ کر چلنے پھرنے یا کھانا کھانے کے بعد تکلیف کا زیادہ ہو جانا، ضعف قلب پر دلالت کرتا ہے جسے دمہ قلبی کہتے ہیں۔

☆ ضعف قلب یا ضعف گردہ کے مریضوں کو دمہ کے دورے رات کو ہوتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

☆۔ دمہ بلغمی میں سینہ میں خرخراہٹ، بلغم کا بدقت اخراج، منہ کا ذائقہ کڑوا یا نمکین، سانس لینے میں سخت دقت، ٹھنڈی ہوا سے آرام نبض عظیم ہوتی ہے۔

☆۔ تھوک میں کمی تشنگی، آواز باریک، سینہ کے عضلات میں استرخا، دمہ صفراوی کی نشانی ہے

☆۔ میں گرانی بلغم کا بدقت اخراج، باری اشیاء سے مرض میں شدت سردی کے دمہ کو ظاہر کرتا ہے اور یہ عموماً بوڑھے اشخاص کو عارض ہوتا ہے۔

☆۔ مریضان دمہ کو اگر سینہ میں بوجھ محسوس ہو تو مادہ مرض سینہ میں ہے۔

☆۔ دمہ کے مریضوں کو ریہ میں سوزش اور خلش ہو تو مادہ مرض عضلات اور غشاء میں ہوتا ہے۔

☆۔ اگر مریضان دمہ کی بلغم آسانی سے نکلے تو مادہ مرض کو قصبۃ الریہ کے نزدیک خیال کریں۔

☆۔ سخت کھانسی میں بلغم کا بدقت نکلنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ مادہ مرض قعر ریہ میں ہے۔

☆۔ اگر بلغم بدقت خارج ہو اور ساتھ دوار کی بھی علامت پائی جائے تو پھر مادہ مرض کو دیافرغما یعنی حجاب حاجز میں تصور فرمائیں۔

☆۔ مریض کے رخساروں کی سرخی مادہ مرض کا ریہ میں داخل ہونے کا پتہ دیتی ہے۔

☆۔ ریہ کا گوشت چونکہ بہت نازک ہوتا ہے اس لئے ذرا سی سردی سے ذات الریہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

☆۔ سینہ کی فراخی، آواز کا قوی ہونا، نبض عظیم، سرد ہوا سے آرام، گرم مزاج ہونے کی دلیل ہے۔

☆۔ آواز نرم اور میٹھی ہوئی ہو، سانس لینے میں خرخراہٹ پیدا ہو، پلکیں اور آنکھیں متورم رہتی ہوں، رخساروں کا گوشت نرم اور ڈھیلا ہو تر مزاج والے کی نشانی ہے۔

Scanned by CamScanner

☆۔ آواز بھر بھری، خشکی کے غلبہ سے سانس لینے میں تنگی عموماً آتشک والوں کی ہوتی ہے۔

☆۔ اگر کھانسی میں غلیظ رطوبت نکلے تو یہ ریہ کی رطوبت ہے۔

☆۔ پیاس زیادہ، دل کی دھڑکن میں زیادتی، معدہ میں جلن، نبض سریع اور متواتر، سانس میں تیزی، ہو تو مرض قلب کی مشارکت سے ہے۔

☆۔ آواز نکالتے وقت یبوست کے نشانات پائے جائیں حرارت محسوس ہو تو یہ بہ سبب پھیپھڑوں کی خشکی کے ہے۔

☆۔ گرم اشیاء سے فائدہ پھیپھڑوں کی سردی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

☆ معدہ میں ریاح ہو تو ریاح کے حبس کی وجہ سے تنگی تنفس ہو جاتی ہے۔

☆۔ بقول شیخ الرئیس دمہ، ضیق النفس، اور ربو کے مریضوں میں نبض خفقانی ہوتی ہے۔

نقاط خاص۔ 1۔ اگر کسی کو بار بار پیشاب آئے اور اس کے ساتھ چھینکیں بھی آئیں تو سمجھ لیں کہ مریض کو دمہ کا دورہ ہونے والا ہے۔

2۔ دمہ کا فوری علاج کرائیں غلط علاج سے استسقائے لحمی بلکہ یہاں تک کہ ٹی بی ہونے کا خطرہ ہے۔

3۔ اگر ب مریض کے چہرہ کا رنگ فق ہو جائے یا نیلگوں ہو جائے تو جان لیں کہ مریض کو دمہ کا دورہ فوراً ہونے والا ہے۔

4۔ ضعف دل اور ضعف گردہ کے مریضوں کو دمہ کے دورے رات کو ہوتے ہیں دن کو کبھی کبھار ہی دورہ ہوگا یا کبھی بھی نہیں ہوگا۔

5۔ کروٹ لینے سے مادہ کا ایک جانب سے دوسری جانب انتقال ظاہر کرتا ہے کہ مریض بہت دیر بعد تندرست ہوگا۔

6۔ خشک کھانسی اور خشکی کی علامات پھیپھڑے کی سردی کو ظاہر کرتی ہے یہ قسم اکثر دق کی آخری

Scanned by CamScanner

سبب ہے۔

7۔ سینہ میں تنگی، آلات ہوا کے کشادہ نہ ہونے سے ایک قسم کا دمہ پیدا ہوتا ہے جسے دمہ خلقی یا پیدائشی دمہ کہا جاتا ہے اور یہ لا علاج ہے۔

8۔ شانوں میں درد، فقرات و گردن میں تکلیف، بیماری کے لا علاج ہونے کی دلیل ہے۔

9۔ آنکھیں نیچے بیٹھ جائیں، ناخن سفید پڑ جائیں، آواز باریک ہو جائے تو مریض کو لا علاج سمجھیں۔

☆۔ امراض حادہ، ذات الریہ، اور ضیق النفس میں اختلاط ذہن کا ہونا ردی علامت ہے۔

ذات الجنب اور ذات الریہ

ذات الجنب درد پسلی اور ذات الریہ نمونیا کو کہا جاتا ہے مگر دونوں امراض خسرہ اور کالی کھانسی سے متشابہ ہیں۔ مگر دونوں کی موجودگی اور مخصوص قسم اس مرض کو ممتاز کر دیتی ہے۔ ذات الریہ میں ایک یا دونوں پھیپھڑے مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں اور یہ مرض عورتوں کی نسبت مردوں اور بچوں اور بوڑھوں کی نسبت جوانوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ تنفس کی تیزی، چہرہ اور آنکھوں کی سرخی، مریض کی پریشانی اور گھبراہٹ اس مرض کی تشخیص کی معاون ہیں۔ یہ مرض اچانک شروع ہوتا ہے عام کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ سر اور کمر میں درد، بچوں میں قے، حرارت بدن بڑھ کر 103 یا 104 تک ہو جاتی ہے۔ جو تقریباً ایک ہفتہ تک یونہی رہتی ہے۔ ماؤف جانب چبھن کے ساتھ درد، تیسرے یا چوتھے دن لوہے کے زنگار کے رنگ کا بلغم آنا شروع ہو جاتا ہے۔ نبض اور سانس کی نسبت 1 اور 2 کی ہو جاتی ہے۔ اور وہ مقدار میں کم اور تیز رنگ کا ہو جاتا ہے۔ بحران پانچویں۔ ساتویں یا نویں دن وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ذات الجنب اور ذات الریہ کا فرق معلوم کر کے علاج کرنا چاہیے۔

ذات الجنب	ذات الریہ
1۔ اس میں بخار خفیف اور درد شدید ہوتا ہے۔	1۔ اس میں درد خفیف اور اور بخار شدید ہوتا ہے۔
2۔ بلغم سفید اور چپکدار ہوتا ہے	2۔ اس میں بلغم مثل زنگ کے خارج ہوتا ہے۔

ذات الجنب	ذات الریہ
3۔ابتدائی درجہ میں رگڑ کی سی آواز سنائی دیتی ہے۔	3۔سینہ پر بالوں کے گچھا کے دبانے کی سی آواز سنائی دیتی ہے۔
4۔سینہ کو ٹھونکنے سے ٹھوس آواز آتی ہے جو بیٹھنے، لیٹنے یا کروٹ لینے سے بدل جاتی ہے۔	4۔ٹھوس آواز جو کسی صورت نہیں بدلتی۔ سانس کی رفتار تیس سے چالیس فی منٹ ہو جاتی ہے۔
5۔بولنے پر سینہ پر ہاتھ رکھنے سے ارتعاش سی محسوس ہوتی ہے۔	5۔ارتعاش صوتی محسوس ہوتی ہے۔
6۔ذات الجنب درد پہلو کو کہتے ہیں۔	6۔ذات الریہ درد پھیپھڑہ کو کہتے ہیں۔
7۔شدت درد میں کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی برچھی چبھو رہا ہے۔	7 ۔درد کھانسنے اور سانس لینے سے بڑھتا ہے۔ جس طرف کا پھیپھڑہ متورم ہو اس جانب کا رخسار سرخ ہوتا ہے۔
8۔یہ درد پستان سے نیچے ہوتا ہے جس کی ٹیس بغل تک جاتی ہے۔	8۔پسلی اور بغل کے پاس دھیما دھیما درد ہوتا ہے
9۔اس مرض میں پھیپھڑے کے غلاف میں ورم ہوتا ہے جسے پلوریسی کا نام دیا گیا ہے۔	9۔اس میں پھیپھڑے کی ساخت میں ورم ہوتا ہے۔اس کی چھ اقسام ہیں۔جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ذات الریہ کی چھ اقسام یہ ہیں 1۔ذات الریہ نفسی۔جو خسرہ اور زکام کے درمیان ہوتا ہے۔2۔ذات الریہ عفنیہ۔اس میں مریض کمزور ہوتا ہے مگر کھانسی اور دم کشی عام ہوتی ہے۔3۔ذات الریہ فریلینڈ۔یعنی لوبر نمونیہ 4۔ذات الریہ جبشی۔یہ نمونیہ خسرہ و زکام کے بعد ہوتا ہے۔5۔ذات الریہ ہیموفیلس۔اس میں ہوائی نالیوں میں ورم آ جاتا ہے، اور یہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے۔6۔ذات الریہ سعالی۔اس کو برانکو نمونیہ بھی کہتے ہیں۔یعنی وہ نمونیہ جس میں کھانسی بھی ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

ط۔ ☆اگر مریض کا چہرہ گھبرایا ہوا، ممتلی ہو، نتھنے خوب پھولے ہوئے ہوں۔ دہن کے قریب ے نکل آئیں، تو مریض کو شدید نمونیا سمجھیے۔

☆شدید نمونیا میں نبض اور تنفس میں ایک اور دو کا تناسب ہوتا جاتا ہے۔

☆اگر نمونیا میں سرسامی کیفیت ہو جائے تو اسے سرسام مت سمجھیں بلکہ یہ قبض کی علامت ہے

☆نمونیا کے غلط علاج میں غلاف الریہ میں رطوبت بھر جاتی ہے جسے استسقاء الصدر یا ذات الجنب کہتے ہیں۔

☆اگر ہلکا ہلکا بخار رہے طبیعت گری گری رہے، بخار کی تیزی ٹوٹ جائے تو جان لیں کہ غلاف الریہ کی رطوبت پیپ میں منتقل ہو گئی ہے۔ جسے پلیوریسی کا نام دیا جاتا ہے۔

☆بائیں جانب سینہ کا اندر کو دبا ہونا، خصوصاً حرکت قلب کے ساتھ ظاہر کرتا ہے کہ غلاف الریہ پہلے سے موجود نمونیا کی وجہ سے اندر چپک گیا ہے۔

☆اگر ہر وقت میٹھا میٹھا درد رہے، طبیعت گری گری رہے ساتھ تھوڑا سا بخار رہے تو اس پر دق کا شبہ نہ کیا جائے بلکہ یہ نزلہ کے بعد کا نمونیا ہے۔

☆اگر بخار اور نمونیا کے بعد یرقان ہو جائے، تو جان لیں کہ مریض تجملہ کبدی میں مبتلا رہ چکا ہے۔

☆اگر نمونیا میں گردن کی دونوں اطراف کی رگیں خوب اچھلتی ہوں تو یہ ٹائیفو نمونیا کی دلیل ہے۔

☆اگر بخار نہ ہو مگر درد موجود ہو تو یہ نمونیا نہیں بلکہ سینہ کا عصبی یا عضلاتی درد ہے۔

☆اگر تنفس میں دشواری ہو اور اس کے ساتھ اور بھی اعراض ہوں تو سمجھیں کہ مریض نے نمونیا کے علاج میں تساہل سے کام لیا ہے جس سے غلاف الریہ یا غلاف القلب میں آب خون کا ترشح و اجتماع ہو گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

نقاط نیک و بد۔ (1) ذات الریہ و ذات الجنب اگر دونوں اکٹھے ہو جائیں تو یہ خطرناک ہیں کیونکہ یہ دونوں موت پر منتج ہوتے ہیں۔

(2) نمونیا میں پاؤں پر ورم آجانا نیک علامت ہے یہ گویا ازالہ کا کام دیتا ہے۔

نفث الدم

سل ریوی میں پھیپھڑوں کی سل، پھیپھڑوں کی سوزش، نمونیا، پھیپھڑوں کا مردار ہو جانا، حلق و حنجرہ کی باریک ہوائی نالیوں کا پھٹ جانا، دموی مزاج کا ہونا، معدہ، مری اور منہ کے زخموں، دماغی چوٹ، جگر کا سکڑ جانا، بواسیر یا خون حیض کی بندش نفث الدم کا باعث ہوتے ہیں۔

نقاط۔ ☆ نفث الدم (خون تھوکنا) دق و سل کی مخصوص علامت ہے اور عموماً مسلول میں پائی جاتی ہے۔

☆ اگر نفث الدم صدر سے چلا آ رہا ہو، چھاتی میں درد ہو تو اسے نمونیا کے غلط علاج کی وجہ سے پھیپھڑوں کے ورم کی دلیل ہے۔ جس پر ٹی بی کا شک ہو سکتا ہے۔

☆ اگر بواسیر خونی کے مریض کو نفث الدم کا مرض ہو جائے تو جان لیں کہ بواسیر کا خون منہ کے راستے آ رہا ہے اور یہ نفث الدم بواسیری کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

☆ اگر معدہ میں مختلف تکالیف ہوں اور نفث الدم ہو جائے تو یہ قابضات سے اسہال رکنے کی وجہ سے ہے۔

☆ اگر جریان خون ہر طرف یعنی ناک، حلق، معدہ، رحم سے ہو تو اسے ضعف حاملی کی نزلی کیفیت جانیں۔

☆ اگر دھوپ میں پھرنے، گرم غذا کھانے، محنت کا کام کرنے سے نفث الدم ہو جائے تو اسے مستعدی ضعف حاملی جانیں۔

☆ اگر نفث الدم کا کوئی ظاہری سبب نظر نہ آئے، سینہ میں درد ہو تو گرم خشکی پر دلالت کرتا ہے۔

☆ اگر کھانسی یا بخار کچھ بھی نہ ہو اور کبھی کبھار خون تھوکا جائے تو اسے سوء مزاج سمجھیں یعنی ہیمو فیلیا (Haemophilia) کا مرض جانیں جس میں آنکھ، ناک، کان، مقعد، مثانہ، بول، احلیل وغیرہ ہر مخرج سے جریان خون ہو سکتا ہے۔

☆ سرنیچا کرنے سے کلیاں بھر خون دھار باندھ کر خارج ہو کر بہہ جائے تو یہ بھی نفث الدم دماغی ہے جو ہیموفیلیا (Haemophilia) کی ایک ضعیف قسم ہے۔

☆ اگر صرف ناک سے ہی خون آئے تو یہ نکسیر یا نفث الدم دماغی ہے۔

☆ اگر صرف تھوک کے ساتھ خون آئے تو یہ اجزاء دہن کا نفث الدم ہے۔

☆ صرف کھنکھار کے ساتھ خون کا آنا اجزاء حلق و حنجرہ کے نفث الدم پر دلالت کرتا ہے۔

☆ رقیق جھاگدار خون جو صرف کھانسی کے ساتھ ہو اجزاء صدر کے نفث الدم کی دلیل ہے۔

☆ قے کے ساتھ خون کا اخراج جگر کی امراض کو ظاہر کرتا ہے۔

☆ اگر خون کا رنگ شوخ سرخ، اور بلغم کے ساتھ ملا ہوا ہو تو یہ پھیپھڑوں کا خون ہے۔

☆ اگر خون زیادہ مقدار میں خارج ہو اس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہو، معدہ کے مقام پر جلن ہو تو یہ خون معدہ سے آ رہا ہے۔ جو عموماً متلی اور قے ہو کر غذا کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔

☆ اگر خون جما ہوا سیاہ رنگت کا اور لوتھڑے کی شکل میں خارج ہو تو یہ دماغی چوٹ کی وجہ سے ہے جو قے کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔

☆ اگر معمولی تھوکنے سے تھوک آمیز خون خارج ہو تو یہ خون حلق یا مسوڑھوں سے آ رہا ہے۔

☆ دماغی جریان خون عموماً سیاہ رنگ، جما ہوا لوتھڑوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ جو بذریعہ قے خارج ہوتا ہے۔

خاص نقاط۔ ☆ اگر سینہ تنا ہوا اور بوجھل محسوس ہو، خشک کھانسی آئے، مریض کے حلق میں خارش بھی ہو، خون کف دار اور شوخ سرخ رنگ کا ہو جو چکھنے سے کھاری معلوم ہو۔ یہ خون پھیپھڑوں سے آ رہا ہے۔

◄ خون آنے کے بعد بھی کچھ دیر کھانسی ہوتی رہے تو یہ سل ریوی کی نشانی ہے۔

◄ اگر خون کم رنگ اور پتلا ہو تو یہ خون پھیپھڑے کے گوشت سے آ رہا ہے جس میں کھانسی تو سخت ہوتی ہے مگر درد نہیں ہوتا۔

◄ اگر خون کم رنگ اور مقدار میں بھی کم ہو جو آہستہ آہستہ بڑھتا جائے۔ یہ خون پھیپھڑے کی رگوں کے گلنے سے آتا ہے۔

◄ اگر خون کے ساتھ پیپ اور قشور بھی خارج ہوں، تو سمجھیں کہ خون کی تیزی اور حدت سے پھیپھڑوں میں خراش پیدا ہو گی ہے۔

◄ خون کا زیادہ مقدار میں آنا اور خون آنے کے بعد راحت و آرام محسوس ہونا ظاہر کرتا ہے کہ موجب مرض امتلائے خون ہے۔

◄ ذات الریہ کی علامات کے ساتھ کم مقدار میں خون کا آنا ورم شش کی دلیل ہے۔

◄ کھارا، چمکدار، سرخ، گاڑھا، بغیر کف، مقدار میں زیادہ خون پھیپھڑے کی رگوں کے پھٹنے کی دلیل ہے۔ جسے نفث الدم عروقی کہتے ہیں۔

◄ خون آنے سے پہلے متلی، غثیان، دونوں شانوں کے درمیان درد، خون کا رنگ تاریکی مائل بھورا، قہوہ کی طرح ظاہر کرتا ہے کہ یہ نزف الدم معدی ہے۔

◄ اگر چہرہ کا رنگ سرخ، آنکھوں کے سامنے سرخ ذرات محسوس ہوں، خون کے اخراج کے بعد سر ہلکا محسوس ہو تو سمجھ لیں کہ یہ خون نکسیر کا ہے۔

◄ خون تھوک کے ساتھ ملا ہوا اور کم مقدار میں آنا، مسوڑھوں، حلق، یا مری کے خون کو ظاہر کرتا ہے۔

نقاط نیک و بد۔ (۱)۔ سینہ کے جریان خون کی سب سے بڑی نشانی ایک یہ بھی ہے کہ مریض چت نہیں لیٹ سکتا۔

(2)۔ امراض قلب کا نزف الدم بہت جلد غشی لاتا ہے اور آخر میں ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔

(3)۔ اگر یکدم بہت سا اخراج خون ہو جائے تو یہ یقین کریں کہ پھیپھڑے کی کوئی بڑی رگ پھٹ گئی ہے جو بالآخر مریض کی ہلاکت کا باعث ثابت ہوتی ہے۔

(4) ۔ مریضان دق جریان خون سے رستہ چلتے گر کر ہلاک ہو سکتے ہیں۔

(5)۔ سل میں نفث الدم خطرے کی گھنٹی ہے۔ اس کی طرف فوراً توجہ دیں ورنہ ماسوا موت کے کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔ یاد رہے کہ نزف الدم سل میں خون کا رنگ شوخ، سرخ معہ بلغم ہوتا ہے۔

(6)۔ نوجوانوں کو کثرت نزف الدم سے صرع، فالج یا اندھا پن ہونے کا سخت خطرہ ہو سکتا ہے۔

دق ۔ سل، ٹی بی

دق یا سل کا اصل ذریعہ تعدیہ ہے۔ اور دیگر اسباب میں غیر معمولی کمزوری، رنج و غم، فکر و تردد، پریشانی، تنگ و تاریک مکانات کی سکونت، کثیف ہوا، سینہ کی ہڈی یا پسلی پر چوٹ کا لگنا، آتشک، سوزاک، کثرت شراب نوشی، انیمیا، کلوروسس، ملیریا۔ کالی کھانسی اور کثرت جماع شامل ہیں۔ دق کی کئی اقسام ہیں جن میں خاص طور پر سل ریوی، سل غدودی، سل صفاقی، سل باریطونی، سل مفاصلی، سل استخوانی، سل حلق، سل حنجرہ، سل اغشیہ دماغی، سل چشمی، سل گردہ، سل خصیہ، اور جلدی سل عام وقوع پذیر ہیں۔

نقاط ۔ ☆۔ بخار کا بعد دوپہر بڑھنا، کھانسی ہونا، منہ سے خون آنا، جسم کا وزن گھٹتے جانا، کمزوری کا بڑھتے جانا، رات کو خوب پسینہ آنا دق و سل کی مخصوص علامات ہیں۔

☆۔ سل کا مرض 18 سال سے 40 سال کی عمر کے درمیان میں ہوتا ہے اس سے پہلے یا بعد میں نہیں۔

Scanned by CamScanner

☆۔اگر زبول کے ساتھ بخار بھی رہتا ہو تو اس سے مرض سل کا پوشیدہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

☆۔اگر مریض کا چہرہ پھولا ہوا، نتھنے کشادہ، آنکھیں روشن، کنج ران، بغل، پس گوش یا تحت الفک کے غدد کچھ ماؤف ہوں تو اسے سل کا مریض جانیں۔

☆۔اگر اسہال کے ساتھ شدید درد شکم ہو تو اسے اسہال دقی جانیں جس میں امتلائے دموی اور اعصاب پر دباؤ پڑنے سے شدید درد شکم عارض ہو جاتا ہے۔

☆۔سل بطنی آنتوں کے غدد میں ہوتی ہے۔جنہیں دبانے سے پیٹ میں درد محسوس ہوتا ہے۔

☆۔پردہ صفاق میں ٹی بی کے اثر سے ورم اور سوزش ہو کر اس کے دونوں طبقوں کے درمیان پانی بھر جاتا ہے جو استسقائے دقی سلی کہلاتا ہے۔

☆۔اگر آنکھ سکڑ کر مشکوک ہو جائے تو مریض سل چشمی سے بیمار ہے۔

☆۔اگر پیٹ کا گولا اپنی جگہ سے نہ ہٹے تو یہ ریاحی گولا نہیں بلکہ صفاقی سلی گولا ہے۔یوں سمجھیں کہ صفاق کے دونوں طبق مختلف مقامات پر چپک گئے ہیں اور آنتوں کا کوئی حصہ ان میں اس طرح آ گیا ہے کہ پیٹ کو ٹٹولنے سے گولا سا محسوس ہوتا ہے۔

☆۔سل ریوی کے مریض میں قرقری آوازیں پہلو بدلنے سے بدل جاتی ہیں۔

☆۔کہنی کے جوڑ کا بھر بھرا جانا سل ودق کو ظاہر کرتا ہے۔

☆۔اگر گھٹنے کا خفیف درد کولہے کے جوڑ میں آ جائے مریض لنگڑا کر چلے، اس طرف کا چوتڑ لاغر ہو جائے، ران کی ہڈی اوپر کو اٹھ جائے، ٹانگ چھوٹی ہو جائے، پھر جوڑ میں پھوڑا بن کر پھوٹ جائے اور یہ حالت مہینوں بلکہ برسوں تک رہے اور یہ مرض جوان مردوں یا عورتوں کو ہو یا اصل میں کولہے کے جوڑ کی ٹی بی ہے۔

☆۔اگر غذا کے بوقت ہضم خفیف سی حرارت ہو جائے، تو اسے تبخیر نہ سمجھیں بلکہ یہ دق کی علامت ہے۔

☆۔اگر مریض کی آواز پھٹی ہوئی ہو تو یقیناً وہ دق کا مریض ہے۔

☆۔ اگر کسی مریض کا ٹمپریچر 98.4 سے گر کر 96.0 درجہ فارن ہیٹ ہو جائے اور ایسا تادیر رہے اس کے ساتھ قدرے کھانسی ہو بخار بے شک نہ ہو تو وہ لازماً ٹی بی کا مریض ہے۔

☆۔ اگر چلنے پھرنے یا تھکان سے بخار ہو جائے تو اسے عام بخار نہیں بلکہ دق بخار جانیں۔

☆۔ لمبی ہڈیوں کے سرے اور جوڑوں میں خشک فساد، ان کا گل جانا، ان میں رطوبت کا نہ ہونا، ٹی بی کو ظاہر کرتا ہے۔

☆۔ مستقل طور پر کھانسی اور نفث الدم کا ہونا گا ہے کرم شکم کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔

خاص نقاط۔ (ا) اگر کسی کا تالو زم پڑ جائے تو یہ دق کی آمد کی نشانی ہے۔

(ب) اور یا شطر الغب دق نہیں بلکہ شطر الغب میں دق کی سی حالت ہو جاتی ہے۔

(ج) بچوں میں دیر تک دودھ پلانے سے کیلشیم کی کمی ہو جاتی ہے جسے دق سمجھ لیا جاتا ہے۔

(د) گرم مزاج رنگ یا سرخی مائل رقیق اور دوری اسہال کا کبدی اسہال سمجھ کر علاج کرنے سے وہ ایک بار تو ٹھیک ہو جاتے ہیں مگر کچھ عرصہ بعد پھر شروع ہو جاتے ہیں یہ دراصل اسہال سلی ہوتے ہیں۔

(ہ) نوجوان عورتوں کی ماہواری کی بے قاعدگی، بندش، ماہواری کا درد، سیلان الرحم کے ساتھ کھانسی، اختلاج قلب یہ سب ٹی بی کی آمد کی نشانی ہے اس کا فوری علاج کیا جائے۔

(و) اگر حنجرہ کی تکالیف ہر مرطوب موسم یا موسم سرما میں عود کریں یہ بھی سل کا پیش خیمہ ہیں۔

(ز) اگر حتمی والا سر درد دوری کسی علاج یا بغیر علاج جاتا رہے تو جان لیں کہ مریض میں سل کا رجحان پایا جاتا ہے۔

(ح) موسم کی تبدیلی میں مریضان سل کی تکالیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

فاوتیک وہد۔(1)۔ اگر مریضان دق کا بخار بعد دوپہر تیز ہونے کی بجائے قبل دوپہر تیز ہو

Scanned by CamScanner

جائے اور بعد دوپہر یا شام کو خفیف ہو تا اتر جائے۔ مریض کی موت جلد ہونے والی ہے۔ یہ سخت خطرہ کی علامت ہے۔

(2)۔ اگر مریض مسلول کے سینہ کا قطر عرض سے کم ہو اور شش میں تشنج زیادہ ہو تو جان لیں کہ مریض چند روز کا مہمان ہے۔

(3)۔ کولہے، سرین یا کمر کے قریب ایسا ناسور جس میں ورم بہت زیادہ ہو اس کی شکل بھیانک قیف نما ہو تو اس کا معمولی ناسور کی طرز پر علاج کرنا موت کو دعوت دینا ہے کیونکہ یہ ناسور سلی ہے۔

(4)۔ ٹائیفائیڈ کا علاج کرنے سے بخار پیچھا نہ چھوڑے جس سے معالج حیران رہ جائے تو اس کا علاج دقی بخار کا کریں کیونکہ مسلسل ٹائیفائیڈ مریض کو ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے۔

(5)۔ اگر قلاع دہن معمولی علاج سے درست نہ ہو تو قلاع دقی کا علاج کریں ورنہ مریض قبرستان میں پہنچ جائے گا۔

(6)۔ اگر مسلول کی طحال بڑھ جائے یا اسے ورم طحال ہو جائے تو اسے ملینات یا مسہلات نہ دیں کیونکہ یہ مسلول کے لئے زہر ہلاہل ہے۔

(7)۔ وجع المفاصل دقی میں بھی مسہلات و ملینات نہ دی جائیں ورنہ سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(8)۔ اگر عورتوں کو ٹی بی میں سیلان الرحم کی شکایت ہو جائے تو سمجھ لیں کہ مریضہ دق سے محفوظ ہو گئی۔

(9)۔ اگر عصبی دردوں کے ساتھ نزلہ ہو جائے تو مسلول کے لئے یہ ایک خوش کن علامت ہے اس سے دقی مادہ دفع ہو کر صحت ہو جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner